ان اللہ یرفع لهذا الکتاب
اقواماً ویضع آخرین

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بہت سی قوموں کو سربلند
کرے گا اور بہت سی قوموں کو سرنگوں (الحدیث)

8

آثار القرآن

ایک انقلاب انگیز کتاب، ایک عہد آفریں پیغامِ حق!

تالیف

بشیر احمد خاور ایڈووکیٹ

مکتبہ رشیدیہ ۳۲ اے شاہ عالم، لاہور

Marfat.com

۱۵۷۵۶

نام کتاب	آثار القرآن
نام مصنف	بشیر احمد خاور
ناشر	مکتبہ رشیدیہ لاہور
مطبع	ثنائی پریس لاہور
صفحات	۱۴۴
قیمت سفید کاغذ	۳ روپے نیوز ۲ روپے

ذی قعدہ ۱۳۸۸ھ

DATA ENTERED

Marfat.com

DATA ENTERED

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
عرض مصنف	۱	قرآنی تعزیرات	۸۴
قرآن مجید (نظم)	۵	قرآن کا نظام اقتصاد	۸۶
حرف آغاز	۷	قرآن کا نظام اخلاق	۸۸
ترجمہ قرآن کا آغاز	۲۹	قرآن کا نظام افکار و	
ہندوستانی زبان میں تراجم	۴۳	عقائد و اعمال	۹۲
مغربی زبان میں قرآن پاک		تاریخ نزول قرآن	۹۷
کے تراجم و تفاسیر	۵۶	قرآن پاک کی کتابت	۱۰۴
عربی زبان میں تراجم و تفاسیر	۶۷	ضروری اعداد و شمار	۱۰۶
ایک بنیادی نکتہ	۷۵	قرآن میں حروف تہجی	
قرآن مقدس کی تعلیمات	۷۸	کی تعداد	۱۰۷
قرآنی نظام سیاست و حکومت	۸۱	قرآن پاک غیروں کی نظر میں	۱۰۹
مضامین قرآن کا اجمالی جائزہ	۱۲۳	قرآن مقدس خود اسکے اپنے الفاظ میں	۱۲۹
حضورؐ کی آخری وصیت	۱۳۴		

Marfat.com

جسٹس

سیّد محبوب مرشد

کے نام

جن کا ایمان ہے کہ پاکستان
کا اتحاد اور ملّتِ اسلامیہ کی
ترقی کا راز قرآنی نظامِ حیات
میں مضمر ہے۔

Marfat.com

دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب "قرآن مجید" ہے صاحب کشاف لکھتے ہیں معناہ ان ذالک الکتاب ھو الکتاب الکامل کان ماعداہ من الکتاب فی مقابلۃ ناقص۔

"یعنی کتاب تو بس یہی ایک کتاب کامل ہے اور اس کے سامنے جتنی بھی کتابیں لائی جائیں گی سب ناقص ہی ہوں گی۔"

اور یہ بات بھی بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ اس کتاب کے معانی و علوم اور متعلقات پر اور "صاحب کتاب" صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جتنی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اس کا عشر عشیر بھی کسی کتاب یا شخصیت کو میسر نہیں ہوا۔ کیونکہ "حفاظت ذکر" اور "رفع ذکر" رب ذو الجلال کا ازلی فیصلہ ہے۔

زیر نظر کتاب "آثار القرآن" بھی خدمت قرآن پاک کی ایک کڑی ہے جسے ہمارے دوست چودھری بشیر احمد خاور نے بڑی محنت سے ترتیب دیا ہے۔ خاور صاحب سے میری دوستی کا آغاز قیام پاکستان سے ہوا لیکن ان کی شعری، ادبی، سیاسی اور سماجی صلاحیتوں کا علم و

Marfat.com

ڈھائی سال قبل ہوا جب کہ دہ نظم اور نثر کے ذریعہ "نظام اسلام" پارٹی کے آرگن ہفت روزہ "بانگ درا" کے صفحات پر اجاگر ہونے لگے۔ اس سے بڑی مسرت ہوئی مگر میری خوشگوار حیرت کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے "آثار القرآن" کا مسودہ مجھے لا کر دیا کہ اس کی اشاعت کا اہتمام کر د۔ اگرچہ بڑے ادارے اس کتاب کو خوشی سے شائع کرتے مگر یہ ان کی محبت اور خلوص کا ثمرہ ہے کہ مکتبہ رشیدیہ کو یہ سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ یہ ان کی پہلی تصنیفی و تالیفی کوشش ہے جو منصہ شہود پر آ رہی ہے اس کے علاوہ دو تین علمی، سیاسی، ادبی مسودے ترتیب دے چکے ہیں۔

"آثار القرآن" کے مطالعہ سے ان کے قلم کی گہرائی اور پختگی کا اظہار ہوتا ہے۔ موضوع اگرچہ علمی ہے لیکن پیرایہ بیان سلیس اور رواں دواں ہے خاور صاحب علمی، ادبی ذوق اور جستجو کے ساتھ ساتھ ملکی سیاست میں عملی حصہ بھی لے رہے ہیں۔ دونوں باتوں کو دیکھ کر ان کے روشن علمی و عملی مستقبل کی پیش گوئی کی جا سکتی ہے۔ الحاد و بے دینی اور تاریکی کے ماحول میں خاور کے قلم کی روشنائی انشاء اللہ اجالے کا باعث ہوگی

عبدالرشید ارشد
ناظم مکتبہ رشیدیہ

Marfat.com

۵

محترم بشیر غاور صاحب کے علمی، ادبی ذوق سے مختلف مظاہر میری نظر سے گذرے اور ہر مرتبہ ان کے علمی، تحقیقی اور ادبی مقالات سے استفادہ کے مواقع میسر آئے۔

اس مرتبہ ان کی ایک معرکہ آرا اور شاندار تحقیقی کتاب کا مسودہ نظر سے گزرا۔

محترم غاور صاحب نے اس مختصر سی کتاب میں قرآن پاک کے بارے میں جو معلومات فراہم کی ہیں اور جو مواد یکجا کیا ہے وہ اردو، عربی اور فارسی بلکہ کسی بھی زبان کی کتاب میں شاید ہی یکجا طور پر دستیاب ہو۔

بلاشبہ ان کی یہ کاوش قابل داد ہے اور وہ قرآن پاک کی اس عظیم الشان خدمت پر جو اپنی نوعیت کی منفرد خدمت ہے، مستحق تحسین ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

سید سلمان شاہد

۱۸ اپریل ۱۹۶۰ء

Marfat.com

سیل الفاظ کے اس الحاد زدہ دور میں یہ بھی غنیمت ہے کہ کہیں کہیں پرخلوص انداز میں، روشن اور زندہ الفاظ کی ایسی صفیں بھی ہمیں ملتی ہیں جو انسان کو صراطِ مستقیم کی طرف بلاتی ہیں اور فطرت کے بخشے ہوئے مکمل دستورِ حیات کے خطوط کی نشان دہی کرتی ہیں اور خوش نصیب ہیں وہ اذہان، جو اپنی فکر و نظر کو ان کے قدرتی تقاضوں کے سانچوں میں ڈھالنے کی نیک سعی کرتے ہیں۔ چوہدری بشیر احمد خاور ایڈووکیٹ ایک ایسی ہی تابناک اور پاکیزہ سعی میں مصروف ہیں اور "آثار القرآن" ان کی اس سعی کا ایک فکر انگیز نتیجہ ہے۔ میں حیران ہوں کہ مجھ سے ہر اعتبار سے بہتر دل اور دماغ نے میرے سے یہ تقریبِ قرب کیونکر پیدا کی۔ شاید اس لئے کہ میرے اپنے گناہ ایک کارِ خیر میں شرکت میں ہی اپنے لئے کچھ سامانِ نجات و ثواب تلاش کر رہے تھے۔ میں اس کے لئے چوہدری صاحب کا سچے دل سے شکر گذار ہوں ورنہ یہ مقدس موضوع کجا اور یہ بے عمل انسان کہاں!

خدا کرے کہ قرآنِ حکیم کے مطالعہ اور اس پر عمل کرنے کا صحیح ذوق ہم سب

شبیر احمد خاں خاموش ایڈووکیٹ ملتان

Marfat.com

مقدمہ

قرآنِ مقدّس ایک مکمل ضابطہ سیاست اور ایک جامع نظامِ زندگی ہے۔ ساتویں صدی عیسوی میں اس کی تعلیمات کی آفاق گیری اور اس کے انقلاب آفریں اور قوت بخش پیغام نے صدیوں کے اس فرسودہ سماج کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ جو انسانی معاشرت و معیشت اور اس کی سیاسی ہیئت کو گھن کی طرح چاٹ رہا تھا۔ اس حیثیت سے دیکھا جائے تو دنیا کی تمام آسمانی اور غیر آسمانی کتابوں میں صرف قرآنِ مقدس ایک ایسی کتاب ہے جسے بجا طور پر منشورِ انقلاب کہا جا سکتا ہے۔ اور جس نے ذہن و قلبِ انسان پر سب سے زیادہ پائیدار اثرات مرتسم کئے ہیں۔

قرآنِ مقدس کو جہاں یہ عظمت و فضیلت حاصل ہے کہ وحیِ آسمانی کا وہ آخری پیغامِ انقلاب ہے جس نے عدل و توازن کے جادۂ مستقیم کو نمایاں کیا اور انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے آزاد کروانے کا ایسا لائحہ عمل دنیا کے سامنے پیش کیا جس نے استحصال کے ہر نظریہ کو باطل اور جبر کی ہر راہ و رسم کو ناجائز قرار دیا۔ وہاں اسے یہ شرف و امتیاز بھی حاصل ہے کہ وہ دنیا کی پہلی اور آخری کتاب ہے جسے

Marfat.com

سب سے زیادہ پڑھا گیا، جس کے بارے میں سب سے زیادہ سوچا گیا۔ جس کے متعلق سب سے زیادہ لکھا گیا اور جس کے مضامین کی تحسین اپنوں نے بھی کی اور بیگانوں نے بھی اور جس کی فصاحت و بلاغت کا اعتراف دوستوں نے بھی کیا اور دشمنوں نے بھی، اور جس کی جامعیت کو تسلیم پیروکاروں نے بھی کیا اور غیروں نے بھی۔

قرآن پاک کے اس تفسیری اثاثہ کا اگر جائزہ لیا جائے جو ہر دور میں علماء امت کی ذہنی کاوشوں کی بدولت معرضِ وجود میں آیا اور اس میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہا تو اس سارے کام کی فہرست اتنی ضخیم اور اس قدر طویل ہو گی کہ اس کے احاطہ کے لئے سینکڑوں جلدیں درکار ہوں گی اور ہر لحہ اس کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا جائے گا۔ اس کے باوجود ابھی تک اس کے بیشتر مضامین ایسے ہیں جن پر ارباب فکر و نظر اور اہلِ علم و دانش نے توجہ نہیں کی مگر جوں جوں زمانہ ترقی کرتا جائے گا اور انسانی زندگی نت نئے مسائل سے دوچار ہوتی رہے گی اس کے حقائق منکشف ہوتے جائیں گے، اس کی خوبیاں روز روشن کی طرح ہویدا ہوں گی، اس کے افکار کی عظمت کا سکہ دلوں پہ رواں رہے گا۔

(مادی زندگی کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ قرآنی تعلیمات کی اس ہم آہنگی سے جہاں اس امر کی نشان دہی ہوتی ہے کہ قرآن پاک کلام خداوندی ہے اور اسی ذاتِ پاک کی جانب سے اس کا نزول ہوا ہے جو زمان و مکان کی حد بندیوں سے ماوراء اور بالا تر

ہے اور جس کی نظر ازل سے ابد تک کی تمام پہنائیوں کو اپنے گوشۂ چشم میں سمیٹے ہوئے ہے وہاں اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ انسانی مشکلات کے حل اور اور انسانی معاشرہ کی تمام خرابیوں کے ازالہ کی اگر کوئی صورت ممکن ہے اور دنیا میں امن وانصاف کی حکمرانی کے لئے اگر کوئی دستور اپنی تمام جزئیات سمیت قابل عمل اور نتائج کے اعتبار سے نہایت مفید ہو سکتا ہے تو وہ صرف قرآن مقدس ہی کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارا دانشور طبقہ ہمارے علماء، وکلاء، قانون دان سیاسی راہنما اور مذہبی پیشوا اس کتاب مقدس کی تعلیمات کو دنیا سے روشناس کرانے کے لئے عزم وہمت کے ساتھ اٹھیں اور انسانی فلاح وبہبود کی کفیل اس پاکیزہ کتاب کے ذریعے معاشرہ کو تبدیل کرنے کی پرخلوص جدوجہد میں بھرپور حصہ لیں۔

زیر نظر کتاب میں قرآن پاک سے متعلق ان تمام خارجی امور کا بالاستیعاب ذکر کر دیا گیا ہے جن سے اس کتاب کی عظمت کا نقش ابھرتا ہے اور مستشرقین یورپ کے اعتراضات کا ایک باب بھی اس کتاب میں شریک اشاعت ہے جس سے اس کی اہمیت دوچند ہو گئی ہے۔ ان بیانات سے مسلمان قوم کی اس بے حسی کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ جس کتاب کی تعریف میں دشمن رطب اللسان ہیں مسلمان اس سے کس درجہ غافل ہو چکے ہیں۔

میری خواہش ہے کہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگ پڑھیں اور ملک و

Marfat.com

ملت کا یہی خواہ طبقہ اس کے مندرجات سے آگاہ ہو کر پھر ایک بار اس کتاب کی جانب واپس لوٹ آئے جس نے ازمنۂ مظلم میں انقلاب برپا کر دیا تھا اور جس نے ایک ایسے دور میں انسانی ذہن کی کایا پلٹ کر رکھ دی تھی جب کہ کفر و ضلالت کے گھٹا ٹوپ اندھیارے آج سے زیادہ بھیانک انداز میں نسل انسانی پر محیط تھے۔

چودھویں صدی کے اس پر آشوب دور میں جسے بجا طور پر سائنسی ارتقا کا دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ قرآن کی اہمیت کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی جا رہی ہے اس لئے کہ یہی ایک آسمانی کتاب ایسی ہے جسے سائنٹفک نقطۂ نظر سے اعلیٰ ترین معیار کی کتاب قرار دیا جا سکتا ہے اور جس کی تعلیم کا ایک بھی جزیہ ایسا نہیں ہے جو فطرت کائنات کے مزاج کے خلاف ہو۔

مجھے اپنی علمی بے بضاعتی اور فکری کم مائیگی کا شدید احساس ہے اور یہ اعتراف بھی کہ اس وسیع المقاصد موضوع کو پوری طرح پیش کرنا میرے بس سے باہر تھا تاہم یہ اپنی سی ایک کوشش ہے خدمت قرآن کی اور میں نے بہت حد تک کوشش کی ہے کہ اس کا کوئی گوشہ سرسری نگاہ سے اوجھل نہ ہونے پائے۔

نزول قرآن کی چودہ سو سالہ برسی کے موقعہ پر جب کہ لوگ قرآن سے انتہائی حد تک غافل ہو چکے ہیں اور اس کی تعلیمات کو پس پشت ڈال چکے ہیں میرا یہ حقیر کاوش

Marfat.com

ممکن ہے کسی ایک صاحب ایمان کو اس کی طرف متوجہ کرنے کا باعث بن جائے

اور یہی بات میری نجات کا سرنامہ ثابت ہو۔

آخر میں، مبادا اس کتاب کے موضوع کے تقدس کو کوئی آنچ پہنچے، میں رسمی

شکریہ سے ہٹ کر عرض کر دینا غیر مناسب نہیں سمجھتا کہ جن بزرگوں اور دوستوں نے

اس کتاب کی کتابت سے لے کر قارئین کے ہاتھ پہنچنے تک جو کوئی نیکی انجام دی

ہے تو اگر مصنف نے اس کتاب کی تالیف میں قرآن کی کوئی خدمت کی ہے تو یقیناً

اجر میں وہ بھی شریک ہیں۔

Marfat.com

تقریظ

از جناب چودھری محمد علی

جالندھری سابق وزیراعظم پاکستان

قرآن مجید ساری دنیا کے لئے درس ہدایت ہے۔ یہ حقائق ابدی کا بیان ہے جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے آخری رسول پر نازل کرکے بنی آدمؑ پر اپنی نعمت تمام کردی۔ یہ نور ہے جو انسانوں کو ظن و تخمین کی تاریکی سے نکال کر ایمان و یقین کی روشنی میں لے آتا ہے اور زندگی کے سفر میں ان کے لئے مشعل راہ بن جاتا ہے یہ شفا ہے جو ان کے روگ دور کرتی ہے اور ان کے دکھ درد کا مداوا کرتی ہے۔ یہ رحمت ہے جو مضطرب دلوں کو اطمینان بخشتی ہے۔ یہ حکمت ہے جو انہیں اپنے مبداء و معاد کی خبر دیتی ہے اور ان کی زندگی کی غرض و غایت بتاتی ہے۔ یہ بصیرت ہے جو انہیں راستے کے پیچ و خم سے آگاہ کرکے سیدھا سلامتی کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ پاکیزگی ہے جو ان کے دلوں کے میل کچیل کو دھو ڈالتی ہے۔ یہ بخشش عام ہے جو ان کے اعمال کی تہی دامنی کو بھر دیتی ہے۔ یہ انذار کی کڑک ہے جس کی ہیبت سے جن و انس سہم جاتے ہیں۔ یہ بشارت کی بارش ہے جس سے دلوں کی کھیتیاں ہری بھری ہو جاتی ہیں۔ یہ ضابطہ حیات ہے جو زندگی

Marfat.com

کے ہر موڑ پر رہنمائی کرتا ہے۔ یہ تقدیر امم کا سبق ہے جسے پڑھ کر عرب کے امی مہذب ترین اقوام کے استاد بن جاتے ہیں۔ یہ زمین و آسمان کی پیدائش اور رات اور دن کے اختلاف میں بلکہ سارے انفس و آفاق میں اللہ تعالیٰ کے ہمہ گیر قوانین کے مطالعے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ عمل و آخرت پر انسانی معاشرے کی تعمیر کرتا ہے جس میں نہ رنگ اور نسل کی تمیز ہے اور نہ ذات پات کی تفریق۔ یہ انقلاب انگیز پیغام پاک نفسی بلند نظری اور اولوالعزمی کی تعلیم دیتا ہے، اور انسانوں کو طاغوتی طاقتوں کے خلاف جہاد پر ابھارتا ہے جنہوں نے اپنی باطل خدائی منوانے کے لئے لوگوں کو مسکنت اور ذلت کے گڑھے میں دھکیل رکھا ہے

مسلمانوں نے ہر عہد میں قرآن کریم کی دعوت کو عام کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ ان کا فرض ہے لیکن رفتہ رفتہ اس کے مطالب پر تدبر کم ہوتا گیا۔ اور اس کی تعلیم پر عمل کا خیال تک نہ رہا۔ البتہ ظاہری عقیدت کے پھول بہت چڑھائے گئے۔ آج جب کہ مسلمان اقوام میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ رہی ہے اور ان میں یہ احساس عام ہو رہا ہے کہ انہیں اپنے معاشرے کو زیادہ مستحکم بنیادوں پر استوار کرنا ہے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم از سر نو اس درس حیات کو پڑھیں، اس کی عظمت پر غور کریں اور اس کی ہدایت پر عمل کریں۔

زیر نظر کتاب میں میرے دوست بشیر احمد خاور نے قرآن مجید کی تدوین و ترتیب اور اس کی نشر و اشاعت کی عہد بہ عہد تاریخ بڑی محنت سے

Marfat.com

مرتب کی ہے۔ بشیر احمد خاور قانون دان طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک پرجوش سماجی اور سیاسی کارکن ہیں۔ ان کی سیاسی اور ملی نظمیں ملک کے متعارف جرائد میں شائع ہو کر تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ یہ ان کی پہلی تصنیف ہے اور ان کی ادبی زندگی کے لئے یہ ایک نیک فال ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب کے لئے سب سے بہتر موضوع کا انتخاب کیا ہے۔
میں دعا کرتا ہوں کہ اس سے ہمارے ہم وطن زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

Marfat.com

دیباچہ

چوہدری بشیر احمد صاحب خاور کی تالیف "آثار القرآن" کا مسودہ دو تین ماہ پیشتر دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ عدم مصروفیت کی بنا پر جستہ جستہ ورق گردانی کا ہی موقع ملا۔ قرآن مجید پر ہزاروں نہیں لاکھوں اور کروڑوں تالیفات اور تصنیفات دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلی ہوئی ہوں گی اور یہ تعداد امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ فزوں تر ہوتی جائے گی لیکن مخزن علم و ادب کی یہ گنگا اسی طرح جاری و ساری رہے گی، طالبان حق و معرفت اس کی وسعتوں میں ہمیشہ سرگرم عمل رہے اور پہنائیوں میں ہمیشہ غوطہ زن رہینگے

کفار قریش اور فصحائے عرب نے قرآن کے آسمانی کتاب اور خدا کے کلام ہونے پر شک کیا تو صاحب کتاب جل جلالہٗ نے یہ چیلنج کیا۔

"فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ"....

اگر تمہیں قرآن کے کلام اللہ اور من جانب اللہ ہونے میں شک ہے تو تم اس جیسی کوئی سورت بنا کر لے آؤ اور خدا کے سوا اس کام کے لئے اپنے تمام مددگاروں کو اکٹھا کر لو۔

Marfat.com

لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے ازلی اور ابدی علم کی بنا پر یہ بھی فرمادیا۔

"فان لم تفعلوا ولن تفعلوا"

اگر تم یہ کام نہ کر سکے اور میں سو فیصد یقین سے کہتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز کبھی قرآن جیسی سورت تو کیا ایک آیت بھی نہ بنا سکو گے۔"

اس جواب سے باری تعالیٰ جل شانہٗ نے ایک طرف تو کفار کے منہ بند کر دیئے اور دوسری طرف

"من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین"

وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم"

خدا جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔

ان متشابہ آیات کی توضیح و تشریح اللہ تعالیٰ اور سوائے پختہ علم رکھنے والوں کے اور کوئی نہیں جانتا۔ جیسے

فرمان جاری کر کے اپنے نیک بندوں کو اپنے کلام کی تفسیر اور تشریح پر آمادہ کیا لیکن ساتھ ہی یہ وصیت بھی کر دی۔

"لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا"

Marfat.com

اگر سمندر کا پانی خدا کی حمد و ثنا لکھنے کے لئے سیاہی بن جائے
تو وہ خدا کی تعریف کے پورا ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے
گا اور اگر اتنی ہی سیاہی اور بڑھائی جائے تب بھی خدا کی تعریف
لکھنے کے لئے ناکافی ہوگی۔

یہ اس لئے کہا کہ انسان یہ نہ سمجھ لے کہ اس نے قرآن کی چند آیات
کی تشریح کر کے اس بحر بیکراں کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے یا اس نے قرآن
کی تعریف و توصیف میں چند کلمے لکھ کر قرآن کی عظمت و شوکت کا حق
ادا کر دیا ہے۔ اسی امکان کا ازالہ دوسری جگہ سورہ لقمان میں یوں کیا۔

"ولو أنّ ما فی الأرض من شجرۃٍ أقلامٌ والبحر یمدّہ
من بعدہٖ سبعۃ أبحرٍ ما نفدت کلمات اللّٰہ"

اگر روئے ارض کے تمام درخت قلمیں بنا لئے جائیں اور سات
سمندروں کو سیاہی میں تبدیل کر کے خدا لے بزرگ و برتر کی تعریف
لکھی جائے تب بھی یہ قلم اور یہ سیاہی ناکافی ثابت ہوگی۔

ان ارشادات ربانی کے پیش نظر اس عظیم و جلیل کتاب کے مقابل
آنے والے تا ابد خائب و خاسر اور اسکی تعریف و توصیف کرنے والے
تا قیامت عاجز اور درماندہ رہیں گے۔

خاور صاحب کا حکم ہے کہ میں "آثار القرآن" کے بارے میں کچھ کہوں

Marfat.com

جب خدائے عزّ وجل نے خود ہی فرما دیا ہے کہ میری کتاب کی تعریف "کما کان حقہٗ" ناممکنات میں سے ہے، اور مجھے تو ویسے ہی کم مائیگی کا احساس ہے۔ لہٰذا تواضع و انکساری کے جذبات سے لبریز ایک آواز دل کی گہرائیوں سے پھوٹتی ہوئی یوں نکلتی ہے:

ع یہ تاب، یہ مجال، یہ طاقت کہاں مجھے

مگر خاور صاحب کا حکم ہے اور یہ حکم ٹالنا بھی محال ہے۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ دو تین ماہ پہلے "آثار القرآن" کا مسودہ دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا اس وقت یہ خیال نہ تھا کہ اس مسودے کے تعارف، فرض مجھے بھی ادا کرنا ہوگا لہٰذا مولف سے معذرت چاہی کہ ذہن میں کوئی خاص چیز موجود نہیں لیکن مولف کا اصرار تھا کہ نہیں کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہوگا۔ عرض کیا کہ مسودہ ایک دفعہ پھر دے دیجئے مگر انہوں نے فرمایا کہ مسودہ پریس میں ہے اور پریس لاہور میں ہے۔ ان حالات کے پیش نظر ذہن کے گوشوں کو ٹٹولنے کی کوشش کی۔ اب معلوم نہیں یہ کوشش کس حد تک مولف کے مطالبے اور "آثار القرآن" کے تعارف کا حق ادا کرتی ہے۔

تنزیل القرآن کے مبارک موقع پر اسلامیانِ پاکستان نے جن جن ذرائع سے مقدس کتاب قرآن مجید کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کرنے کے لئے اپنی اپنی بساط کے مطابق کوششیں کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ان میں

Marfat.com

'آثار القرآن' کی تالیف ایک اہم، زیادہ جاندار اور پائیدار کوشش ہے۔ جلسے جلوس، تقاریر، مواعظ یہ سب وقتی اثر انگیزی کا باعث تو ضرور بنتی ہیں مگر ایک تالیف ہمیشہ ہمیشہ کے لئے افادیت کے موتی لٹاتی رہتی ہے اور تشنگان علوم و ادب تا عمر اس چشمہ صافی سے اپنی پیاس بجھاتے رہتے ہیں۔

'آثار القرآن' کے اوراق کی سرسری ورق گردانی سے جو اثر سب سے پہلے قائم ہوا وہ 'تالیف' کی زبان سے متعلق ہے۔ مولف نے اس موضوع پر قلم اٹھایا تو تحقیق و تدقیق کا حق ادا کر دیا لیکن اہل علم اور ارباب دانش جانتے ہیں کہ ہر وہ تصنیف یا تالیف جو تحقیق و تدقیق کے منازل سے گزرتی ہے اس کے الفاظ کچھ مشکل، اس کی اصطلاحات کچھ پیچیدہ اور اس کا اسلوب نگارش ذرا خشک ضرور ہوتا ہے مگر 'آثار القرآن' کی زبان بہت صاف، الفاظ سلیس اور اسلوب نگارش نہایت دلچسپ ہے۔ کم از کم مجھے اس کے مطالعے سے جو تاثر حاصل ہوا وہ یہ ہے کہ ہر اسلامی ذہن رکھنے والا قاری اس تالیف کے مطالعہ سے وہی کیف اور سرور حاصل کرے گا جو ایک صاحب دل انسان چاندنی رات میں چاند کی خنکی اور برسات کی میٹھی پھوار سے حاصل کرتا ہے۔ یہ روح پرور کیف آج بھی میرے دل کی گہرائیوں سے انگڑائی کی طرح پھوٹ رہا ہے۔

Marfat.com

مسوّدہ کے مطالعے کا دوسرا مجموعی تاثر جس کے نقوش لوحِ دل پر اب بھی نقش ہیں وہ تحقیق و تدقیق کے وہ بیش قیمت جواہر ہیں جو مؤلف نے تالیف کے صفحات پر بکھیر دیئے ہیں۔ علمی تحقیقات اور نادر معلومات کا جو خزانہ ان صفحات میں سربند ہے وہ مؤلف کے ذوقِ جستجو اور علمی کاوشوں کے لئے پیہم سرگرمِ عمل رہنے کی عادت کا بین ثبوت ہے۔

ان دو تاثرات کے علاوہ تالیف کو جس ترتیب اور جن ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے وہ بھی اپنی جگہ سونے پر سہاگہ سے کم نہیں۔ قرآن مجید کے نزول سے لے کر اس کی ترتیب و تدوین پر علیحدہ باب ہیں۔ ان مختلف ابواب میں مختلف موضوعات کے تحت بیش قیمت تاریخی معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں، اگرچہ ایسی تمام معلومات بیشتر تفاسیر اور عربی علوم و ادب کی کتابوں میں موجود ہیں لیکن ان کو مختصر مگر جامع طور پر ان صفحات میں اس طرح یکجا کر دینا کہ ایک عام قاری بھی ان صفحات کی مدد سے اصل ماخذوں کی طرف رجوع کر سکے قابلِ ستائش ہے۔

"آثار القرآن" کے دو باب جہاں تک میرا ذہن کام کرتا ہے نہایت ہی معلومات افزا اور تحقیقی معرکہ سے کم نہیں۔ ایک وہ باب جس میں مؤلف موصوف نے قرآن مجید کے عجمی زبانوں میں تراجم اور تفاسیر کی معلومات اور ان کا تعارف پیش کیا ہے "آثار القرآن" کے ماتھے کا جھومر ہے۔ دوسرا

Marfat.com

باب جس میں مسلم اور غیر مسلم ارباب علم و ادب، بلند پایہ مصنفین اور عظیم شخصیتوں کے وہ اقوال جمع کئے ہیں جو انہوں نے قرآن مجید کی عظمت سے متاثر ہو کر وقتاً فوقتاً کہے۔ کہا جاتا ہے 'جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے' یہ بات قرآن مجید پر من و عن صادق آتی ہے۔ قرآن کے اعجاز کا کس پر اثر نہیں ہوا۔ ابو جہل جیسا سرکش اور دشمن اسلام اگرچہ ظاہری طور پر قرآن پر اعتراض کرتا رہا مگر تاریخ گواہ ہے کہ اس کے باطن میں قرآن کی سچائی اور اس کے اعجاز کے جھنڈے گڑے ہوئے تھے۔ یہی حال یورپی مصنفین اور دوسرے مستشرقین کا ہے۔ خصوصی طور پر مؤلف کی یہ کوشش لائق صد تحسین ہے کہ اس نے کمال محنت اور کمال جستجو کے ساتھ یورپی مصنفین اور غیر مسلم مورخین کے اقوال کو بھی جمع کر دیا ہے۔

آخر میں یہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ تالیف ہر اسلامی ذہن رکھنے والے قاری، ہر قلب سلیم رکھنے والے طالب علم اور ہر فکر رسا رکھنے والے اہل دل کے لئے غایت درجہ کیف آور ۔۔ روح پرور اور قرآنی معلومات کی لازوال دولت ہے۔ اس تالیف کے تمام پہلوؤں پر مکمل روشنی ڈالنے سے میری بساطِ علم اور قوت فہم و فکر قاصر ہے۔

بقول شاعر ع

سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لئے

Marfat.com

یہ چند الفاظ محض اس نیت ثواب کی خاطر لکھ دیئے ہیں کہ شاید کوئی قاری میرے الفاظ سے متاثر ہو کر ساری کتاب پڑھ جائے اور جواہر علم و عمل اپنے دامن میں سمیٹنے کے بعد میری اس تحریک پر میرے حق میں دست دعا پھیلائے جو میرے لئے زادِ راہ بن جائے۔

مؤلف موصوف کی یہ خدمت، کاوش، ذوق تحقیق اور اسلام کی خاطر یہ مساعی جمیلہ الفاظ کی رہین منت نہیں، اپنی نوعیت کے لحاظ سے "آثار القرآن" ایک فرد کی کاوشوں کا بہترین اور یگانہ ماحصل ہے دعا ہے کہ خدائے قدوس مؤلف کی اس کوشش کو شرف قبولیت سے ہمکنار کرے اور مؤلف کے علم و فضل میں اضافہ کرے۔ آمین!

مخلص

عبدالحفیظ ایم۔ اے

پروفیسر اسلامیہ ڈگری کالج خانیوال

Marfat.com

عرضِ مصنّف

نزولِ قرآنِ مقدس کا واقعہ نسلِ انسانی کی تاریخ کا وہ محیر العقول اور انقلاب انگیز واقعہ ہے جس نے تہذیب و تمدن و عمران کی تمام اقدار کہنہ کو متزلزل کر دیا اور خیالات و نظریات و افکار میں وہ دور رس تبدیلیاں پیدا کیں کہ ایک بہت مختصر مدت میں دو عظیم شہنشاہیتوں ایران و روم کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور دنیا سے ملوکیت اور سلسلہ جبر و استبداد کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو گیا یہ تو اس تعلیم کے وہ فوری اثرات تھے جو نزولِ قرآن کے بعد ماضیٔ بعید میں ظہور پذیر ہوئے لیکن ماضیٔ قریب میں قرآنی تعلیمات کے اثر و نفوذ کی جو کیفیت رونما ہوئی وہ بھی کچھ کم حیرت انگیز نہیں۔

قرآن پاک کی عظیم الشان انقلابی فکر سے ایک طرف عیسائی معتقدات کا قصر بلند زمیں بوس ہو گیا اور مارٹن لوتھر نے اس کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں اور دوسری جانب انقلاب فرانس کے لئے ایسی فضا ہموار ہوئی کہ بادشاہت کا جنازہ نکل گیا یہ دونوں واقعات اگرچہ ایک ہی سلسلہ کی دو کڑیاں تھیں مگر ان کا سب سے تعجب خیز پہلو یہ ہے کہ یہ واقعات یورپ کی سرزمین میں رونما ہوئے جو ایک

Marfat.com

طرف قدیم چرچ کی گرفت میں تھی اور دوسری طرف یہاں صدیوں سے ایسی مضبوط بادشاہتیں قائم تھیں جن کی شکست و ریخت کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا تھا

اسی طرح روس میں ۱۹۱۷ء کا انقلاب بھی اسی فکری انقلاب کی صدائے بازگشت تھا جسے قرآن نے پیدا کیا۔ ایسی زبردست، عظیم اور انقلابی کتاب جیسا کہ قرآن ہے دنیا میں کوئی اور نہیں، اس کے نقوش انمٹ اور اس قدر تابندہ و پائندہ ہیں کہ دنیا اس کے نظریات کی ہمہ گیری کا جواب پیش نہیں کر سکتی قرآن پاک ہمیشہ سے لوگوں کی بحث و نظر اور ان کے فکر و عمل کا محور رہا ہے اور ہر عہد میں نسل انسانی اس سے اکتساب کرتی رہے گی۔

چودھویں صدی کے اس پر آشوب دور میں جسے بجا طور پر سائنسی ارتقاء کا دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ قرآن کی اہمیت کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اس لئے کہ یہی ایک آسمانی کتاب ایسی ہے جسے سائنٹفک نقطہ نظر سے اعلیٰ ترین معیار کی کتاب قرار دیا جا سکتا ہے اور جس کی تعلیم کا ایک بھی جزئیہ ایسا نہیں ہے جو فطرتِ کائنات کے مزاج کے خلاف ہو۔

زیر نظر کتاب ایک مختصر سا تعارف ہے اس عظیم الشان کتاب مقدس کا جو ہدایت خداوندی کا آخری منشور ہے اور یہ کہ اس کی ترتیب و تدوین کن مراحل سے گذری اور اپنوں اور بیگانوں میں اس کی کیا وقعت ہے۔

مجھے اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کا شدید احساس ہے اور یہ اعتراف بھی کر

Marfat.com

اس وسیع المقاصد موضوع کو پوری طرح پیش کرنا میرے بس سے باہر تھا تاہم یہ اپنی ننھی سی کوشش ہے۔ خدمت قرآن کی اور میں نے بہت حد تک کوشش کی ہے کہ اس کا کوئی گوشہ سرسری نگاہ سے اوجھل نہ ہونے پائے۔

نزول قرآن کی چودہ سو سالہ برسی کے موقعہ پر جب کہ لوگ قرآن سے بہت حد تک غافل ہو چکے ہیں اور اس کی تعلیمات کو پس پشت ڈال چکے ہیں میری یہ حقیر سی کاوش ممکن ہے کسی ایک صاحب ایمان کو اس کی طرف متوجہ کرنے کا باعث بن جائے اور یہی بات میری نجات کا سرنامہ ہو۔

آخر میں میں چودھری محمد علی سابق وزیر اعظم پاکستان کا آغا شیر احمد خان غاموش، پروفیسر عبدالحفیظ اسلامیہ کالج خانیوال اور سلمان شاہد ایڈیٹر ہفت روزہ الہام بہاولپور کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کے سلسلے میں نہ صرف میری راہنمائی کی بلکہ پیش لفظ و تقریظ وغیرہ لکھ کر میری حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔ ڈاکٹر عبدالرشید خانیوال، چوہدری رشید احمد پی سی ایس۔ حافظ محمد یوسف رضا نائب تحصیلدار، پروفیسر فضل احمد عارف ایم۔ اے محمد افضل سہیل سول جج، شیخ عبدالعزیز پی۔ سی۔ ایس اور عمر خان اللہ حمید خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے مجھے اس کتاب کے لکھنے کی ترغیب دی۔

چوہدری خوشی محمد ایڈووکیٹ خانیوال۔

میاں اصغر حمید ایڈووکیٹ۔

Marfat.com

چوہدری خورشید عالم ایڈووکیٹ۔

چوہدری برکت اللہ ایڈووکیٹ۔

چوہدری عبدالستار ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔

رانا محمد ظفر اللہ جامعہ اسلامیہ۔

چوہدری محمد علی باجوہ ایڈیٹر "بانگِ درا" کا بھی شکر گزار ہوں کیونکہ ان کی پُرخلوص دعائیں دورانِ تصنیف میرے شاملِ حال رہیں۔

دعاگو

بشیر احمد خاور ایڈووکیٹ

خانیوال

Marfat.com

قرآنِ مجید

○

وہ اک متاعِ گراں مایہ رحمتوں کا امیں
وہ اک نشانِ ہدایت وہ اک کتابِ مبیں

وہ نورِ حکمت و ایمان و معرفت کا حصار
کہ جس کے دائرۂ قدس میں ہے شہرِ یقیں

نظر کا حسن، خرد کا فروغ، دل کا سرور
دماغ و قلب کا سرمایۂ جمیل و حسیں

جلالِ وحیِ خداوند برتر و قدوس
پیامِ عظمتِ انساں کا پیکرِ رنگیں

فروغِ دیدۂ آدم ہے حرف حرف اس کا
جمالِ چہرۂ انساں ہیں اس کے نقش و نگیں

Marfat.com

وہ آفتابِ جہاں تابِ علم و عرفاں ہے
رسالتِ بشری کے صدف کا دُرِّ ثمیں

تمام دانش و حکمت، تمام عقل و خرد
بنائے خلق پیمبر، اساسِ دینِ متیں

ثبوت اس کی فصاحت کا سورۂ اخلاص
دلیل اس کی بلاغت کی سورۂ یٰسیں

اس کے نور سے روشن ہے مطلع خاور
اس کے سامنے خم ہے جبینِ عجز آگیں

بشیر احمد خاور

٥

Marfat.com

حرفِ آغاز

حضرت عمرؓ بن الخطاب اس حدیث کے راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' ان اللہ یرفع بہذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین، اللہ اس کتاب (قرآن مقدس) کے ذریعے بہت سی قوموں کو سربلند وسرفراز فرمائے گا اور بہت سی قوموں کو ذلیل وخوار و زبوں فرمادیگا اس کا اگر مشاہدہ کرنا ہو تو ایک نظر مسلمان قوم کے احوال پر ڈالئے اور دیکھئے کہ جب تک مسلمان اس کتاب مقدس کو منشور ہدایت سمجھ کر اس پر عمل پیرا رہے دنیا ان کے قدموں پہ کس طرح جھکتی رہی اور جب مسلمانوں نے اس کتاب ہدایت سے منہ موڑا تو دنیا بھی ان سے منہ پھیر گئی اور آج اس کی ذلت ونکبت کا یہ عالم ہے کہ دنیا کی حقیر قومیں اس کے ساتھ وہ کھیل کھیل رہی ہیں جو بلی چوہے کے ساتھ کھیلا کرتی ہے۔ آج مسلمان قوم تمام اقوام عالم کی نگاہ میں ایک حقیر و فرومایہ قوم ہے اور ہر گری پڑی قوم بھی اسے لقمہ تر سمجھتی اور تختۂ مشق ستم بنا رہی ہے لیکن ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ دنیا میں جو قومیں آج متمدن ومہذب بنی

Marfat.com

پھرتی ہیں کاسۂ گدائی لے کر ان کے خوانِ نعمت کی زلہ ربائی پہ فخر محسوس کیا کرتی تھیں دشمنوں نے بھی اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ یورپ نے علوم و فنون میں جو ترقی کی اور تہذیب و تمدن کی جن قدروں کو اپنایا وہ سب مسلمانوں سے مستعار لی ہوئی ہیں اور اگر اسلام کی ترکتازیوں کا سلسلہ اسپین تک نہ پھیلتا تو یورپ کی سرزمین افریقہ کے دور افتادہ اور تاریک جنگلوں میں بسنے والی اقوام کی طرح تہذیب و تمدن سے نا آشنا رہتی۔ ڈاکٹر ڈریپر جو نامور انگریز مستشرق ہے اپنی معرکۃ الآرا کتاب "یورپ کے ذہنی ارتقاء"[1] میں لکھتا ہے۔

"اپریل ۷۱۱ء کا واقعہ ہے کہ اسلام مطلع یورپ پر نمودار ہوا، اس وقت اس برّاعظم پر جہالت کی تیرہ و تار گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں اور اہل یورپ وحشیانہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ 'طارق' اس پہاڑ پر اترا جو آج تک اس کے نام کی یادگار ہے۔ عربوں نے قلیل سپاہ اور حیرت انگیز تیز رفتاری کے ساتھ ہسپانیہ کو مسخر کر لیا۔ ابھی ہسپانیہ میں مسلمانوں کو قدم جمائے زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ اس سرزمین کا ایک ایک گھر علم کے زیور سے معمور ہو گیا۔ غرناطہ، طلیطلہ اور قرطبہ میں تہذیب و تمدن اپنی پوری جلوہ سامانیوں کے ساتھ پھیل گیا ....

تمام مورخین کا اس امر پہ اتفاق ہے کہ غروب آفتاب کے بعد قرطبہ کی صاف

---

[1] The Intelectual Develkement of Eurrope

Marfat.com

سیدھی اور پختہ سڑکوں پر روشنیوں سے یہ شہر بقعۂ نور بن جاتا تھا۔ اس وقت قرطبہ کی آبادی دس لاکھ سے متجاوز تھی۔ اس دور میں لندن اور پیرس کی حالت کا اندازہ صرف اس ایک واقعہ سے کیا جاسکتا ہے کہ اسپین پر مسلمانوں کے قبضہ کے سات سو برس بعد بھی ان شہروں کے بازاروں میں رات کو ایک لیمپ تک نہیں ہوتا تھا۔

ادھر عیسائی دنیا جہالت و وحشت میں گھری ہوئی تھی اور ادھر ہسپانیہ کے مشہور شہروں میں عالی شان کتب خانے تھے۔ خلیفہ الحاکم کے کتب خانہ کی فہرست چالیس جلدوں میں مرتب ہوئی۔"

کرنل انگرسال امریکہ کے مشہور لامذہب محقق و ادیب تھے انہوں نے ایک مقالہ میں اسلام کی انقلاب انگیز تعلیمات کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے:

"حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک ہزار سال بعد عربوں نے جس عظیم الشان اور وسیع سلطنت کی بنیاد رکھی۔ وہ عظمت و جلالت میں رومۃ الکبریٰ کی سلطنت سے کہیں زیادہ وسیع تھی انہوں نے منگولیا، تاتار، ایران، عراق عرب، شام، مصر، شمالی افریقہ، مراکش، فیض اور اسپین میں اعلےٰ تعلیمی ادارے قائم کئے۔ جابجا رصدگاہیں تعمیر کیں اور سائنسی تعلیم کے ادارے بنائے۔ انہوں نے علم ہندسہ رائج کیا۔ الجبرا کے قواعد و ضوابط مرتب کئے

Marfat.com

وہ مساوات بدرجہ مثلث کے بھی بخوبی واقف تھے۔ علم پیمائش (جیومیٹری) سے پوری طرح باخبر تھے۔ ستاروں کے نقشے اور زیج انہوں نے بنائے، ستاروں کے نام رکھے جو اب تک بدستور موجود ہیں۔ زمین کا حجم دریافت کیا طریق شمس کا اندازہ کیا۔ علم وہیئت و افلاک میں انہوں نے نت نئے اضافے کئے۔ رقاص (پنڈولم) کی ایجاد کا سہرا انہی کے سر ہے۔ تیزاب بنانے کا طریقہ بھی انہوں نے سکھایا۔ قرابادین[۱] کی تدوین و اشاعت کا کام سب سے پہلے عربوں نے سرانجام دیا۔ جراحی شفاخانوں کا نظام قائم کیا۔ وہ جرثقیل کے فن سے بھی اچھی طرح واقف تھے۔ غرضیکہ علم وفن کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں اولیت کا سہرا پیروان محمد علیہ السلام کے سر نہیں بندھا ہو۔

ایسی انقلاب انگیز کتاب ہدایت کے بارے میں جس کی افادیت کا اعتراف غیروں سے بڑھ کر بیگانوں کو ہے۔ اس کے سوا کیا کچھ لکھا جاسکتا ہے کہ جس قوم کے پاس ایسی زبردست کتاب موجود ہے۔ اس کے زوال و انحطاط پر آنسو بہائے جائیں اور اس کی زبوں حالی و رسوائی کا ماتم کیا جائے۔

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ کو قرآن مقدس کی چودہ سو سالہ برسی منائی گئی ۔ لوگ اسے نزول قرآن کا جشن کہتے ہیں مگر میرا

۱۔ طبی معلومات کی کتاب کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

خیال ہے کہ اس دن پوری مسلمان قوم کو سوگ منانا چاہیئے کہ ہمارا تعلق اب اس کتاب سے ایسا رہ گیا ہے جیسے کسی بزرگ کے مقبرے سے مجاوروں کا ہوتا ہے یا قبر پرست درویشوں کا۔

آج ہماری بے حسی کا یہ عالم ہے کہ ہم نے قرآن پاک کا مصرف یہ سمجھ رکھا ہے کہ اسے از راہِ تبرک ریشمی جز دانوں میں لپیٹ کر گھروں کے اونچے طاقوں پر رکھ دیں یا اس کے مجلّیٰ و مطلّا ایڈیشن چھاپ دیں یا ریشم کے کپڑے پر زرتار تحریر سے نقش کر دیں یا اس کے نزول کے جشن منائیں۔ لیکن ہم میں کتنے لوگ ہیں جو اپنی زندگیوں کو قرآن کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے بیتاب ہوں یا اس کی تعلیمات کو نشانِ راہ بنا کر قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی سی آب و تاب حاصل کرنے کی استعداد رکھتے ہوں۔

یہ مختصر سا کتابچہ قرآن پاک کے اجمالی تعارف کی غرض سے لکھا گیا ہے اس سے محض یہ بتانا مقصود ہے کہ مسلمانوں کو اس بات کا احساس ہو جائے کہ اس کے دامن میں وہ آفتاب ہے جس کی ضیا باریوں سے پوری کائنات جگمگا اٹھی تھی اور اگر مسلمان قوم اپنی شوکتِ رفتہ اور عظمتِ گذشتہ کو از سرِ نو حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے شپرہ چشمی کا علاج کرنا ہو گا۔

قرآن مقدس نام ہے اس مجموعۂ کلامِ الٰہی کا جو حضور سرورِ کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ۲۳ سال کی مدت میں مختلف اوقات کے اندر

Marfat.com

وحی الٰہی کے ذریعہ نازل ہوا۔

وقرآنا فرقناہ لتقرأہ علی الناس علیٰ مکث ونزلناہ تنزیلا۔

(بنی اسرائیل ع ۲۲)

اور یہ قرآن وہ ہے جسے ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا تاکہ اے محمدؐ آپ اسے لوگوں کو پڑھ کر سنائیں، ٹھہر ٹھہر کر اور ہم نے اسے اتارا بھی اسی انداز میں۔

اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ بھی خود خدا نے برتر نے لیا چنانچہ ارشاد ہوا

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

(پارہ ۱۴)

بلاشبہ ہم ہی نے قرآن پاک نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہیں۔

اور حفاظت کے لئے دو صورتیں مقرر کی گئیں اول حفظ دوئم تحریر۔

قرآن پاک کی جس قدر آیات نازل ہوتی تھیں، صحابہ کرام انہیں زبانی یاد کرتے تھے یا لکھ لیا کرتے تھے اس طرح عہد نبوت ورسالت میں قرآن پاک کے حفاظ کی ایک جماعت تیار ہو گئی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں جب مسیلمہ کذاب کا فتنہ اٹھا تو معرکہ یمامہ میں جو حفاظ وقراء شہید ہوئے ان کی تعداد ستر سے متجاوز تھی (بخاری)، بعض روایات میں ان کی تعداد سات سو بتائی گئی ہے۔

Marfat.com

وہ معرکہ یمامہ ۱۱ھ اور ۱۲ھ میں برپا ہوا)

اس موقع پر کبار صحابہؓ کو یہ احساس ہوا کہ قرآن پاک کی جمع و تدوین اور کتابی صورت میں اس کی ترتیب و تنسیق کی ضرورت کس قدر شدید ہے۔ سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ کے دل میں اس اندیشہ نے سر اٹھایا کہ اگر حفاظ اسی کثرت سے جنگوں میں شہید ہوتے رہے تو قرآن مقدس کا بہت سا حصہ ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ عہدِ رسالت میں آیات قرآن کو ضبطِ تحریر میں لانے کا کام زیادہ تر حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ سر انجام دیتے تھے۔ کبھی کبھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی یہ خوشگوار فرض ادا کیا۔ بعض دیگر جلیل القدر صحابہ کو بھی یہ اعزاز نصیب ہوا۔ بعض صحابہ اپنے طور پر بھی قرآن پاک کے اجزاء کو حیطۂ تحریر میں لاکر محفوظ رکھتے تھے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منشاء ایزدی کی خاطر چاہتے تھے کہ مسلمانوں میں قرآن پاک سے شغف میں اضافہ ہو چنانچہ آپ وقتاً فوقتاً قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کی رغبت دلاتے رہتے تھے جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے:

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ (الحدیث)

تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دے۔

Marfat.com

اس مقصد کے لئے حضورؐ نے لوگوں میں تحریر کا شوق بھی پیدا فرمایا، آپؐ نے معاذؓ بن جبل کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تاکہ وہ وہاں جاکر لوگوں کو قرآن پڑھنا لکھنا سکھائیں اور شریعت اسلامیہ کے مسائل سے آگاہ کریں۔

حفاظ قرآن کو اسلامی معاشرہ میں بڑی اہمیت حاصل تھی جو شخص سب سے بہتر حافظ قرآن ہوتا اسے فوج کا سربراہ بنایا جاتا۔ فرمان گرامی یہ تھا کہ:

"احقھم بالامامۃ اقرءھم" قوم کی پیشوائی اور قیادت و امامت کا حقدار وہ شخص ہے جو قرآن سے بہتر طور پر واقف ہو۔ بدر کے قیدیوں میں سے جو لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے ان کا فدیہ یہ مقرر کیا گیا کہ ان سے ہر شخص مدینہ کے دس دس امیوں کو لکھنا سکھا دیں اور آزاد ہو جائیں۔

ابتدا میں تحریر کے لئے چمڑے کے ورق استعمال کئے جاتے تھے مگر بعد میں اور چیزیں بھی استعمال ہونے لگیں۔ کھجور کی چھال، پتھر کی پتلی تختیاں، اونٹ کے شانے کی چوڑی ہڈی، پالان، یا کجاوے کی لکڑی پر قرآن کی آیات لکھ لی جاتی تھیں۔[1]

قرآن مقدس سب کا سب حضورؐ کے عہد ہمایوں میں معرض تحریر میں آ چکا تھا۔ مگر اس مجموعہ کو ایک جلد میں محصور کرنے کا کام خلافت راشدہ کے عہد

---

[1] حاکم فی المستدرک عن زید بن ثابتؓ

Marfat.com

میں شروع ہوا اور اس کا سہرا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سر ہے
انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریک پر حضرت زید بن ثابت کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد
میں کاتب وحی رہے تھے اس خدمت پر مامور فرمایا اور یوں قرآن مقدس
کو بین الدفتین کے انداز میں مرتب کر دیا گیا۔[1] حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا
ارشاد گرامی ہے :۔

اعظم الناس فی المصاحف اجراً ابوبکر رحمۃ اللہ علی ابوبکر ھو اول من جمع کتاب اللہ

قرآن پاک کے معاملے میں سب سے زیادہ اجر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملے گا۔ اللہ کی رحمت ہو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب کو جمع کیا۔[2]

اگرچہ قرآن مقدس کی ترتیب و تدوین کا تمام کام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے عہد مبارک میں تکمیل پذیر ہو چکا تھا لیکن اس کی نشر و اشاعت اور اس کی
تعلیم کے توسیعی پروگرام کو فروغ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں
نصیب ہوا۔ چنانچہ سلطنت اسلامیہ کے مختلف حصوں میں اس مقصد کے
لئے مقرر کئے گئے قاریوں اور معلموں کی باقاعدہ تنخواہ مقرر کی گئی اور قرآن
کی تعلیم کو تمام اقطار بلاد اسلامیہ میں لازمی قرار دیا، ایسے انسپکٹر[3] مقرر کئے

۱۔ بخاری عن ابن السباق ۲۔ بغوی فی شرح السنہ ۳۔ ارشاد القراء والکاتبین

Marfat.com

گئے جن کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ چل پھر کر مملکت کے دور افتادہ علاقوں اور قبیلوں میں اس امر کی جانچ پڑتال کریں کوئی ایسا شخص تو موجود نہیں ہے جسے قرآن کی کوئی آیت سرے سے یاد ہی نہ ہو۔ ایسے لوگوں کی نشاندہی پر انہیں سخت سزا دینے کا بھی ان انسپکٹروں کو اختیار دیا گیا۔

عمال کو حکم تھا کہ وہ ہر قصبہ اور ہر شہر اور ہر بستی اور ہر گاؤں میں قرآن مقدس کی تعلیم کے لئے ایسے باصلاحیت افراد کو متعین کرے جو قرآن کے حافظ اور اس کے مطالب سے آشنا ہوں۔ گورنروں کے نام ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ اپنے زیر انتداب علاقوں میں اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ تعلیم واشاعت قرآن کا کام باقاعدگی سے انجام پا رہا ہے یا نہیں۔

فوجی افسروں کو حکم تھا کہ وہ افواج اسلامیہ میں قرآن مقدس کی نشر و اشاعت کا اہتمام کریں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص جن کی سرکردگی میں ایران کی سرزمین فتح ہوئی۔ ان کی فوج میں تین سو سے زیادہ حفاظ موجود تھے۔

حضرت عمرؓ نے تعلیم قرآن کے لئے دواوین عرب کے مطالعہ کا بھی حکم دیا تاکہ قرآن کی فصاحت و بلاغت اور اس کے اعجاز بیان کی خوبیاں لوگوں کی سمجھ میں آسکیں اور انہیں اندازہ ہو کہ ادبی نقطہ نگاہ سے قرآن پاک کیسی اعلیٰ و افضل کتاب ہے۔

حضرت عمرؓ کا فرمان تھا:

Marfat.com

علیکم بدواوین العرب فان فیہا کتاب ربکم نفسیر کلامکم — عرب کے دواوین کا مطالعہ کرو کیونکہ ان میں تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے پیغمبر کی سنت موجود ہے

آپ کے اس حکم کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ لوگ قرآن کو پڑھتے ہوئے اعراب کی غلطی سے بچ سکیں اور عربی گرامر جو اس وقت تک مدوّن نہیں ہوئی تھی اس سے روشناس ہو کر صحت قرآت کا لحاظ رکھیں۔

بلاشبہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے قرآن پاک کی توسیع اشاعت اور اس کے علوم و معارف کو عامۃ المسلمین میں پھیلانے کے سلسلے میں سب سے زیادہ خدمات سرانجام دیں اور حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ارشاد فرمایا ہے:

امروز ہر کہ قرآن می خواند از طوائف مسلمین سنت فاروق اعظمؓ در گردن او ست۔ ؎ — آج بھی جو شخص قرآن پڑھتا ہے خواہ وہ کسی بھی خطہ کا مسلمان ہو اس کی گردن پر حضرت عمر فاروقؓ کے احسان کا بار گراں ہے۔

قرآن پاک کی اس گراں قدر خدمت کے باوصف حضرت عمرؓ کے عہد

؎ الفاروق حصہ دوم صفحہ ۸۹

Marfat.com

خلافتِ راشدہ میں قرآن مقدس کا منضبط مجموعہ صرف ایک تھا اور وہ وہی تھا جسے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے عہد میں مرتب کیا گیا تھا اور جو ان کے انتقال کے بعد حضرت عمر رضؓ کو ملا۔ حضرت عمر رضؓ کی شہادت کے بعد یہ نسخہ حضرت عمر رضؓ کی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہ رضؓ کی تحویل میں چلا گیا اور یہی نسخہ حضرت عثمان رضؓ کے عہد خلافت ۲۵ھ میں نقل ہو کر تمام ممالک اسلامیہ میں بھجوایا گیا اور اس کی متعدد نقول کی گئیں اور یوں بحیثیت ایک مرتب کتاب کے اس کی اشاعت کا معرکہ بھی سر کر لیا گیا اور اس کا سہرا سیدنا حضرت عثمان رضؓ کے سر بندھا۔[1]

حضرت عثمان رضؓ نے اپنے عہد خلافت میں قرآن پاک کی زبردست خدمت بایں طور سر انجام دی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے دور کے مرتب شدہ قرآن پاک

---

[1] امام بخاری رحؒ نے اپنی صحیح میں انس بن مالک رضؓ سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بن یمان شام کی جنگوں سے جب واپس لوٹے تو انھوں نے حضرت عثمان رضؓ سے اس امر کا ذکر کیا کہ لوگوں کی قرأتوں میں بہت زیادہ اختلاف رونما ہو رہا ہے کہیں یہود و نصاریٰ والی کیفیت پیدا نہ ہو جائے، اس پر حضرت عثمان رضؓ نے حضرت ابوبکر رضؓ والے قرآن پاک کو جو حضرت حفصہ رضؓ کے پاس تھا منگوا لیا اور اس کی نقل مرتب فرما کر وہ نسخہ واپس حضرت حفصہ رضؓ کو لوٹا دیا۔

Marfat.com

کو حضرت حفصہؓ سے لے کر اس کی سات نقول فوراً تیار کروائیں اور انہیں تمام اہم صوبائی مراکز میں بھیج دیا۔

عام طور پر مشہور ہو گیا ہے کہ قرآن پاک کے اولین جامع حضرت عثمانؓ بن عفانؓ ہیں۔ لیکن محض یہ ایک غلط العام بات ہے جو زبان زد عام ہو گئی ورنہ درحقیقت یہ خدمت تو خلیفہ اولؓ بہت پہلے سرانجام دے چکے تھے حضرت عثمانؓ کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے قرآن پاک کے مختلف و متعدد لہجوں میں سے صرف حضورؐ کے لہجہ کو جو قریش کا معمول تھا برقرار رکھا اور اس کے مطابق قرآن پاک کی کتابت کروائی اور اس طرح بہت سے ان فتنوں کا سدباب فرما دیا جو مختلف قرأتوں کے باقی رہنے سے وجود میں آ سکتے تھے حضرت عثمانؓ نے اس معاملہ میں اس قدر احتیاط برتی کہ قرآن پاک کے جو غیر مرتب اجزا مختلف لوگوں کے پاس تھے انہیں ضبط کرنے کا حکم دیا بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپؓ نے ان اجزا کو جلا دیا مگر حافظ ابن حجر عسقلانی نے تصریح کی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ان نسخوں کو جلانے کی بجائے غرفوں میں لپیٹ کر محفوظ کر دینے کا حکم دیا اور ہدایت فرمائی کہ آئندہ ان نسخوں کو استعمال میں نہ لایا جائے۔

حضرت عثمانؓ نہیں چاہتے تھے کہ قرآن پاک تحریف و اختلاف کا شکار ہو۔ اس لئے کہ عجمی ممالک کے نومسلم جو عربی سے نابلد تھے اگر وہ قرآنی لہجوں

Marfat.com

کا یہ اختلاف دیکھتے اور قرآن پاک کی متعدد قرائتیں ان کے سامنے پیش کی جاتیں تو ان کے لئے سخت مشکل ہو جاتی اور اندیشہ تھا کہ کہیں ع

شد پریشاں خواب من از کثرت التعبیرہا

کی سی کیفیت رونما نہ ہو جائے۔

مختصر یہ کہ قرآن کے جامع تو اگرچہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں مگر اس کے ناشر اور کتابی صورت میں اس کو شائع کرنے کا اعزاز حضرت عثمانؓ کے حصہ میں آیا۔ اب کچھ اس قسم کی ترتیب رونما ہوئی کہ قرآن کا مہبط تو حضور اقدس صلعم کی ذات گرامی تھی مگر اس کی جمع و تدوین کا کام امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھوں تکمیل پذیر ہوا۔ اس کی تعلیم کی توسیع کا فرض حضرت عمرؓ نے سرانجام دیا اور اس کو کتابی صورت میں شائع کرنے کی ذمہ داری حضرت عثمانؓ نے لی۔ ؎

آج قرآن پاک کے جتنے نسخے بھی دنیا میں موجود ہیں وہ سب حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اولین نسخے کی نقول ہیں اور اس میں ایک شوشہ تک کا نہ اضافہ ہوا نہ اس میں کہیں کوئی کمی کی جا سکی ہے۔

حضرت عثمانؓ نے مصحف ابو بکرؓ کی جو نقول مہیا فرمائیں ان میں سے

؎ بخاری عن انس

Marfat.com

ایک مدینہ منورہ میں رکھی گئی اور باقی جلدیں مکہ، شام، مدینہ، بصرہ اور کوفہ بھیج دی گئیں۔

عبداللہ بن صائب مکہ میں، معیرہ بن شہاب شام میں، ابو عبدالرحمان سلمی کوفہ میں، عامر بن قیس بصرہ میں اور زید بن ثابت کو مدینہ منورہ میں مصاحف کی اشاعت کی غرض سے مقرر کیا گیا۔ مدینہ منورہ میں جو مصحف رکھا گیا اس کا سراغ ۳۵۰ھ تک ملتا ہے۔ اس نسخہ کی پشت پر یہ عبارت لکھی گئی تھی۔

ہذا ما اجمع علیہ جماعۃ من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منہم زید بن ثابت وعبداللہ ابن الزبیر وسعید بن العاص وعبدالرحمان ابن الحارث بن ہشام۔	یعنی یہ وہ نسخہ ہے جس پر صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت کا اتفاق رائے ہو گیا ہے، ان میں زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن العاص، عبدالرحمان بن حارث بن ہشام شامل ہیں۔

لہ

ان چار بزرگوں کے علاوہ اور بہت سے صحابہ کے نام بھی اس نسخہ پر مندرج تھے۔ مکہ معظمہ میں بھی اسی دور میں ایک مصحف موجود تھا اور آٹھویں صدی ہجری میں لوگوں نے اس کی زیارت کی مگر پھر وہ بھی غائب ہو گیا۔

لہ بخاری کتاب التفسیر باب جمع القرآن

Marfat.com

دمشق میں مصحف عثمانؓ موجودہ صدی کے آغاز تک دیکھا گیا۔ اس نسخہ کو ابوالقاسم سبتی نے سنہ ۶۵۷ھ میں جامع دمشق کے مقصورہ میں دیکھا۔ علامہ شبلی نعمانیؒ جب شام گئے تو انہوں نے بھی اس نسخہ کی زیارت کی لیکن سلطان عبدالحمید کے زمانہ میں جب یہ مسجد نذر آتش ہوئی تو قرآن پاک کا وہ نسخہ بھی ضائع ہو گیا۔ [۱]

١٥٧٥٦

بصرہ میں مصحف عثمانی سنہ ۶۵۵ھ تک موجود تھا۔ بعد ازاں یہاں سے وہ قرطبہ پہنچا اس وقت خلیفہ معتضد نے اس پر قبضہ کیا۔ پھر جب ابوالحسن نے تلمسان فتح کیا تو یہ نسخہ اس کے قبضہ میں چلا گیا۔ اس کے مرنے کے بعد پرتگیز پہنچا۔ وہاں سے ایک تاجر نے اسے کسی طرح حاصل کیا اور سنہ ۷۴۵ھ میں اسے اپنے ساتھ فاس [۲] لے آیا اور وہاں مدتوں یہ نسخہ موجود رہا۔ یہی وہ مجلد ہے جس کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت عثمانؓ شہید ہوئے۔ ایک مدت تک یہ مجلد بنی امیہ کے پاس رہا۔ ان کی خلافت جب دمشق سے منتقل ہو کر اسپین واندلس پہنچی تو یہ نسخہ ان کے پاس موجود تھا۔ وہاں سے یہ فاس کے خزانہ شاہی میں منتقل ہو گیا۔

مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے کہ اس نے آٹھویں

---

[۱] تہذیب الاخلاق بابت صفر ۱۳۲۹ھ [۲] مراکش کا قدیم دارالحکومت

Marfat.com

صدی ہجری میں یہ نسخہ جامع بصرہ میں موجود پایا اور اس پر حضرت عثمان رضؓ کے
خون کے دھبے نمایاں تھے۔ یہی نسخہ ۱۹۰۴ء میں بخارا سے روس کے پایۂ تخت
ماسکو پہنچا، وہاں سے پھر واپس بخارا لایا گیا۔ لیکن ۱۹۲۳ء میں کمیونسٹ روسی
ترکستان پر قابض ہوئے تو اس نسخہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے واپس ماسکو لے
گئے۔ یہ مصحف عثمانی روس کیسے پہنچا۔ اس کے بارے میں صحیح صورت یہ ہے
کہ امیر تیمور کے زمانہ میں ابوبکر شاشی نے بخارا میں شیخ عبداللہ کے مرقد پر رکھ
دیا۔ جہاں سے روسی کمیونسٹوں نے اس پر قبضہ جمالیا۔

علامہ مقریزی نے کتاب الخطط میں جہاں قاضی فاضل کے مدرسہ کا ذکر کیا
ہے وہاں نے اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے کتب خانہ میں مصحف عثمانیؓ کا
نسخہ موجود تھا جو قاضی موصوف نے بیس ہزار دینار میں خریدا تھا لہ

قاہرہ کے اخبار وادی النیل میں ان تبرکات کی فہرست شائع ہوئی
ہے جو خلافت کے ترکی منتقل ہوتے وقت سلطان سلیم اول کے حوالے کی گئیں
ان میں ایک حضرت عثمانؓ کا، ایک حضرت علیؓ علی ابن ابی طالب کا اور ایک

لہ مصحف عثمانیؓ کا وہ نادر و نایاب قلمی نسخہ آج روسی ترکستان کے قدیم شہر بخارا
کے میوزیم میں محفوظ ہے اور اس کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں تقریباً دنیا کے ہر اسلامی ملک
میں موجود ہیں۔ حکومت روس نے ایک کاپی حکومت پاکستان کو بھی بطور تحفہ دی تھی۔

Marfat.com

امام زین العابدین کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن بھی ہے۔

قرآن پاک کا ایک نادر و نایاب اور نہایت گراں بہا اور قیمتی نسخہ مشہد مقدس میں حضرت علی ابن ابی طالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا موجود ہے جس پر آپؓ کے دستخط بھی ثبت ہیں۔ قرآن مقدس کے متعدد اوراق حضرت علیؓ ابن ابی طالب کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مختلف مقامات پر موجود ہیں لاہور کی شاہی مسجد، اوچ کے قدیم خاندانوں اور ہندوستان و پاکستان کے بعض کتب خانوں میں ایسے بہت سے نسخے موجود ہیں جن کے بارے میں عام شہرت یہ ہے کہ وہ حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کے لکھے ہوئے ہیں۔ مگر ان میں سے بیشتر کی صحت مشکوک ہے۔

نومبر ۱۹۳۰ء میں ایران کے محکمہ آثاریات کو حضرت عثمانؓ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ قرآن ایرانی کردستان کے ضلع آرمان کے ایک گاؤں نخل کی ایک مسجد سے دستیاب ہوا۔ یہ نسخہ متبرکہ طہران کے عجائب خانہ آثار عتیقہ میں بحفاظت تمام رکھا ہوا ہے۔

اسی محکمہ کو ۱۹۳۲ء میں ایک اور نسخہ حضرت علیؓ کے دست مبارک کا جو کوفی رسم الخط میں ہے دستیاب ہوا اور اس کو بھی عجائب خانہ مذکور میں رکھ دیا گیا۔

قرآن مقدس کا ایک اور نسخہ حضرت امام حسنؓ کے دست مبارک کا

Marfat.com

تحریر فرمودہ جس کی ضخامت چار سو صفحات پر مشتمل ہے اور ہرن کی کھال پر لکھا ہوا ہے۔ یہ بھی ایران میں موجود ہے۔

ایک اور چھوٹی تقطیع کا قرآن حضرت امام سجاد زین العابدینؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا بھی محفوظ ہے۔ ان ہر دو نسخوں کے چند اوراق کا عکس ۲۹ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ کے اخبار "ایران" میں شائع ہوا تھا۔ [1]

حضرت امام حسینؓ کے لکھے ہوئے چند اوراق کلام پاک بخط کوفی امیر تیمور کو سلطان بایزید یلدرم کے کتب خانہ سے دستیاب ہوئے تھے جن کو سلطان تیموریہ نے بہ حفاظت رکھا۔ ۱۸۵۷ء میں یہ اوراق بہادر شاہ ظفر آخری تیموری فرماں روا سے چھین کر لندن بھجوا دیئے گئے۔ لیکن تین ورق جن میں سے ایک پر شاہ جہاں کی مہر ثبت ہے اب بھی دہلی کی جامع مسجد میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں قرآن پاک کا جو مجموعہ مرتب کیا گیا اور جس کی نقول بعد میں حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں شائع کی گئیں ان پر نہ نقطے تھے نہ اعراب لیکن جس طرح اردو پڑھنے لکھنے والوں اور اردو بولنے والوں کو کبھی اردو کے تلفظ میں اعراب کی ضرورت پیش

---

[1] عبقریۃ الامام عباس محمود العقاد

نہیں آئی۔ اسی طرح جب تک قرآن مقدس عرب کے حدود مملکت میں
محدود رہا، اس کے لئے نہ اعراب کی ضرورت تھی نہ نقطوں کی، عربوں کو
ان کے پڑھنے میں کبھی دقت پیش نہیں آئی۔ اس لئے کہ عربی ان کی مادری زبان
تھی اور وہ قرأت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بخوبی واقف تھے، لیکن
جب عجمی قومیں بڑی تیزی سے اسلام کی حلقہ بگوش ہونے لگیں تو عربی زبان سے
ناآشنا ہونے کے باعث ان کو اس امر میں سخت دشواری پیش آئی کہ وہ صحیح
طور پہ کتاب اللہ کی تلاوت کر سکیں چنانچہ ضرورت محسوس کی گئی کہ قرآن
پاک کی تلاوت کو سہل اور آسان بنانے کے لئے کوئی صورت پیدا کی جائے
اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ کو اس سعادت سے بہرہ ور فرمایا
انہوں نے اپنے شاگرد رشید جناب ابوالاسود دوئلی کو نحو کے آداب و قواعد
سکھائے اور قرآن مقدس کو نقطوں اور اعراب سے متعارف کرایا۔ بعض
مورخین کے نزدیک معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کی رائے میں عبدالملک بن مروان
کے زمانہ میں نقطے اور اعراب لگانے کی تجویز منظر عام پر آئی۔

اس سلسلہ میں حجاج بن یوسف ثقفی کا نام لیا جاتا ہے۔ یہ شخص جو اپنے
ظلم و ستم کے لئے مشہور رہے اس کی زندگی کا یہ پہلو بھی کم تعجب انگیز نہیں کہ

لے عبقریۃ الامام عباس محمود العقاد

Marfat.com

اسے قرآن پاک سے غیر معمولی شغف تھا۔ اس نے عجمیوں تک قرآن پاک کو پہنچانے کے لئے نقطوں والے قرآن پاک کثیر تعداد میں شائع کئے۔ یہ جو مشہور ہے کہ ان نقاط کا موجد بھی حجاج تھا تو جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا یہ بات درایتہً اور روایتہً بھی چنداں قابل اعتبار نہیں ہے۔ تاہم یہ بات ضرور ہے کہ اس نے ممالک عجمیہ میں قرآن پاک کے منقوط نسخوں کو رواج دیا جس سے تفہیم قرآن کی ایک مستحسن صورت پیدا ہوئی۔

ایک روایت کے مطابق حجاج نے صرف نقطوں کے ذریعے اعراب کا اظہار کر کے لکھوانا شروع کیا لیکن یہ طریقہ نقائص سے خالی نہ تھا اس لئے خلیل بن احمد نحوی نے نقطوں کے عوض مروجہ زیر، زبر، پیش کی علامات ایجاد کیں واقعہ یہ ہے کہ عربی زبان کو دنیا کی زندہ جاوید بنانے میں سب سے زیادہ ہاتھ قرآن مقدس کا ہے اور ایک دنیا اس امر کا اعتراف کر چکی ہے کہ عربی زبان میں جو آب و تاب موجود ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عربوں کے پاس ان کے ادب اعلیٰ کا شاہکار موجود ہے اور وہ قرآن مقدس ہے

لہ ایک روایت میں ہے کہ جب حجاج کا انتقال ہوا تو اس کے پاس سے اسلحہ، چند سکے اور قرآن پاک کا ایک نسخہ نکلا۔ وہ خود بھی قرآن پاک کا حافظ تھا
تاریخ ادبیات عرب مصنفہ نکلسن صفحہ ۲۰۲

Marfat.com

یہاں ایک واقعہ ذہن کے سراپردوں پر ابھر آیا جس سے مفہوم زیادہ واضح ہو سکتا ہے۔ مشہور سیاسی لیڈر اور نامور خطیب مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے سنہ ۱۹۵۱ء میں انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اردو کے صاحب طرز ادیب مولانا ابوالکلام آزاد کی تالیف "غبارِ خاطر" کے بارے میں یہ تاثر پیش فرمایا تھا کہ

"اگر اردو ادب کی تمام کتابیں دریا برد ہو جائیں اور تمام ذخیرے تباہ ہو جائیں تو صرف ایک غبارِ خاطر کے ذریعے اردو ادب کو از سرِ نو جنم دیا جا سکتا ہے۔"

بعینہٖ یہی بات زیادہ تحدی کے ساتھ ہم قرآن مقدس کے بارے میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اگر عربی کا تمام تر تصنیفی اثاثہ غارت ہو جائے تو عربی زبان و ادب کے وجود کو دنیا کی کوئی طاقت حرفِ غلط نہیں بنا سکتی۔ پروفیسر نکلسن ایم۔ اے نے "تاریخ ادبیات عرب" میں لکھا ہے [۱]

"عربی تمام دنیائے اسلام کی مشترک زبان بن گئی اور یہ یقینی طور پر قرآن کا اعجاز تھا۔ قرآن نے عربی زبان و ادبیات پر حیران کن اثر ڈالا۔ قرآن مقدس کے متن کو تحریف سے بچانے اور اس کی

---

[۱] لٹریری ہسٹری آف عربز دیباچہ صفحہ ۲۳

Marfat.com

ناقابل فہم آیات کی تشریح و توضیح و تفسیر کے لئے مسلمانوں نے فن نحو اور فن لغت ایجاد کیا اور زمانہ قبل از اسلام کے ادبی ورثہ اور تاریخی روایات کو مٹنے سے بچا لیا۔"

بنو امیہ کے حکمران طبقے کے متعلق ...... تسلیم کرنا پڑے گا کہ انہوں نے قرآن پاک کی بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ خلیفہ عبدالملک بن مروان نے اس مہم میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا اور لوگوں میں قرآن پاک کا شوق پیدا کرنے میں اس کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ یہ اس کے قرآن پاک سے شغف ہی کا نتیجہ تھا کہ اس نے اپنے عہد حکومت میں سرکاری سکہ پر قرآن کی آیات کندہ کروائیں۔ اس نے عربی رسم الخط کے نقائص کو دور کرکے قرآن پاک کی تفسیر و تشریح کو آسان اور عام فہم بنانے اور قرآنی علوم کو پھیلانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

ایک موقعہ پر اس کا لڑکا اسلامی جنگوں کے حالات پڑھ رہا تھا عبدالملک نے اس کتاب کو جلانے کا حکم دیا اور اپنے بیٹے کو فہمائش کی کہ وہ اس قسم کی کتابوں کی بجائے قرآن پاک کے مطالعہ میں اپنا وقت صرف کرے۔ ولید بن عبدالملک کو بھی قرآن پاک سے والہانہ تعلق خاطر اپنے باپ سے ورثہ میں ملا۔ اس کا دور اگرچہ فتوحات کا دور ہے اور خود وہ فنون لطیفہ کا بڑا شائق تھا بالخصوص فن تعمیر میں اس کی دلچسپی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ اس کے درباری امرا کا

Marfat.com

موضوع گفتگو عموماً بنت بنی تعمیرات کے سوا کچھ نہ تھا مگر اس نے حفظ قرآن کے لئے لوگوں کو ترغیب و ترہیب دونوں طریقوں سے آمادہ کیا۔ وہ قرآن کے حافظوں کو گراں قدر وظائف سے نوازتا اور ان لوگوں کو تنبیہ و تادیب کرتا جو اپنے بچوں کو قرآن پاک یاد نہیں کراتے تھے غرضیکہ اس معاملہ میں ولید کا رویہ حضرت عمر فاروق رضؓ سے ملتا جلتا تھا۔

عبدالملک بن مروان اور اس کے بیٹے ولید بن عبدالملک کے عہد سلطنت و اقتدار میں قرآن مقدس حدود عرب سے نکل کر بلکہ یوں کہیے کہ سرزمین ایشیا سے بڑھ کر افریقہ اور یورپ تک پھیل گیا۔ شروع شروع میں افریقہ کے بربریوں نے قرآن کی مزاحمت کی اور یہ کوشش کی کہ مسلمانوں کی تبلیغی سرگرمیوں میں رکاوٹیں ڈالیں۔ بربریوں نے اپنی بہادر ملکہ کاہنہ کی سرکردگی میں مسلمان حملہ آوروں کی زبردست مدافعت کی اور اسلامی تحریک کو دبانے اور اسلام کے انقلاب انگیز پیغام سے کان بند کرنے اور قرآن مقدس کے نیر تاباں سے آنکھیں موندنے کے لاکھ جتن کئے لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ افریقہ مادی اور روحانی دونوں اعتبار سے مسلمانوں سے شکست کھا گیا۔ بالآخر یہی افریقہ اسلام کی عالمگیر تحریک کا علمبردار بن کر اٹھا۔ انہی بربریوں کی مدد سے طارق ابن زیاد نے ۹۲ھ میں ہسپانیہ کو مسخر کیا اور وہ خطہ جہاں پر صدیوں سے تہذیب و تمدن نام کی کسی شے سے لوگ آشنا تک نہ تھے۔ ہر طرف

Marfat.com

قرآن پاک کی عظمت کے ترانے گونجنے لگے۔

اس تاریک براعظم میں اسلام کا نور ان جلیل القدر علماء و فقہاء امت نے پھیلایا جو قرآن مقدس کے حامل اور علوم اسلامیہ کے امین تھے اور جنہیں مسند نبوت کی وراثت حق کی جانب سے ودیعت ہوئی تھی۔ ان بندگان حق کی نفس گرم و آہ سرد کی بدولت یہ سلسلہ پھیلتا چلا گیا۔ یہاں سے قرآن پاک کی مقدس تعلیمات کا آوازہ سوڈان اور دیگر حبشی اقوام تک جا پہنچا، اور دریائے نائیگر کے بالائی خطہ میں گھر گھر سے قرآن پاک کی آوازیں بلند ہونے لگیں تاآنکہ پورا افریقہ علوم قرآنیہ کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔

ٹمبکٹو کا مشہور شہر اسلامی علوم و فنون کا گہوارہ بن گیا اور صدیوں تک یہاں دینی تعلیمات اور قرآنی علوم کا چرچا رہا۔ ابن بطوطہ نے چودھویں صدی عیسوی میں افریقہ کا سفر کیا۔ وہ حبشی مسلمانوں کے بارے میں لکھتا ہے

"یہاں کے مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ ہیں، قرآن پڑھتے رہتے ہیں اور قرآن پاک سے گہری وابستگی رکھتے ہیں"

سوڈان سے قرآن مقدس افریقہ کے بیشتر ممالک کو اپنے دائرہ اثر میں لیتا ہوا لو ریٹیا تک جا پہنچا۔ گویا ایک طرف مغرب اور دوسری جانب انتہائی مشرق کے تمام ممالک اسلامی تعلیمات کے نور سے منور ہو گئے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو افریقہ کی سرزمین کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس خطہ سے

Marfat.com

قرآن کی ہدایات کا دائرہ پھیلتے پھیلتے ایک طرف یورپ کو اپنی لپیٹ میں لے آیا اور دوسری جانب ایشیا کے ان دور دراز علاقوں کو اس نے متاثر کیا جو اس سے پہلے اسلام کے فیوض و برکات سے محروم تھے۔

اسپین میں گاتو قوم کی حکمرانی تھی۔ یہ عیسائی حکمران ٹولہ ہسپانوی عوام کو تختہ مشق ستم بنا رہا تھا۔ افریقہ کے مسلمان گورنر موسیٰ بن نصیر کو جب عوامی اضطراب کی خبریں پہنچیں اور ان کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی کہ ان کے ہمسایہ مغربی ملک میں ظلم پیشہ حکمران مسلط ہیں تو انہوں نے ان ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی غرض سے اپنے فوجی جرنیل طارق ابن زیاد کو اسپین بھیجا اور یوں اس یورپی ملک میں قرآنی تعلیمات کو نفوذ و تاثیر کا موقعہ ملا اور ایک وقت وہ آیا جب اسپین کی سرزمین قرآن مقدس کی تعلیمات کی آماجگاہ بن گئی اور اطراف و اکناف کے لوگ یہاں کے علماء اسلام سے استفادہ کی غرض سے پہنچنے لگے اور اسپین کے ہر بڑے شہر میں عظیم الشان اسلامی درسگاہیں جابجا قائم ہو گئیں۔

ایک زمانہ میں ایسی درسگاہوں کی تعداد دس ہزار سے متجاوز تھی جن میں قرآنی علوم و فنون کی تعلیم کا بہ طور خاص اہتمام کیا گیا تھا۔

یورپ کی سرزمین آج بھی مسلمانوں کی شرمندۂ احسان ہے اور اس کی تہذیبی، عمرانی، تمدنی اور ثقافتی زندگی کے ارتقا میں قرآن مقدس کی تعلیمات

Marfat.com

کی چھاپ آج تک نمایاں ہے۔ ہسپانیہ میں علوم قرآنیہ کی اشاعت نے جو انقلاب برپا کیا، اس کی ایک ادنیٰ مثال جرمنی کے مشہور عیسائی مصلح مارٹن لوتھر کا معاملہ ہے۔ وہ پندرھویں صدی عیسوی میں اسپین پہنچا اور یہاں آ کر اس نے علمی فیوض سے استفادہ کیا جو قرآن مقدس کی تعلیمات کی بدولت اس خطۂ ارض میں عام ہو چکے تھے۔

مارٹن لوتھر نے اطالوی درسگاہوں میں اپنی تعلیم مکمل کی تھی جہاں عربی اور اسلامی فلسفہ کی تعلیم پر بڑا زور دیا جاتا تھا۔ اس نے قرطبہ، غرناطہ اور طلیطلہ کا بھی سفر کیا۔ یہ تینوں شہر قرآنی فلسفۂ افکار اور اسلامی تعلیمات کے زبردست مرکز تھے۔ مارٹن لوتھر پہلا شخص ہے جس نے قرآن مقدس کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔ یہی لوتھر بعد میں پروٹسٹنٹ فرقہ کا بانی بنا جس کے سبب پاپائے روم نے اس پر کفر کے فتوے عائد کئے اور اسے باضابطہ عیسائی مذہب کے دائرہ سے خارج کر دیا گیا۔

مارٹن لوتھر کے اس ایک واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مقدس کی تعلیم کس قدر اثر انگیز اور انقلاب برپا کر دینے والی تحریک تھی اور دنیا نے اس تحریک سے کیا کچھ فوائد حاصل کئے۔

چین کی سرزمین میں قرآن مقدس کی باقاعدہ اشاعت تو اگرچہ پہلی صدی ہجری میں شروع ہو گئی تھی اور اکا دکا مسلمان اس وسیع علاقہ میں مختلف اطراف

Marfat.com

میں قرآن مقدس کی تعلیم کو پھیلانے کی سرگرم کوششوں میں مصروف تھے لیکن ۳۳۵ھ میں جب ستوق بغراخاں والی ترکستان نے اسلام قبول کیا تو قرآن پاک کی اشاعت کی یہ مہم زور پکڑ گئی۔

ستوق بغراخاں جس کا اسلامی نام عبدالکریم رکھا گیا تھا اس کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد اس علاقہ کے مسلمان مبلغ زیادہ جرأت کے ساتھ اس بہتر انداز میں اشاعت قرآن میں مشغول ہو گئے چنانچہ قرآنی تعلیمات کے اثرات ایک طرف تبت، سنکیانگ اور منگولیا تک پہنچ گئے اور دوسری جانب ترکستان کا تمام علاقہ اسلامی تعلیمات سے روشناس ہو گیا۔

ایک ترکستانی ادیب منصور چنگیز کا کہنا ہے کہ مشرقی چین کو چھوڑ کر جہاں غریب تاجروں نے قرآن کریم کی تعلیمات کو عام کیا۔ باقی ملک میں ترکستان کے باشندوں ہی کے ذریعے اسلام کی اشاعت ہوئی۔ یہ بھی قرآن پاک ہی کا ایک کرشمہ ہے کہ چنگیز اور اس کے پوتے ہلاکو کے ہاتھوں عالم اسلام پر جو تباہی آئی اس کو گذرے دس بیس سال کا عرصہ بھی نہیں گذرا تھا کہ خود چنگیز و ہلاکو کے خاندان میں اسلام کے اثرات پھیلنے لگے۔

ہلاکو کا بیٹا تکودار خاں مشرف بہ اسلام ہو گیا اور اس نے اپنا نام محمد یا احمد رکھ لیا۔ ہلاکو کے اس فرزند سعید کے ہاتھوں بہت سے تاتاری مسلمان ہوئے اس نے مصر کے فرمانروا کو جو خط لکھا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی اس

Marfat.com

کا بایلپٹ میں قرآن مقدس کی پرتاثیر آواز کا ہاتھ تھا۔ اس نے خط میں لکھا تھا

"یہ رب العزت کا ہم پر خاص فضل و کرم ہوا کہ اس نے عین عالم
شباب میں ہمیں اپنی الوہیت و وحدانیت کے اقرار اور محمد کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تصدیق کی نعمت سے سرفراز فرمایا یہ
اسی کی توفیق کی کرشمہ سازی ہے کہ اس نے ہمارے دلوں کے
دریچے اپنے مقبولین و مقربین بارگاہ کی محبت کے لئے وا کر دیئے
اور دین اسلام کی حلقہ بگوشی سے ہمیں مشرف کیا۔"

نکودار خاں ایک باغی سردار کے ہاتھوں قتل ہو گیا مگر اپنے زیر اقتدار علاقوں میں اس نے جو جوت جگائی تھی اس کی لو مدھم نہیں پڑی سلطان غازان جو بدھ مت کا پیرو تھا اپنے عہد اقتدار میں مشرف بہ اسلام ہو گیا تو بلائی خاں کا پوتا براک خاں بھی اسلام کا حلقہ بگوش بن گیا۔ ہلاکو کا پوتا سلطان خدا بندہ جو بخارا کا حکمران رہا ہے۔ اس نے بھی اسلام کی دولت سے اپنا دامن مالا مال کر لیا اور بلادِ متوسطہ میں چغتائی خاں کے پڑپوتے براق خاں نے ۱۲۶۴ء میں اسلام قبول کیا اور اپنا نام غیاث الدین رکھا؎ ادھر کاشغر میں تغلق تیمور والی کاشغر شیخ جمال الدین ایرانی کے دست حق پرست پر تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔

؎ انساب جلالی

Marfat.com

اس طرح وہ عظیم اور زبردست قہرمانی قوت جس نے اسلامی سلطنت کو تہ و بالا کر دیا تھا، جس نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی اور جس نے مسلمانوں کی شان و شوکت کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا خود اسلام کی آغوش میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئی۔

۱۳۱۳ء میں وسط ایشیا کے ایک ترک حکمران ازبک خاں نے اسلام کا عَلم بلند کیا اور جمہوریہ ازبکستان کا وہ سارا علاقہ اسلام کی روشنی سے جگمگا اٹھا جہاں سے کبھی چنگیز و ہلاکو کے قافلے اسلامی سلطنتوں کو ملیامیٹ کرنے کے لئے بڑے طمطراق سے گذرے تھے۔ تاریخ کا یہ محیر العقول واقعہ ہے کہ اسلام کی توسیع و اشاعت میں مسلمان حکمرانوں، سلاطین اسلام اور فاتحین عالم کی کاوشوں کا دخل سب سے کم ہے۔ اس کے برعکس اسلام کے فروغ کا باعث وہ تاجر ہوئے جو اسلامی ملکوں سے مال تجارت لے کر دوسرے غیر اسلامی ملکوں میں جاتے تھے یا دور دراز کے علاقوں سے مال تجارت لے کر اسلامی سلطنتوں میں اسے فروخت کرتے تھے۔ مالابار کا ساحل ہو یا گجرات کا خطہ، انڈونیشیا ہو یا ملایا، کرغزستان ہو یا کاشغر ان سب علاقوں میں اسلام نہ سیاستدانوں کا رہین منت ہوا نہ سپہ سالاروں کا، نہ حکمرانوں کا ممنون کرم بنا نہ فرمانرواؤں کا بلکہ اس کی اشاعت کا سہرا ان تاجروں کے سر بندھا جو سامان تجارت کے ساتھ ساتھ ایمان کی دولت بھی ساتھ لے کر جاتے تھے اور اسے

Marfat.com

گمراہان وادیٔ ضلالت میں مفت تقسیم کرتے تھے یا پھر ان درویش منش عالموں صوفیوں اور فقیہوں کو اس کا اعزاز نصیب ہوا جو بے سروسامان اور مفلس و بے نوا تھے مگر جن کے جیب و دامان دل میں ایمان کا بیش بہا خزانہ مستور تھا۔

نویں صدی عیسوی میں تاجروں کا ایک قافلہ ایمان کی دولت لٹاتا ہوا پہنچا اور ان کے فیضان عمل سے نہ صرف بلغاریہ بلکہ روس اور مشرقی یورپ کے بہت سے ملکوں میں اسلام کی صداقت کا سکہ رواں ہو گیا۔ یہ تاجر عموماً پشمینہ کی درآمد و برآمد کا کاروبار کرتے تھے۔

سنہ ۹۲۱ء میں عباسی حکمران مقتدر باللہ نے روسیوں کے پاس سفیر بھیجے تاکہ ان مسلمانوں کا تحفظ کیا جا سکے جو اس سرزمین میں بہت کم تعداد میں ہیں نیز انہیں دینی تعلیم سے آگاہی حاصل ہو۔

بلغاریہ کا بادشاہ اپنے خاندان سمیت مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ اس نے خلیفہ مقتدر باللہ سے درخواست کی کہ ہمارے لئے ایک استاد و معلم بھیجا جائے چنانچہ خلیفہ مذکور نے احمد بن فضلان کو اس مقصد کے لئے روانہ کیا۔

احمد بن فضلان نے اپنے سفر نامہ میں لکھا ہے

ہم ۲ محرم سنہ ۳۱۰ ہجری کو اتوار کے دن بلغاریہ پہنچ گئے۔ ہمارے زمانہ قیام میں اس ملک کا بادشاہ اور اس ملک کا بادشاہ اور اس ملک کے خواص ہم سے قرآن پاک

Marfat.com

کی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں گا لہ

لہ باشکرد قوم کا بیان مرتبہ ابن فضلان یا قوت بحوالہ
دعوت اسلام ۔
باشکرد قوم (بدھ مت کا راہب)

Marfat.com

ترجمۂ قرآن کا آغاز

مسلمان قرونِ اولیٰ میں عربی زبان سے گہری دلچسپی رکھتے تھے وہ کوشش کرتے تھے کہ چونکہ عربی مسلمانانِ عالم کی قومی اور مذہبی زبان ہے اس لئے وہ تمام اقوام جو اسلام کی حلقہ بگوش ہوئی ہیں عربی ہی کو اپنی زبان بنالیں تاکہ مذہب سے ان کا براہ راست رابطہ قائم رہے۔

چنانچہ خلافت راشدہ کے بعد کے دور میں جب زمام اقتدار بنی امیہ کے ہاتھوں میں تھی انھوں نے مقدور بھر کوشش کی کہ جہاں جہاں اسلامی سطوت و عظمت کا پھریرا لہرائے وہاں عربی اس ملک کی قومی اور سرکاری زبان قرار پائے۔ یہ اسی حکمت عملی کا نتیجہ تھا کہ لیبیا، مراکش، الجزائر، تیونس مصر وغیرہ ممالک مفتوحہ کی زبان آج بھی عربی ہے۔ بنابریں قرآن کے ترجمہ و تفسیر کو کسی دوسری زبان میں منتقل کرنے کا عمل کبھی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا گیا بلکہ اس کی سرکاری اور قومی سطح پر حوصلہ شکنی کی گئی۔

افریقہ میں موحدین کی حکومت کے عہد میں جس کا سلسلہ الجزائر سے اندلس

Marfat.com

تک محیط تھا۔ جب پہلی مرتبہ بربری زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا گیا تو علما نے اس کی سخت مخالفت کی اور قرآن کو کسی دوسری زبان میں منتقل کرنے کو حرام قرار دیا اور اس معاملہ میں اس حد تک شدت برتی کہ اس ترجمہ کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔

ہندوستان میں قرآن پاک کا ترجمہ فارسی زبان میں حضرت الامام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کیا۔ انہوں نے اس ترجمہ کا نام "فتح الرحمٰن" رکھا اس ترجمہ کا ایک نسخہ مخطوطہ اسلامیہ کالج پشاور کی لائبریری میں موجود ہے۔ شاہ صاحبؒ کے زمانہ میں بھی علمانے اس حرکت کا سخت برامنایا اور شاہ صاحبؒ کو زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ دہلی کی مسجد فتح پوری میں ان کے قتل کے منصوبے تک بنتے رہے۔ مگر شاہ صاحبؒ کے عہد اور موحدین کے عہد میں ایک نکتہ کا بنیادی فرق موجود ہے۔ موحدین کے دور میں ترجمۂ قرآن کی مخالفت کا باعث صرف یہ تھا کہ عربی زبان سے مسلمانان عالم کا رابطہ منقطع نہ ہونے پائے اور وہ اس زبان سے بیگانہ نہ رہ جائیں لیکن شاہ صاحبؒ کے عہد میں اس مخالفت کی تہہ میں یہ جذبہ کار فرما تھا کہ اگر قرآن پاک کا ترجمہ عام فہم ہو گیا تو مولویوں کی جس مخلوق کو دین پر زبردستی مسلط کر دیا گیا ہے کی اجارہ داری اور مذہبی آمریت کو ضعف پہنچے گا۔ گویا عمل ایک ہی تھا مگر اس کی مخالفت کے لئے دو مختلف نظریات کو بروئے کار لایا گیا۔ ایک نظریہ

Marfat.com

سراسر خیر پر مبنی تھا اور دوسرا نظریہ سراسر استحصال تھا۔

فارسی زبان میں قرآن پاک کا اولین ترجمہ غالباً شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ نے کیا۔ انہی کے عہد میں اوج کے خانوادہ بخاریہ کے منتسبین میں سے ایک بزرگ نے بھی قرآن پاک کو فارسی جامہ پہنایا۔ یہ بزرگ برہانپور کے خواجہ ابوالفتح تھے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ترجمۂ قرآن کی مخالفت کا وہ نظریہ متروک ہو چکا تھا جس کے تحت علما کسی غیر زبان میں قرآن پاک کو منتقل کرنے کی اجازت دینے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے تھے۔ فارسی کے علاوہ ترکی زبان میں بھی قرآن کے بعد ایک یہودی نے قرآن پاک کا ترجمہ چینی زبان میں کیا۔ یہ ترجمہ شنگھائی سے شائع ہوا۔ اس میں لاہوری مرزائیوں کے امیر مولوی محمد علی کے انگریزی ترجمہ سے مدد لی گئی۔ علما نے اسے بھی ناپسند کیا۔

۱۹۲۳ء میں چینی زبان میں ایک مستند ترجمۂ قرآن شائع ہوا۔ اس کے مترجم چین کے دو جید عالم تھے۔ ان میں سے ایک جامعہ ازہر مصر سے فارغ التحصیل تھا۔ اس ترجمہ میں عربی متن درج نہیں ہے، البتہ آیات پر نمبر درج ہیں اور کہیں کہیں تفسیری حاشیے بھی موجود ہیں۔

۱۹۲۱ء میں قرآن پاک کی بعض آیات کا انتخاب مع ترجمہ پیکنگ سے چینی زبان میں ایک عمدہ اور دیدہ زیب کتاب کی شکل میں شائع کیا گیا تھا۔

Marfat.com

جاپانی زبان میں سب سے پہلے ترجمۂ قرآن کی سعادت شیخ عبدالرشید ابراہیم کے حصہ میں آئی۔ انہوں نے دیگر جاپانی علما کی مدد سے اسے مکمل کیا ہے۔

جماعت اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام بھی جاپانی زبان میں قرآن کے ترجمہ و تفسیر کی اشاعت کا اہتمام کیا گیا ہے۔

جاوی زبان میں جسے انڈونیشیا کی سب سے بڑی زبان ہونے کا فخر حاصل ہے۔ قرآن پاک کا ترجمہ وہاں کے ایک نامور عالم اور ادیب نے "دسمارنگ ڈکری این لوکھنڈل (بیٹویا)" کی جانب سے ۱۹۱۳ء میں سو سو صفحات کے مجموعوں کی صورت میں شائع کیا۔ اس کی طباعت جاذب نظر اور غیر معمولی طور پر دل کش اور دیدہ زیب ہے۔ مترجم کا "نغریا" ہے جو خود کو سلاطین ترکی کا "خدمت گذار" کہتے تھے۔ وہ پہلے رومن کیتھولک تھے مگر پھر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ انڈونیشیا میں اس ترجمہ کو خاصی مقبولیت حاصل ہوئی[1]

برمی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ مسٹر یوبا ادہ کے۔ اے۔ ایچ۔ آئی۔ ایچ نے کیا۔ مسٹر یوبا کا اسلامی نام احمد اللہ ہے۔ مصنف نے پچاس ہزار روپے

---

[1] بھل نے ایک اور قدیم ترین جاوی ترجمۂ قرآن کا بھی ذکر کیا ہے۔ مزید برآں قرآن پاک کی مشہور تفسیر بیضاوی کا ترجمہ ملایائی زبان میں کیا جا چکا ہے اس میں اس تفسیر کا عربی متن بھی ساتھ دیا گیا ہے۔

Marfat.com

کا ذرِ خطیر صرف کر کے اسے چھپوایا اور مسلمانوں میں مفت تقسیم کروایا۔

جمعیتہ العلما برما کے مشنری شعبہ کے مولوی رحمت اللہ نے بھی برمی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا، جو الگ الگ پاروں کی صورت میں شائع ہوا مشرقی افریقہ کی سواحلی زبان میں بھی قرآن پاک کے کئی تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اسی طرح اسرائیل کی نوزائیدہ یہودی ریاست کی سرکاری زبان عبرانی میں قرآن پاک کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس ترجمہ کی نگرانی یروشلم کی عبرانی یونیورسٹی کے ڈاکٹر جوزف ریون نے کی جو عربی اور عبرانی کے ماہر ہیں۔

ہندوستانی زبان میں تراجم و تفاسیر

اردو زبان میں غالباً سب سے زیادہ قرآن پاک کے ترجمے کئے گئے مگر اس میں اولیت کا شرف شاہ عبدالقادر دہلویؒ کو حاصل ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے فرزند ارجمند تھے۔ اس ترجمہ کا نام "موضح القرآن" ہے اور اس کے حاشیہ پہ شاہ صاحب موصوف نے تفسیری اور تشریحی نکات کا بھی اضافہ کیا ہے۔ اردو کا یہ ترجمہ اپنی افادیت، معنویت اور جامعیت کے اعتبار سے تمام تراجم میں سے ایک امتیازی شان کا مالک ہے۔ اس کی طباعت ۱۷۹۰ء میں ہوئی۔

Marfat.com

ترجمہ تحت اللفظ مگر انتہائی سلیس اور آسان ہے۔ اس میں ادبی شگفتگی اور حلاوت بھی موجود ہے اور بہت سے ایسے اعتراضات کا ازالہ بھی اس ترجمہ سے ہو سکتا ہے اور یہ اس ترجمہ کی نمایاں خوبی ہے کہ اس کی ساخت میں کوئی جھول نہیں۔ بطور مثال صرف ایک فقرہ کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے

"ھدی للمتقین" کا عام طور پر ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ "ہدایت دیتا ہے

پرہیزگاروں کو" مگر شاہ عبدالقادر دہلوی نے اس کا ترجمہ یوں کیا۔ "راہ دکھاتی ہے ڈر والوں کو"۔ اس سے اس اعتراض کا خود بخود دفعیہ ہو جاتا ہے کہ پرہیزگار ۔۔۔ تو ہوتا ہی وہ ہے جو راہ راست پہ ہو۔ پھر اس کا کیا مطلب ہوا کہ پرہیزگاروں کو ہدایت دیتی ہے۔ شاہ صاحب کے ترجمہ سے اس شبہ کا ازالہ ہو جاتا ہے جبکہ ترجمہ بھی خالصتاً لفظی ہے۔ شاہ عبدالقادر دہلوی کے ترجمے کے متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ ایک ایڈیشن جو دو جلدوں میں شائع ہوا ۱۲۴۵ھ مطابق ۱۸۲۹ء میں ہگلی (کلکتہ) سے شائع ہوا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن بھی ۱۸۴۱ء میں کلکتہ سے شائع ہوا۔ اس میں اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ شاہ صاحب کے والد ماجد کا فارسی ترجمہ بھی شامل ہے۔ اردو زبان میں دوسرا ترجمہ بھی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے فرزند اکبر شاہ رفیع الدین نے کیا۔ اگرچہ یہ ترجمہ بھی لفظی ہے مگر اس میں وہ سلاست نہیں ہے جو چھوٹے بھائی کے ترجمہ کی خصوصیت ہے۔ اس

Marfat.com

لیے کثیر الاشاعت ہونے کے باوجود چنداں مقبول نہیں ہوا" تفسیر حقانی" کے نام سے ایک اور ترجمہ قرآن و تفسیر اردو میں شاہ برکت اللہ مارہروی کے پوتے ، پدر شاہ حقانی نے کیا ۔ ان کا پورا نام شاہ ابو محمد حقانی تھا ۔

دلی کے نامور طبیب حکیم محمد شریف خاں مرحوم نے بھی اردو میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا مگر وہ شائع نہ ہو سکا ۔ اس کا قلمی نسخہ حکیم محمد احمد دہلوی کے کتب خانہ کی زینت ہے ۔ اس کے علاوہ بے شمار اردو ترجمے شائع کیے گئے جن میں شمس العلماء مولوی ڈپٹی نذیر احمد اور مولوی فتح محمد جالندھری کے ترجمے خاصے مقبول ہوئے ۔ ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ ادب و انشاء کا اچھا نمونہ ہے مگر مولوی فتح محمد جالندھری کا ترجمہ قرآن نسبتاً سہل اور زیادہ سلیس ہے ۔

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی نے بھی قرآن پاک کا ترجمہ کیا اور اس میں شاہ عبدالقادر کا کامیاب تتبع ہے اس کے ابتدائی چار پاروں کے تفسیری حاشیے بھی مولانا مرحوم نے خود لکھے ۔ مگر ان کی عمر نے وفا نہ کی اور باقی ادھورے کام کو شیخ الہند کے ایک شاگرد رشید مولانا شبیر احمد عثمانی نے پورا کیا ۔ یہ تشریحی نوٹ بجائے خود ایک جامع اور مکمل تفسیر کی حیثیت رکھتے ہیں

مولانا اشرف علی تھانوی رح نے بھی قرآن پاک کا با محاورہ اردو ترجمہ کیا ہے انھوں نے "بیان القرآن" کے نام سے ایک ضخیم تفسیر بھی مرتب کی ہے جو علما اور طلبا کے لیے بے بہا تحفہ ہے ۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رح نے بھی اپنے رنگ میں قرآن

Marfat.com

کا ترجمہ لکھا ہے۔ یہ ترجمہ سلیس ہے اور اس میں ادبی چاشنی بھی ہے۔ اس ترجمہ پر تفسیری حاشیہ مولانا نعیم احمد مرادآبادی نے کیا ہے۔ مگر اس میں **موجودہ صدی** کے بے معنی اختلافات کو ہوا دی ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے ترجمان القرآن کے نام سے ایک نا تمام ترجمہ و تفسیر مرتب فرمائی۔ مولانا کا اسلوبِ نگارش قرآن مقدس کی تمام ادبی لطافتوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ ان کے ہاں وہی زور بیان ہے جو خود قرآن کے الفاظ میں پایا جاتا ہے اور بقول ایک نامور ادبی نقاد کے اگر قرآن پاک اردو میں نازل ہوتا تو ابوالکلام کی نثر میں ہوتا۔ مولانا آزاد کی تفسیر کا معرکہ آرا حصہ ان کی تفسیر سورۃ فاتحہ ہے جو بڑی تقطیع کے ڈھائی سو صفحات پر محیط ہے۔ مولانا آزاد کی سیاسی مصروفیتیں اس شاہکار تفسیر و ترجمہ کی تکمیل میں حائل ہو گئیں اور اس طرح دنیا ان کے فیوضات علمی سے پوری طرح بہرہ ور نہ ہو سکی۔ ورنہ ان کا علمی کارنامہ پوری طرح تفسیری تاریخ میں ایک انفرادی اہمیت کا حامل ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا مرحوم کو جن بیش بہا لطائف و معارف سے سرفراز فرمایا تھا اور علوم قدیم و جدید کا جیسا حسین امتزاج انہیں ودیعت ہوا تھا۔ پچھلی کئی صدیوں میں اس کی نظیر دستیاب نہیں ہے۔ مگر جدوجہد آزادی کے تقاضے اتنے شدید تھے کہ وہ دیگر تمام تقاضوں پر غالب آ گئے تھے اس لئے ملت کو اس محرومی کا داغ برداشت کرنا پڑا۔

اس صدی میں جن حضرات نے قرآن فہمی میں خاصہ نام پایا ان میں مولانا حمید الدین فراہیؒ کا اسم گرامی بھی شامل ہے۔ ان کے شاگرد

Marfat.com

رشید مولانا امین احسن اصلاحی 'تدبر قرآن' کے نام سے ایک تفسیر لکھ رہے ہیں جو خاصی علمی چیز ہے اور اس سے قرآن فہمی میں بڑی مدد ملتی ہے

مولانا محمد ادریس کاندھلوی سابق استاد التفسیر دار العلوم دیوبند حال شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور معارف القرآن کے نام سے ترجمہ و تفسیر قرآن پاک لکھ رہے ہیں۔ کچھ حصہ شائع ہو چکا ہے۔ باقی عنقریب انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔

دار العلوم دیوبند کے مہتمم قاری محمد طیب صاحب بھی شاہ عبد القادر رح کے ترجمہ موضح القرآن کو سامنے رکھ کر ترجمہ و تفسیر کی سعی فرما رہے ہیں لیکن ان کی انتظامی مصروفیات شاید اس کام کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچنے دیں۔ ویسے ایک بسیط مقدمۃ القرآن انہوں نے لکھا ہے جو دو ایک ترجموں کے شروع میں چھپ چکا ہے۔ قرآن کے سمجھنے والوں کے لئے یہ مقدمہ کی حیثیت سے بہت عمدہ چیز ہے۔

دار الاشاعت لاہور کے بانی مولانا سید ممتاز علی دیوبندی نے ایک کام 'تفصیل البیان' کے نام سے کیا ہے۔ قرآن پاک کے تمام مضامین کو عنوان وار ترتیب دیا ہے۔ عربی متن اور صرف ترجمہ پہ اکتفا کیا ہے لیکن اس کے باوجود بہت بڑی تقطیع پر دو بہت بڑی جلدیں بن گئی ہیں اور اس تفصیل کے ساتھ غالباً پہلی دفعہ انہوں نے یہ کام کیا ہے

Marfat.com

مولانا عبدالماجد دریاآبادی جو اردو کے صاحب طرز ادیب بھی ہیں۔ انہوں نے بھی قرآن پاک کے ترجمہ و تفسیر کی سعادت حاصل کی ہے مولانا دریاآبادی کی اس تفسیر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام فرق باطلہ کی تردید کے ساتھ ساتھ تفسیر کے موضوع پر متقدمین کے تمام اقوال و آرا پیش کر دیئے ہیں اور اس طرح ایک جدید ذہن نے تمام قدیم سرمایہ علم کو یکجا کر دیا ہے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی بھی تفہیم القرآن کے نام سے ترجمہ و تفسیر کا کام کر رہے ہیں۔ تین جلدیں چھپ چکی ہیں۔ مولانا عبدالماجد دریاآبادی نے اس کے متعلق نہ جانے کیوں لکھ دیا ہے کہ اسے تفسیر مشکل ہی سے کہا جا سکتا ہے اگرچہ کئی ایک جگہوں پر علما نے اختلاف کیا ہے تاہم یہ بات کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ نوجوان نسل کو مولانا آزاد کے ترجمان القرآن کے بعد تفہیم القرآن نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ مولانا موصوف اسلام کو سائنٹفک انداز میں پیش کرتے ہیں اور یہی خوبی تفہیم القرآن میں نظر آتی ہے۔ اس کے تراجم کئی زبانوں میں ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ مولانا احتشام الحق تھانوی بھی قرآن پاک کی ایک تفسیر مع ترجمہ

Marfat.com

تصنیف فرما رہے ہیں۔ یہ تفسیر بالاقساط پاکستان کے سب سے بڑے روزنامے جنگ کراچی میں جمعہ کے جمعہ بالالتزام شائع ہو رہی ہے اور علمی حلقوں سے داد طلب کر رہی ہے۔ اس تفسیر میں عرفائے طریقت کے نکات و معارف کی رنگ آمیزی ہے۔ ان کے ہاں عربی زبان کے لغاتی نکات بھی مزا دیتے ہیں اور خاصے دلچسپ انداز میں عام فہم اسلوب کے حامل ہیں۔ نشاں کی چار دیواری میں لکھی جانے والی ایک اور تفسیر کا ذکر بھی ضروری ہے جسے مسجد وزیر خاں کے سابق خطیب مولانا ابوالحسنات سید احمد مرحوم نے تالیف کیا۔ وہ ختم نبوت کی تحریک میں ۱۹۵۲ء میں جیل گئے اور وہیں انہوں نے اس کام کا آغاز کیا اور اپنی وفات سے قبل اسے مکمل کر گئے۔ یہ تفسیر ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکی۔ تفسیر و ترجمہ کی ایک اور کامیاب کوشش گجرات کے مفتی احمد یار خاں نعیمی نے کی ہے۔ مولانا احمد علی لاہوری مدیر انجمن خدام الدین نے بھی اردو میں قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر لکھی ہے۔ جامعہ ازہر کے ایک فاضل پیر محمد کرم شاہ بی۔ اے نے بھی ضیاء القرآن کے نام سے ایک ترجمہ و تفسیر کو ترتیب دیا ہے جس کی پہلی جلد جو دس پاروں پر مشتمل ہے طبع ہو چکی ہے۔

اردو میں ایک تفسیر "تفسیر حقانی" کے نام سے معروف ہے جس میں تقابل ادیان کے ساتھ ساتھ اسلام کی حقانیت کو واضح کیا گیا ہے۔ ایک اور تفسیر مواہب الرحمان کے نام سے مولینا سید امیر علی نے لکھی ہے اور نولکشور پریس لکھنؤ میں شائع ہوئی ہے

Marfat.com

سرسید احمد خاں بانی علی گڑھ کالج نے بھی ایک تفسیر تفسیر احمدی کے نام سے تصنیف کی۔ اس تفسیر نے مسلمانوں میں مختلف فتنوں کے دروازے کھول دیئے اور عقلیت پرستی اور تجدد پسندی کے مہلک ومضر تحریکوں کو جنم دیا۔

ایسی ہی ایک تفسیر لاہوری مرزائیوں کے امیر مولوی محمد علی نے لکھی جو دجل و تلبیس کا شاہکار ہے۔ اس کے بعد ایک برطانوی سرکار کے ملازم غلام احمد پرویز نے قرآن پاک کی ایک تفسیر لکھ ماری اور اس میں رہی سہی کسر پوری کردی۔ اس تفسیر میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرانہ حیثیت پر رکیک، نازیبا اور ناروا حملے کیے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری جو مکتب اہل حدیث کے نامور عالم تھے۔ انہوں نے بھی ایک تفسیر تفسیر ثنائی کے نام سے لکھی اور اس میں تمام فرق باطلہ اور ادیان کا بالخصوص نیچری، چکڑالوی، مرزائی اور بدعتی عقائد کی بڑی کامیابی سے تردید کی ہے اور ہندوؤں، عیسائیوں اور دیگر غیر مذاہب کے اعتراضات کا معقول طریقہ اور مدلل انداز میں دفعیہ فرمایا۔

علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی نے بھی تذکرہ کے نام سے قرآن پاک کے مضامین پر سائنٹیفک انداز میں روشنی ڈالی۔ قرآن پاک کے تفسیری اثاثہ میں اس کتاب کا اضافہ بھی ایک علمی یادگار ہے لیکن اکثر جگہ سلف کی راہ چھوڑ گئے ہیں۔

سید سلمان ندوی نے ارض القرآن کے نام سے قرآنی جغرافیہ پر ایک

Marfat.com

کتاب تصنیف فرمائی۔ جو بڑی معلوماتی چیز ہے۔

بنگالی زبان میں قرآن پاک کا اوّلین ترجمہ ایک ہندو گریش چندر گھوش نے کیا جو عربی کا فاضل تھا۔ ۱؎

۱۹۰۸ء میں آسٹریلیا کی بیپٹسٹ سوسائٹی کی ایک مشنری ریو انڈولیم گولڈ سیک نے بنگالی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ مع متن شائع کیا۔ ترجمہ بین السطور ہے مگر اس کے حواشی میں مسیحی نقطہ نظر کو ملحوظ رکھا گیا ہے جس سے اسکی افادیت ختم ہوگئی ہے۔

مشرقی بنگال کے مشہور صوفی اور نامور سیاسی لیڈر مولینا محمد اکرم نے بھی بنگالی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر لکھی ہے۔

حکیم صوفی میر محمد یعقوب نے قرآن مجید کا ترجمہ مرہٹی زبان میں کیا اور یہ بمبئی سے شائع ہوا۔ ہز اگزالٹسڈ ہائینس میر عثمان علی خاں نظام حیدرآباد دکن نے اس گرانقدر دینی خدمت پر مترجم کو بے بہا انعام واکرام سے نوازا۔ اس ترجمہ کی سینکڑوں جلدیں قلمرو نظام کے تمام مرہٹی مدارس کے لئے خریدی گئیں اور مترجم کو تاحیات وظیفہ و اعزاز کی سند بخشی گئی۔

سندھی میں حضرت مولانا تاج محمود امروٹیؒ نے قرآن پاک کا ترجمہ کیا جسے انجمن خدام الدین نے بڑے اہتمام سے چھاپا۔

۱؎ مقالات سلیمانی جلد اول۔

Marfat.com

مولانا عبدالرزاق سندھی مرحوم نے بھی قرآن پاک کا ترجمہ سندھی زبان میں کیا موصوف سندھ مدرسۃ الاسلام میں عربی کے استاد تھے اور پاکستان چوک میں ترک مسجد کے خطیب تھے۔

مولانا عبیداللہ سندھی کے ایک شاگرد مولوی محمد مدنی نے بھی سندھی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر لکھی۔ مولوی غلام مصطفےٰ قاسمی جو مولوی محمد مدنی کے داماد بھی ہیں۔ انہوں نے بھی قرآن پاک کی تفسیر سندھی زبان میں مرتب کی ہے۔

راج مندری ضلع گوداوری کے گورنمنٹ آرٹس کالج میں تلیگو (جنوبی ہند اور مدراس میں بولی جانے والی زبان) اور سنسکرت کے لیکچرار مسٹر راج نارائن ایم۔ اے ایل۔ ٹی نے قرآن پاک کا ترجمہ تلیگو زبان میں کیا۔ انہوں نے اس ترجمہ میں محمد علی لاہوری کے ترجمہ کو مدنظر رکھا۔ مدراس کے ایک مرہٹہ ادیب مسٹر ونکٹا رتنم نے بھی تلیگو زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا۔ انہوں نے اس ترجمہ میں راڈویل، پامر، مرزا افضل الہ آبادی اور ڈاکٹر حکیم خاں کرنالی کے ترجموں سے مدد لی۔

مسٹر ایس۔ این کرشن راؤ بی۔ اے نے ریاست کوچین (جنوبی ہند) میں ملیالم (کیرالہ میں بولی جانے والی زبان) زبان کے ایک ماہنامہ "سدگرو" کے ایڈیٹر تھے ملیالم زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا۔

دار الاشاعت بنگلور سٹی نے کنارہی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ شائع کیا۔ یہ جنوبی ہند میں کثرت سے بولی جانے والی زبان ہے۔

Marfat.com

قرآن پاک کا ترجمہ پشتو زبان بھی ہو چکا ہے اور عام بازاروں میں فروخت ہوتا ہے۔ قرآن پاک کی پشتو میں ایک تفسیر بھی میری نظر سے گزری جس میں لغت کی تشریح پر زیادہ زور دیا گیا تھا۔

گجراتی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ حاجی غلام علی حاجی اسماعیل رحمانی ایڈیٹر "راہ نجات" بھاونگر نے کیا۔ اس ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عربی آیات کے بالمقابل گجراتی رسم الخط میں بھی عربی آیات لکھی گئی ہیں اور ان کے نیچے گجراتی زبان میں ان کا ترجمہ دیا گیا ہے۔

ہندی زبان میں قرآن پاک کا اولین ترجمہ ۲۷۰ھ میں ہوا۔ الرائے راجہ مہروگ نے اس ترجمہ کی فرمائش ایک عراقی عالم سے کی تھی۔ مگر یہ ترجمہ سورۂ یاسین تک ہوا۔ گویا کل سوا بائیس پاروں کا ترجمہ ہو سکا۔ ہندی زبان میں ایک اور ترجمہ خواجہ حسن نظامی کی زیر نگرانی سنسکرت کے پانچ عالموں کے ایک بورڈ نے کیا۔ اس ترجمہ کے ساتھ تفسیر بھی ہے۔ کل ضخامت بڑی تقطیع کے نو سو صفحات پر مشتمل ہے ہندی زبان میں ایک اور ترجمہ ریورنڈ ڈاکٹر احمد شاہ مشنری مقیم حمیرپور نے نہایت سلیس اور شگفتہ انداز میں کیا ہے۔

ہندی زبان میں ایک ترجمہ اخبار "نور" کے ایڈیٹر شیخ محمد یوسف نے کیا ہے اس مترجم نے گورمکھی میں بھی قرآن پاک کا ترجمہ مع مختصر سیرت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرتب کر کے شائع کیا۔

Marfat.com

پنجابی زبان میں پورے قرآن کا منظوم ترجمہ گجرات کے ایک پنجابی شاعر اسلم صاحب نے کیا ہے جو عنقریب شائع ہو جائے گا۔ قرآن پاک کے منظوم ترجمے اردو میں بھی کئی ایک شاعروں نے کئے۔ ان میں سب سے بہتر سیماب اکبر آبادی کا منظوم ترجمہ ہے۔ نظم و نثر اردو میں قرآن پاک کے بعض جزوی تراجم دستیاب ہیں۔

ہندوستان میں جماعت اسلامی بعض علاقائی زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم شائع کر رہی ہے۔ ہندوستان کے بعض دیگر دینی ادارے بھی اس میں دلچسپی لے رہے ہیں

متحدہ عرب جمہوریہ نے قرآن پاک کے تراجم افریقہ کی متعدد زبانوں میں شائع کئے ہیں اور ایشیا کی بعض زبانوں میں بھی ان تراجم کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

فارسی میں ایک تفسیر ملا حسین واعظ الکاشفی نے کی ہے۔ یہ بزرگ نویں صدی ہجری کے نامور عالم تھے۔ اس تفسیر کا نام "تفسیر حسینی" ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے آخری دو پاروں کی تفسیر کی جس میں زیادہ تر روایات و قصص اور شان نزول پر زور دیا گیا ہے۔

یورپ میں آج سے ۵۰ ساٹھ برس پہلے ایک نوزائیدہ زبان کا بڑا چرچا تھا اور عام خیال یہ تھا کہ اس زبان کو بین الاقوامی زبان قرار دیا جائے گا اس میں یورپ ایشیا اور افریقہ کی متعدد زبانوں کے الفاظ شامل کئے گئے تھے اس کا نام "اسپرنٹو" تھا۔ رسالہ مخزن میں ڈاکٹر سر عبدالقادر مرحوم نے اس زبان کی اہمیت و افادیت پر تبصرہ بھی لکھا تھا۔ ایک نو مسلم انگریز اور "اسپرنٹو" کے ماہر ڈاکٹر خالد شیلڈرک

Marfat.com

نے اسپرنٹو میں قرآن پاک کا ترجمہ شروع کیا مگر وہ مکمل نہ ہو سکا اور بعد میں اس زبان کا وہ چرچا بھی باقی نہ رہا تاہم ڈاکٹر صاحب کا خیال تھا چونکہ قرآن پاک بھی ایک بین الاقوامی زبان ہے اس لیے اسپرنٹو میں اس کے ترجمہ سے قرآن پاک کے اس نیک مقصد کی تکمیل ہو جائے گی۔

افریقہ میں ایک زبان ایسی ہے جو تقریباً تمام افریقی ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اور اس کی حیثیت اس ملک میں وہی ہے جو ہندوستان میں اردو کی تھی یہ زبان سواحلی کہلاتی ہے۔ یعنی وہ بولی جو افریقہ کے ساحلی علاقوں میں مختلف ملکوں کے باشندوں کے باہمی میل جول سے معرض وجود میں آئی۔ اس زبان میں قرآن پاک کے کئی ایک ترجمے اور بہت سی تفسیریں شائع ہو چکی ہیں اور بیشتر اسلامی ممالک کے تبلیغی ادارے افریقہ میں عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی روک تھام کے لئے قرآن پاک کے ترجمے شائع کر رہے ہیں۔

Marfat.com

مغربی زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم

بارھویں صدی عیسوی میں پہلی مرتبہ قرآن پاک کا ترجمہ یورپ کی ایک زبان لاطینی زبان میں ہوا۔ اس ترجمہ کا خیال پطرس تراکیس کے دل میں پیدا ہوا۔ یہ راہب کلونی کا رہنے والا تھا۔ اس کا انتقال ۱۱۵۷ء میں ہوا۔ اس ترجمہ کی تکمیل میں ترابلس کے ساتھ ایک انگریز رابرٹ آف ریٹینیا (ROBERT OF RATINA) اور ایک جرمن ہرمن آف ڈالمیشیا (HERMAN OF DALMATIA) بھی شریک کار تھے۔ یہ ترجمہ اگرچہ ۱۱۴۳ء میں مکمل ہو گیا تھا مگر چار سو برس تک اسے شائع کرنے کی جرأت نہ ہوئی بلکہ اس کو کلونی کی خانقاہ میں چھپا کر رکھا گیا۔ تا آنکہ ۱۵۴۳ء میں اسے تھیوڈر بیبل انڈر (THEODOR BIBLI (INDER) نے باسل (سوئٹزرلینڈ) سے شائع کیا۔ یہی ترجمہ بعد ازاں تین مختلف زبانوں اطالوی، جرمن اور ڈچ میں شائع ہوا۔

۱۶۹۸ء میں فادر لیوس مراکشی نے چالیس برس کی جان فشانی اور محنت کے بعد اٹلی کے ایک مقام "پدوا" سے شائع کیا۔ یہ شخص مراکش کے پوپ

Marfat.com

انوسنٹ یازدھم کا معتمد رفیق تھا اور اسلام کے خلاف انتہائی تعصب رکھتا ہے چنانچہ اس نے اپنے ترجمہ قرآن پر تردیدی حاشئے بھی لکھے۔ فادر لیوس نے اس ترجمہ کے حواشی میں مارٹن لوتھر پر بھی جا بجا سخت تنقید کی ہے جس نے ترابلیس کے ترجمہ قرآن کو جرمن زبان میں منتقل کیا تھا۔ قرآن پاک کا لاطینی زبان میں ایک اور ترجمہ جسٹس فریڈرکس فیرورپ (FERWERP) نے ۱۷۶۸ء میں شائع کیا۔

ایم برنڈ یوڈوراٹر نے ۱۸۴۳ء میں جبکہ وہ مصر میں فرانس کا قونصل جنرل تھا فرانسیسی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ پیرس سے شائع کیا۔ جی پاتھر نے ۱۸۵۲ء میں پیرس سے فرانسیسی زبان میں قرآن پاک کا ایک ترجمہ شائع کرایا تھا۔

۱۹۲۲ء میں حکومت فرانس کے ایما پر مشہور مستشرق ڈاکٹر مولیس نے قرآن پاک کا ایک ترجمہ شائع کیا۔ ایک اور ترجمہ "لی قرآن" کے نام سے بھی فرانسیسی زبان میں شائع ہوا

پیٹر ذمارکر نے لاطینی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا۔ اس نے اس ترجمہ کے لیئے مارٹن لوتھر کی طرح اندلس کا سفر کیا۔ عربی زبان سے واقفیت بہم پہنچائی اس نے ترجمہ کے دیباچہ کے طور پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا اجمالی خاکہ بھی پیش کیا۔ قرآن پاک کے دیگر فرانسیسی تراجم میں موسیو

Marfat.com

سیلواری نے ۱۷۵۲ء میں موسیو گارسن ڈی ٹاسس (SORSIN DETOCY) نے ۱۸۲۹ء اور کازمیرسکی (KASEMRESKY) نے ۱۸۴۰ء میں جو ترجمے شائع کئے وہ بھی قابل ذکر ہیں ۔[۱]

انگریزی زبان میں قرآن پاک کا اولین ترجمہ جارج سیل (GEORGE SALE) نے کیا ۔ یہ شخص کئی زبانوں کا ماہر تھا اور اسے عربی میں بھی خاصی دستگاہ حاصل تھی ۔ اس نے اپنے ترجمہ میں قرآن پاک کے مغربی زبانوں میں شائع ہونے والے تراجم پر جو تنقیدیں لکھی ہیں ان سے اس کی وسعت علمی کا اندازہ ہوتا ہے ۔ جارج سیل کا ترجمہ ۱۷۳۴ء میں شائع ہوا ۔ اگرچہ اس سے پہلے ۱۶۴۹ء میں ایک انگریز الیگزنڈر راس نے بھی قرآن پاک کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا مگر وہ خود عربی سے نابلد محض تھا اور اس نے ڈوریائر کے فرانسیسی ترجمہ کو انگریزی کا جامہ پہنایا مگر فرانسیسی میں بھی اسے معمولی شد بد تھی اس لئے اس کا ترجمہ نقائص سے بھرا ہوا ہے اور قطعاً قابل اعتنا نہیں ۔

---

[۱] ہم نے اس سلسلہ کی تمام معلومات مصر کے مشہور ادیب جرجی زیدان کی کتاب "تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ" سے حاصل کی ہیں ۔ اس کے علاوہ "تاریخ القرآن" سے بھی استفادہ کیا گیا ہے ، جسے حجاز کے مشہور خطاط اور نامور عالم محمد طاہر بن عبدالقادر کردی نے تالیف کیا ۔

Marfat.com

ریورنڈ راڈویل[1] نے نزول سورۃ کی ترتیب کو ملحوظ رکھ کر ۱۸۶۱ء میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا۔ مشرق و مغرب کی تمام زبانوں میں اپنی نوعیت کا یہ منفرد ترجمہ تھا جس میں ترتیب کی عام روش سے ہٹ کر ترتیب نزول سورۃ کی رعایت رکھی گئی۔ قرآن پاک کا ایک اور انگریزی ترجمہ ایڈورڈ ہنری پامر (EDWARD HENRY PALMER) نے "مشرق کی کتب مقدسہ" کے سلسلہ میں ۱۸۸۰ء میں شائع کیا۔ اس نے شروع میں ایک مقدمہ بھی تحریر کیا۔

قرآن پاک کا ایک اور انگریزی ترجمہ ۱۸۹۳ء میں سیرامیور سے شائع ہوا۔ اس کے بارے میں مفصل معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ صرف "انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس" میں اس کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ بھی کسی انگریز غیر مسلم کے رشحات قلم کا نتیجہ تھا۔ ۱۹۰۵ء میں ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خاں نے قرآن پاک کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔ یہ پہلا انگریزی ترجمہ ہے جو ایک مسلمان نے کیا۔ ۱۹۱۱ء میں اصغر اینڈ کمپنی الہ آباد نے مرزا ابوالفضل کے انگریزی ترجمہ کو شائع کیا۔ اس ترجمہ کی خوبی عبارت اور حسن ادا کی تعریف بعض انگریز پادریوں نے کی جن میں مشہور دشمن اسلام "زویمر" بھی شامل

---

[1] : REV J.M. RODWELL M.A ۔ ۱۳ دسمبر سی۔پی میں ایک اہم شہر

ہے کیا ہے۔

قرآن پاک کا ایک انگریزی ترجمہ ۱۹۵۱ء میں قادیان میں شائع ہونا شروع ہوا۔ اس ترجمہ کا پہلا پارہ مدراس کے ایڈیسن پریس میں طبع ہوا لیکن ناکام رہا۔ ۱۹۷۱ء میں مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کے امیر مولوی محمد علی ایم۔ اے نے قرآن پاک کا ترجمہ شائع کیا۔ یہ انگلینڈ میں کرم شم پریس ووکنگ میں طبع ہوا۔ اس ترجمہ کے ساتھ تفسیر بھی انگریزی زبان میں دی گئی ہے۔ شروع میں قرآن کی تعلیم کے بارے میں ایک مبسوط اور طویل دیباچہ بھی موجود ہے لیکن اس تفسیر میں مولوی محمد علی نے اپنے پیشوا مرزا غلام احمد کی طرح کئی جگہ دجل سے کام لیا ہے۔

علامہ شبلی نعمانی کی تحریک پر نواب عماد الملک بہادر نے بھی قرآن پاک کے انگریزی ترجمہ کا آغاز کیا مگر یہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ نواب عماد الملک بلگرامی کا ترجمہ نہایت فصیح و بلیغ انگریزی میں تھا اور اگر یہ مکمل ہو جاتا تو نو بڑی معرکہ کی چیز ہوتا۔ ۱۹۱۹ء میں مرزا حیرت دہلوی جو کرزن گزٹ کے ایڈیٹر تھے اس ترجمہ و تفسیر کو قدیم رنگ میں ترتیب دیا جس سے تجدد پسند ورل کی تشفی ممکن نہیں تھی تاہم ان کی کاوش اپنی جگہ قابل تحسین ہے۔

مسٹر مارماڈیوک پکتھال نے ۱۹۲۴ء میں قرآن پاک کے انگریزی ترجمہ کا آغاز کیا اور ۱۹۳۰ء میں یہ ترجمہ بیک وقت امریکہ اور یورپ میں شائع

Marfat.com

ہوا۔ اس ترجمہ کو علمار ازہر اور دیگر نامور مسلمان اہل علم کی تائید و تقریظ حاصل تھی اور انگریزی تراجم میں اس ترجمہ کو استناد کا درجہ حاصل ہے۔ ترجمہ کے ساتھ ساتھ تفسیری نوٹ بھی دیئے گئے ہیں، جس سے اس کی افادیت بھی کافی بڑھ گئی ہے۔

علامہ عبداللہ یوسف علی نے بھی قرآن پاک کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا اس کا پہلا پارہ ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا اور مکمل قرآن پاک ۱۹۳۸ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ اس ترجمہ کی خصوصیت اس کی آسان زبان اور اس کی تفسیر کا عام فہم اور مدلل ہونا ہے۔

قرآن پاک کا انگریزی ترجمہ اور اس کی تفسیر مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے بھی لکھی ہے جو تاج کمپنی کے زیر اہتمام شائع ہو رہی ہے۔ مولانا دریا آبادی کی اس تفسیر کا رنگ ان کی تفسیر کی طرح معاندین اسلام کی ریشہ دوانیوں اور ان کے اعتراضات کے دفعیہ پر مبنی ہے اور جدید ذہنوں کے لئے اس میں تشفی کا کافی کچھ سامان موجود ہے۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن کا انگریزی ترجمہ عنقریب شائع ہو گا۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی تفسیر ترجمان القرآن کا انگریزی ترجمہ بھی پہلی جلد تک شائع ہو چکا ہے۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم بالخصوص یورپ کی زبانوں میں قرآن پاک کے مطالب و معانی کی توضیح کا ایک

Marfat.com

ظاہر و باہر فائدہ یہ ہوا کہ اسلام و پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف پھیلائی ہوئی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گیا اور متعصب عیسائیوں نے بھی یہ محسوس کیا کہ قرآن پاک کی زبان وحی و الہام کی زبان ہے اور اس کا انداز تخاطب واقعتاً آسمانی ہے لہٰذا مشہور جرمن فلسفی گوئٹے (GOETHE) نے بھی کچھ غلط نہ کہا تھا۔

"جوں جوں ہم اس کتاب (قرآن) کے معانی و مطالب سے آگاہ ہوتے چلے جاتے ہیں، اسی قدر وہ ہم سے دور ہوتی چلی جاتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ وہ ہمارے تصور سے کہیں زیادہ بلند پایہ نظر آتی ہے۔ وہ بتدریج فریفتہ کرتی ہے، پھر متعجب کرتی ہے، پھر ایک حیران کن مسرت پیدا کرتی ہے اور بالآخر انسان مجبور ہو جاتا ہے کہ اس کی عظمت کے سامنے جھک جائے اس طرح یہ کتاب ہر ایک کے دل میں اترتی چلی جاتی ہے"[1]

ڈچ زبان میں قرآن پاک کا پہلا ترجمہ ہمبرگ سے ۱۶۴۱ء میں "دعرلیش القرآن" کے نام سے شائع ہوا۔ یہ دراصل شویگر کے جرمن ترجمہ کا ترجمہ ہے ۱۶۵۸ء میں جے ایچ گلیس میکر نے لیڈن سے ڈچ زبان میں ایک ترجمہ قرآن شائع کیا۔ یہ بھی ڈو ہائر کے ترجمہ کا چربہ تھا۔

---

[1] پیام امن صفحہ ۱۵۴: پیغمبر اور بیت المقدس مصنفہ محمد عمر الٰہی۔

Marfat.com

ڈیلفٹ (ہالینڈ) کے اسلامیات کے پروفیسر ڈاکٹر کیزر نے بھی ۱۸۶۰ء میں ایک ترجمہ قرآن پاک ڈچ زبان میں ہارلم سے شائع کیا۔ ڈاکٹر ڈی کیسر نے جارج سیل کے انگریزی ترجمہ کو ڈچ زبان میں منتقل کیا اور آج کل یہی ترجمہ ہالینڈ میں متداول ہے۔

۱۹۳۰ء میں ایک اور ترجمہ ہیگ کے ایک مسلمان عالم نے ڈچ زبان میں کیا۔ یہ ترجمہ باقی تمام ترجموں (ڈچ زبان میں) سے بہتر ہے۔

جرمن زبان میں مارٹن لوتھر کے علاوہ سی بوائسن (C. BOYSON) نے ۱۷۷۳ء میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا۔ اس سے قبل ۱۷۷۲ء میں فریڈرک میگرلین نے بھی جرمن زبان میں شائع کیا۔ ۱۸۵۳ء میں المان (ULLMANN) نامی ایک مستشرق نے جرمنی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا۔ ہمنگ اور گرکیل نے بھی جرمن زبان میں قرآن پاک کے تراجم کئے۔ شویگر نے بھی جرمن میں قرآن پاک کا ترجمہ نورنبرگ سے شائع کیا۔

تھیوڈور آرنلڈ (THEODORE ARNOLD) نے ۱۷۴۶ء میں جارج سیل کے انگریزی ترجمہ کو جرمن زبان میں منتقل کیا۔

ایچ۔ ایل فلیشر (H.L. FLEASHER) نے جو عربی کا زبردست عالم تھا قرآن پاک کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا لیکن یہ چھپ نہ سکا۔

فریڈرک رکرٹ (FREDRICH RAKART) نے قرآن پاک کے

Marfat.com

بعض اجزا کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا تھا۔ ان کو آگسٹ ملر (AUGUST MULLER) نے ۱۸۸۸ء میں طبع کرایا۔

ایم کلامراتھ نے پچاس سورتوں کا ترجمہ ۱۸۹۰ء میں ہمبرگ سے شائع کیا۔ اس کا نام اس نے جرمن زبان میں "ڈائی نوٹزاک الستٹن سورن" رکھا

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہوری مرزائی) نے جرمن زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ برلن سے ۱۹۳۸ء میں شائع کیا۔

قرآن مقدسہ کا اولین ترجمہ روسی زبان میں ۱۷۷۶ء میں سینٹ پیٹرزبرگ سے شائع ہوا۔

اٹلی کی زبان میں "آندریا ارادی بین" (ANDRIA ARRAOIBANE) نے وینس سے ۱۵۴۷ء میں شائع کرایا۔ یہ ترجمہ پیلی اینڈرے کے لاطینی ترجمہ سے ماخوذ تھا۔ اٹلی کی زبان میں ایک اور ترجمہ قرآن رائل ٹیکنیکل سکول آف میلانو کے پروفیسر اکولیوفر کاسی نے ۱۹۱۴ء میں شائع کیا۔ اس کے دیباچہ میں اس نے قرآن پاک کے مضامین اور اس کے تراجم پر سیر حاصل بحث کی۔

پندرھویں صدی عیسوی میں جان اینڈریر نے لیشپ بارسلونا اور ارگون

سلہ تاریخ مذاہب کا مصنف۔ مولانا آزاد نے الوکیل ۱۹۰۷ء میں اس کا ذکر محرم کی بدعات کے سلسلہ میں کیا۔

Marfat.com

کے حکم سے قرآن پاک کا ارگوانی ترجمہ کیا اور اس کی تفسیر بھی لکھی۔ یہ شخص پہلے مسلمان تھا پھر اندلس جاکر عیسائی بن گیا۔ اس نے بعض کتب حدیث کا بھی ترجمہ کیا۔ ۱۷۱۹ء میں پروشیا کے ایک درویش بیٹوبیا لکولوکھتو نے جو پروٹسٹنٹ کا رہنے والا تھا قرآن پاک کا ایک ایڈیشن برلن میں چھاپا جس میں عربی کے علاوہ فارسی، ترکی لاطینی ترجمہ بھی تھا۔ یہ ایڈیشن اب نایاب ہے۔

قرآن پاک کا ایک عربی نسخہ ایلگزنڈر پیگننی (ALEGANDR PAGNANY) نے وینس سے ۱۵۳۰ء میں شائع کیا۔ یہ نسخہ پوپ کے حکم سے جلا دیا گیا اور اس کی کوئی نقل موجود نہیں ہے۔

فریڈرک دوم جو چھٹی صلیبی جنگ کا سپہ سالار تھا عربی میں پوری طرح ماہر تھا۔ اس کے عہد میں اٹلی کے کئی علم دوست امراء نے مشرقی اور عربی کتابوں کی طباعت شروع کی سمندر کے کنارے رانو شہر میں پہلا مطبع قائم کیا گیا ۱۶۲۴ء میں اس میں قرآن مجید اور عربی زبان کی متعدد طبی اور علمی کتابیں چھاپی گئیں۔

زار روس کی بیگم کیتھرائن دوم (CATHERENE II) نے اپنے خرچ سے ۱۷۸۷ء میں سینٹ پیٹرز برگ سے چار جلدوں میں قرآن پاک شائع کروایا بعد میں مختلف وقتوں میں اس کے ایڈیشن بکثرت شائع ہوئے۔

قرآن پاک کا ایک عربی ایڈیشن جی فلوگل (G. FLUGEL) (مولانا

آزاد نے بکثرت ترجمان القرآن کے دیباچہ میں اسکا ذکر کیا ہے۔ جیل میں اس کے پاس یہی قرآن زیر مطالعہ تھا) نے لیپزگ سے ۱۸۳۴ء میں شائع کیا۔ اس میں اس نے قرآن پاک پر تنقید بھی کی۔ اس قرآن کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ جی فلوگل نے اس قرآن پاک کے ساتھ قرآنی الفاظ کی ایک فہرست بھی شائع کی جس سے ہر آیت کو قرآن پاک میں سے بہ آسانی تلاش کیا جا سکتا ہے۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جی فلوگل کا یہ کارنامہ اپنی نوعیت کا منفرد کارنامہ ہے لیکن جی فلوگل سے کم و بیش ڈیڑھ سو برس پہلے عہد عالمگیر کے ایک عالم مصطفےٰ خاں بن محمد سعید افغانی نے "نجوم الفرقان" کے نام سے اس قسم کی ایک فہرست تیار کی تھی۔ اس فہرست کے ذریعے بھی قرآن پاک کے ہر لفظ کا محل وقوع بڑی آسانی سے معلوم ہو سکتا تھا۔

Marfat.com

عربی زبان میں

قرآن پاک کے تراجم اور تفسیریں

قرآن مقدس عربی زبان وادب کا شاہکار ہے۔ اس کی فصاحت وبلاغت اس کا دلکش اسلوب بیان، اس کا دلچسپ بیان استدلال، اس کی جامعیت اور اس کے علوم ومعارف پر بے شمار کتابیں عربی میں لکھی گئی ہیں۔

قرآن کی اوّلین تفسیر تفسیر طبری ہے جسے محمد بن جریر الطبری نے تیسری صدی ہجری میں مرتب کیا۔ طبری بحیثیت مورخ محدث کے شہرہ آفاق ہے۔ اس نے تیس جلدوں میں قرآن پاک کے معارف پر سیر حاصل بحث کی ہے اور احادیث نبوی اور اقوال صحابہ سے بھی تفسیر قرآن کے سلسلہ میں استفادہ کیا ہے۔ طبری کی ولادت ۲۲۴ھ میں ہوئی۔

قرطبی کی تفسیر اگرچہ نایاب ہے مگر اس کے اقتباسات بعض دوسری کتب تفسیر میں ملتے ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اپنے دور کا نامور مفسر تھا۔ امام فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر بھی اپنی نوعیت کی بہت جامع تفسیر ہے اور اس میں امام رازی نے قرآنی آیات کی توجیہات کے

Marfat.com

لئے متعدد روائتیں اور مختلف طرق استدلال پیش کئے۔ اگرچہ روایت پرست حلقوں میں اس تفسیر کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ وہ کل شیئی فیہ الا التفسیر (اس میں سب کچھ ہے بجز تفسیر کے) مقصد یہ کہ قرآن کے معانی اور مطالب کا حصہ اس تفسیر میں بہت کم ہے۔ زیادہ تر امام رازی کی فلسفیانہ موشگافیوں اور دور از کار تاویلوں کی اس میں بھرمار ہے۔ لیکن یہ رائے مبنی بر حقیقت نہیں ہے۔ امام رازی کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے اس قرآن پاک کی کسی آیت کے تمام پہلوؤں پر آراء افکار معاصرین و متقدمین کے یکجا کر دیئے ہیں اور ساتھ اپنی رائے بھی پیش کی ہے مگر کسی ایک قول کو ترجیح یا اس کی تردید کا شغل اختیار نہیں کیا۔

عربی میں قرآن پاک کی جو تفاسیر لکھی گئیں ان میں ایک بات بہت کھٹکتی ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے اسرائیلیات یعنی ایسی روائتوں کو جو یہودیوں کی ذہنی اختراع ہیں یا جن کا تعلق ان کے اساطیری اور افسانوی قصوں سے بلا تامل اپنی کتابوں میں نقل کر دیا ہے اور اس میں محدثین کے اصول روایت کی پابندی نہیں کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بیشتر کتب تفسیر الف لیلوی داستانوں کا مجموعہ بن کر رہ گئی ہیں۔

تفسیر ابن کثیر میں روایات کی کثرت ہے مگر اس میں بھی اسرائیلیات موجود ہیں۔ اس طرح خازن میں بھی بے سر و پا روائتوں کا طومار باندھا

Marfat.com

گیا ہے۔ ایک مشہور مقولہ ہے کہ "اصح کتب التفسیر تفسیر خازن الا ان نصفہ تاویل باطلہ" (تفسیر کی کتابوں میں سب سے مستند تفسیر تفسیر خازن ہے مگر اس کا آدھا حصہ لایعنی اور بے سروپا باتوں پر مشتمل ہے۔)

عربی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ وہ ہے جو تفسیر جلالین کے نام سے مشہور ہے اور جسے جلال الدین سیوطی اور جلال الدین زوانی نے مرتب کیا ہے۔ اس میں قرآن پاک کے مشکل الفاظ کا نسبتاً سہل زبان میں مفہوم بیان کیا گیا ہے اور ساتھ ہی کہیں کہیں تشریح بھی کی گئی ہے

تفسیر بیضاوی میں قرآن پاک کی تفسیر میں صرف و نحو کے اصول و مبادی کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور زیادہ زور ترکیب نحوی پر دیا گیا ہے۔ اگرچہ اس میں روایت و درایت دونوں کی رعایت بھی کسی حد تک ملحوظ رکھی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ یورپ میں بھی فلیشر نے اس کو اپنے دیباچہ کے ساتھ شائع کیا اور اس کی افادیت کو تسلیم کیا۔

اورنگ زیب کے استاد ملا جیون نے تفسیر احمدی کے نام سے ایک تفسیر قرآن پاک کی لکھی ہے۔ اس میں کہیں کہیں علمی نکات و معارف بھی ہیں مگر زیادہ زور حسب سابق روایات پر ہے۔

خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی کے استاد مولانا محمد نے عربی زبان میں

Marfat.com

قرآن پاک کی ایک تفسیر مرتب کی۔ اس تفسیر میں انھوں نے یہ التزام کیا کہ قرآن پاک کی ہر آیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و عظمت کا اظہار کیا۔ اگرچہ یہ جذبہ اپنی جگہ قابل قدر ہے مگر اس سے قرآن کی تفسیر کا حقیقی مقصد فوت ہو گیا۔

تفسیر علقمہ[1] اور تفسیر ابن عباس رض کے نام سے بھی دو کتابیں الگ الگ تفسیری مضامین پر عہد قدیم میں مرتب کی گئیں۔ ایک اور تفسیر تفسیر مسعودی کے نام سے بھی معرض وجود میں آئی۔

عربی زبان کی معرکہ آرا اور اعجوبہ روزگار تفسیر وہ ہے جسے اکبر اعظم کے نورتن فیضی[2] نے مرتب کیا۔ فیضی ملک الشعرا تھا اور علم و فضل میں یگانہ روزگار۔ اس نے "سواطع الالہام" کے نام سے ایک ضخیم تفسیر تالیف کی اور اس میں یہ التزام کیا کہ پوری تفسیر میں کہیں بھی کوئی نقطہ والا حرف نہیں لایا اور کمال یہ ہے کہ اس صفت کے باوجود کتاب سہل ممتنع کا ایک شاہکار نظر آتی ہے

نمبر ۱۔ امام ابو حنیفہ رح کے اساتذہ میں سے تھے۔

نمبر ۲۔ فیضی۔ شیخ مبارک کا بیٹا تھا۔ علوم عربیہ و فارسیہ میں یکتا اور منفرد تھا۔ اکبر کے مقربین بارگاہ میں سے تھا۔ صاحب دل اور صاحب ذوق شخص تھا سنسکرت اور ہندی میں بھی ماہر تھا۔ ناگور میں دسویں صدی ہجری میں پیدا ہوا۔

Marfat.com

اور یہ محسوس نہیں ہوتا کہ کہیں آورد کا بھی اس میں دخل ہے اور کہیں لفظی و معنوی ثقالت بھی ہرگز اس میں موجود نہیں۔ دیباچہ میں فیضی نے کیا خوب لکھا ہے

العلوم کلها صداع
الا علم کلام الله و
کلام الله لا عدلما مده
ولا حد لمکارمه ولا حصر
لرسومه ولا احصار
لعلومه و ما علم علومه
کلام الله کلها احد الا
الله و رسوله و اولو
العلم ما علموا الا عدادا۔

تمام علوم دردسر ہیں۔ اللہ کی کلام کے علم کے سوا کوئی علم نہیں ہے اور اللہ کے کلام کا علم وہ ہے کہ جس میں خوبیوں کی کوئی حد نہیں جس کے محاسن کا کچھ شمار نہیں جس کی تعریف احاطہ تحریر میں نہیں آسکتی جس کے علوم کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا اور کوئی شخص نہیں ہے جو اللہ کی کلام کے علوم پر حاوی ہو سکے۔ بجز ذات خداوندی کے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ جہاں تک اہل علم کا تعلق ہے انہیں تو قرآن پاک کے علوم سے بہت کم حصہ دیا گیا ہے۔

عربی زبان میں قرآن پاک کی ایک تفسیر قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری کے نام سے لکھی ہے۔ قاضی صاحب موصوف فقہ حنفیہ کے زبردست عالم

Marfat.com

تھے اور تصوف میں مرزا مظہر جان جاناںؒ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

علامہ آلوسی[1] نے روح المعانی کے نام سے تفسیر قرآن لکھی ہے ۔ اس میں متقدمین کی تمام منتخب آراء بھی انہوں نے جمع کردی ہیں ساتھ ساتھ علمی نکات اور تشریح لغات بھی کی ہے اور احادیث و آثار سے بھی استفادہ کیا ہے ۔

مفردات امام راغب اصفہانی کے نام سے قرآن پاک کی ایک تفسیر لغاتی تشریح و تفسیر بھی خاصے معرکہ کی چیز ہے ۔ اس میں تمام الفاظ قرآنیہ کی تشریح و تفسیر بھی خاصے معرکہ کی چیز ہے اور قرآن فہمی کے سلسلہ میں اس کتاب کو کافی اہمیت حاصل ہے تفسیر جلالین کی طرز پر ایک قدیم تفسیر مدارک التنزیل ہے جس میں اختصار بھی ہے اور جامعیت بھی ۔ علامہ جار اللہ زمخشری نے بھی جو پانچویں صدی ہجری کے نامور عالم تھے تفسیر کشاف لکھی لیکن چونکہ ان پر معتزلہ کے خیالات کی چھاپ تھی اس لئے باوجودیکہ بڑی عالمانہ تفسیر تھی مسلمان قوم کی روایت پرستی کی نذر ہوگئی اور مقبول عامہ کی سند حاصل نہ کرسکی ۔

زمانہ قریب میں مصر کے ایک نامور عالم علامہ طنطاوی نے جن کا ابھی حال ہی میں انتقال ہوا ہے قرآن پاک کی ایک تفسیر سائنٹیفک انداز میں کی ہے

نمبر ۱ ۔ علامہ محمود الوسی بغداد کے زبردست عالم تھے ان کا انتقال ۱۲۷۰ھ میں ہوا

Marfat.com

چھبیس جلدوں میں قرآن مقدس کی یہ تفسیر ان تمام علوم و معارف پر محیط ہے جو اس کے سائنسی ارتقا سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ علامہ طنطاوی نے اس تفسیر میں یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن مقدس تمام قدیم و جدید علوم کا سرچشمہ اور تمام سائنسی علوم و معارف کا منبع ہے اور بقول شاعر ؎

جمیع العلم فی القرآن لکن

تقاصر عنہ افہام الرجال

(تمام علوم قرآن میں منضبط ہیں مگر لوگوں کی عقلوں کی آج تک رسائی نہیں ہو سکی)

علم حیوانات ہو یا علم نباتات، علم فلکیات و ہیئت ہو یا علم طبقات الارض۔ علوم الہیہ ہوں یا علم اکتشافات، علوم عمرانیہ ہوں یا علم اقتصاد و معیشت آداب سیاست ہوں یا اصول تجارت۔ علم الآثار ہو یا علم الاخبار علامہ طنطاوی نے ثابت کیا ہے کہ یہ تمام علوم قرآن پاک میں بکھرے ہوئے ہیں اور جو لوگ معانی و مطالب کے غواص ہیں وہ ان سے کما حقہ استفادہ کر سکتے ہیں۔

وحدۃ الوجود کے نظریہ کے موجد شیخ محی الدین ابن عربی نے نصف القرآن یعنی سورہ کہف تک کی تفسیر ۶۰ جلدوں میں لکھی[1]۔ اسی طرح صاحب ہدایہ کے استاد نے ایک تفسیر لکھی جو ہزار مجلدات پر مشتمل تھی[2]۔

---

[1] الشہاب الثاقب مولانا حسین احمد مدنی [2] حل مشکلات القرآن مصنفہ علامہ انور شاہ کاشمیری

ملا حسین واعظ کاشفی جن کا ذکر پہلے آچکا ہے انہوں نے صرف سورۂ فاتحہ کی تفسیر پانچسو صفحات میں کی اور اس کا نام اسرار الفاتحہ رکھا۔ علامہ انور شاہ کاشمیری محدث نے مشکلات القرآن کے موضوع پر حل مشکلات القرآن لکھی ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار عربی، فارسی اور اردو اور دیگر مشرقی اور مغربی زبانوں کے مصنفین نے علوم قرآن پر مختلف پیرایوں میں متعدد کتابیں تصنیف کیں۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق قرآن پاک کے مطالب و معانی پر صرف عربی میں چھ ہزار سے زیادہ کتابیں تصنیف کی گئیں جن میں سے بیشتر دستبرد زمانہ کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ عربی کے علاوہ صرف اردو زبان میں مختلف زاویوں سے قرآن پاک کے ایک ایک پہلو پر جو کتابیں پچھلے دو سو برس میں آج تک لکھی گئی ہیں ان کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے۔ اس پر بھی یہ دعوےٰ ہرگز نہیں کیا جا سکتا کہ تمام قرآنی مضامین و مطالب و معانی کا احاطہ کیا جا سکا ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گل چین نگاہ تو ز داماں گلہ دارد

Marfat.com

تفسیر قرآن کے سلسلہ میں

ایک بنیادی نکتہ

علماء و مفسرین نے تفسیر قرآن کے فن تک رسائی حاصل کرنے کے لئے کم از کم پندرہ علوم پر حاوی ہونے کی شرط عاید کی ہے کہ اس کے بغیر قرآن پاک کے معارف و حقائق سے کماحقہ استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔

۱۔ پہلے نمبر پر عربی لغت سے واقفیت ہونا ضروری ہے۔ عربی زبان کی ساخت اس کے امثال، اس کے روزمرہ، اس کے محاورے، اس کی کہاوتیں، اس کے اسلوب بیان اور انداز گفتگو سے مفسر کو بخوبی واقف ہونا چاہیئے۔

۲۔ عربی نحو سے واقف ہو اور اعراب کے تغیر و تبدل کا پورا علم رکھتا ہو۔

۳۔ عربی زبان کی گرامر سے واقف ہو اور فعل کے مختلف صیغوں سے واقف ہو

۴۔ الفاظ کے اشتقاق سے بھی پوری طرح واقف ہو کہ ہر لفظ کے مختلف مادوں پر اس کی نظر ہو۔

۵۔ علم معانی سے واقف ہو اور معانی کے اعتبار سے کلام کی ترکیب میں

Marfat.com

جو ردو بدل ہوتا ہے اس کا علم رکھتا ہو۔

۶۔ علم بیان سے پوری طرح واقف ہو تاکہ الفاظ کے حقیقی و مجازی معنوں اور تشبیہہ و کنایہ و استفادہ کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو۔

۷۔ علم بدیع کا رمز آشنا ہو اور کلام میں خوبی حسن و ادا کے تمام طریقوں کو اچھی طرح جانتا ہو۔

۸۔ علم قرائت پر اس کی نظر وسیع ہو اور قرار کی مختلف روایتوں سے بخوبی واقف ہو۔

۹۔ علم عقائد کی واقفیت بھی ضروری ہے۔

۱۰۔ اصول فقہ کے مبادیات کو خوب سمجھتا ہو۔

۱۱۔ فقہ سے بھی اچھی طرح واقف ہو اور فقہ کی تمام جزیات پر نظر رکھتا ہو تاکہ کلیات کا ادراک کر سکے۔

۱۲۔ ناسخ و منسوخ کی سمجھ بھی رکھتا ہو۔

۱۳۔ شان نزول اور اسباب نزول سے بھی واقف ہو۔

۱۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور صحابہ کے تفسیری اقوال بھی اس کی نگاہ میں ہوں۔

۱۵۔ عقل و فہم و شعور کی ان صلاحیتوں سے بہرہ ور ہو جن کے ذریعے ہر بات کی تہ تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے[1]۔

---

[1] کیمیائے سعادت امام غزالیؒ

Marfat.com

صحابہ کرام کے عہد میں حسب ذیل حضرات کو تفسیر قرآن پاک میں خصوصی امتیاز حاصل تھا۔

(۱)۔ حضرت علیؓ۔ (۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ (۳) حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ۔ (۴) حضرت عبداللہ ابن عباسؓ۔ (۵) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ (۶)۔ حضرت ابی بن کعبؓ۔

Marfat.com

قرآن مقدس کی تعلیمات

قرآن مقدس کو تمام آسمانی کتب میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ تمام انسانی معاملات میں خواہ ان کا تعلق اس کی انفرادی زندگی سے ہو یا اجتماعی زندگی سے صحیح راہنمائی کرتا ہے اور زندگی میں پیش آنے والے تمام مسائل پر ایک معتدل و متوازن رائے کا اظہار کرتا ہے اور یہ بات دعوے سے کہی جا سکتی ہے کہ قرآن کا نظام حیات اور اس کا پیش کردہ نظریہ زندگی ہر انسان کی فلاح و بہبود کا ضامن اور اس کی نجات دینوی اور اخروی کا کفیل ہے۔ قرآن ہمیں آداب سیاست بھی سکھاتا ہے اور آداب معیشت و اقتصاد بھی۔ وہ ہمیں دین کی تعلیم بھی دیتا ہے اور دنیا کی بھی۔ وہ معاشرہ کی ان قدروں کی طرف بھی انسان کی رہنمائی کرتا ہے جن سے انسانی سوسائٹی دائمی امن سے ہمکنار ہو سکتی ہے اور طبقاتی امتیازات کو ختم کرنے کے گر بھی سکھاتا ہے۔ مختصر یہ کہ وہ خود اس کے اپنے الفاظ میں

وانہ لکتاب عزیز ۔ وہ ایک ایسی زبردست اور

Marfat.com

لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید

کتاب ہے کہ جس پر باطل کسی راستے سے بھی حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک حکیم و دانشور اور سراپا تعریف و ستائش ہستی کی جانب سے نازل ہوا ہے۔

ایک ایسی کتاب ہے جو سراسر حق و صداقت پر مبنی ہے اور جس میں باطل کی آمیزش کی ادنیٰ گنجائش بھی نہیں۔

ایک نامور جرمن مستشرق لڈل کرسل نے اپنی کتاب "محمدؐ کا پیغام" [1] (DES LEBEN DES MUHAMMAD) میں قرآن پاک کے بارے میں جو کچھ لکھا وہ ہم محض اس لئے بطور استشہاد پیش کر رہے ہیں کہ اندازہ ہو کہ قرآن کی اس جامعیت کا اعتراف اس کے مخالفوں تک کو بھی ہے۔

ومليحة شهدت بها ضراتها ۔ والفضل ما شهدت به الاعداء

(وہ ایک ایسی خوبصورت عورت ہے کہ جس کے حسن کا اعتراف اس کی سوکنوں کو بھی ہے اور عظمت وہی ہے جس کا اعتراف دشمن کریں)

---

[1] مطبوعہ ۱۸۸۰ء بمقام لیپسہ۔

Marfat.com

لڈف کریل کہتا ہے

"قرآن پاک عقائد و اخلاق اور ان پر مبنی دستور کا ایسا مکمل ضابطہ پیش کرتا ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس میں ایک وسیع جمہوریہ کے تمام آئین و اصول موجود ہیں۔ اس میں رشد و ہدایت کی تعلیم بھی ہے عدل و انصاف کے آداب بھی مذکور ہیں۔ فوجی نظم و نسق، اقتصادی مسائل اور غربا کے بارے میں بھی محتاط قانون سازی کی گئی ہے اور ان سب اصول و مسائل کی بنیاد ذات باری کے تصور پر رکھی گئی ہے جس کے قبضہ قدرت میں انسانوں کی قسمتوں کی باگ ڈور ہے اور جو اقتدار اعلیٰ کا مظہر ہے"[1]

[1] آداب اللغتہ العربیہ لجرجی زیدان

Marfat.com

قرآنی نظامِ سیاست و حکومت

(۱) - اقتدار اعلیٰ صرف اللہ کی ذات کے لئے مخصوص ہے (ان الحکم الا للہ یوسف) حکومت و فرمانروائی کا حق صرف اللہ کو ہے (الا لہ الخلق والامر: اعراف) پیدا بھی وہی کرتا ہے اور فرمانروائی بھی اس کا حق ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکفرون (انعام) جو اللہ کے قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا وہ کافر ہے۔

(۲) اس اقتدار اعلیٰ کی نیابت و خلافت اللہ کے پیغمبر کو حاصل ہوئی. وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (نساء) ہم نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس کی بعثت کا مقصد یہ نہ ہو کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ دوسری جگہ فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے پیغمبر کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

(۳)۔ نظام حکومت شورائی ہے۔ وشاورھم فی الامر۔ معاملات ملکی میں مسلمانوں سے مشورہ کرو (آل عمران) وامرھم شوریٰ بینھم مسلمانوں کے

Marfat.com

سیاسی اور ملکی معاملات باہمی مشورے سے طے پاتے ہیں۔

(۴)۔ فرد واحد کی حکومت کا تصور اسلام میں نہیں ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (نساء) اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی جن کے ذمے حکومت چلانے کا کام ہے۔

یہاں یہ نکتہ قابل غور ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد امیر کی اطاعت کا حکم نہیں دیا کہ اس سے شخص اقتدار کا شبہ پیدا ہو سکتا تھا۔ اولی الامر کا لفظ استعمال کیا جو جمع کا صیغہ ہے اور جس کا مفہوم یہ ہے کہ ملکی نظام سیاست فرد کی بجائے جماعت کے سپرد ہونا چاہیے اور وہ اتفاق رائے سے معاملات طے کرے۔

(۵)۔ یہ اسرار اقتدار طریقہ کا انتخاب تمام امت کی صوابدید سے طے ہونا چاہیے اور امت کو صرف ایسے لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیے جو دینی اور دنیاوی دونوں نقطہ نگاہ سے اس اقتدار کے اہل ہوں۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا (سورہ نساء) اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم قومی ذمہ داریاں ان لوگوں کے سپرد کرو جو اس کے اہل ہوں۔

۶۔ نظام حکومت کی بنیاد عدل پر ہونی چاہیے۔ واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل (نساء) جب لوگوں کے درمیان

Marfat.com

فیصلہ کرو یا ان پر حکومت کرو تو عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرو

۷ ۔ عدل کا معاملہ رعایا کے ہر فرد سے یکساں ہونا چاہیئے ۔

ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الاّ تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ

کسی قوم کی دشمنی تمہیں شاہراہ عدل و انصاف سے منحرف نہ کر دے ہر حالت میں عدل و انصاف کا رویہ اختیار کرو کہ یہی تقویٰ سے قریب تر ہے

قرآنی تعزیرات (حدود اللہ)

۱۔ چور کا ہاتھ کاٹ دو۔ السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاءً بما کسبا نکالاً من اللہ۔ چور مرد ہوں یا عورت ان کا ہاتھ کاٹ دو۔ یہ ان کے عمل کی سزا ہے جو انہیں اللہ کی طرف سے ملی ہے

۲۔ ڈاکو، غنڈے اور معاشرہ میں فساد برپا کرنے والے اور اسلامی حکومت کے باغیوں کی سزا:۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم و ارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض (مائدہ) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں یا معاشرہ کو بگاڑتے ہیں اور فساد برپا کرتے ہیں انہیں یا تو قتل کر دیا جائے یا سولی پر لٹکا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں اس طرح کاٹے جائیں کہ ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں ہو۔ یا انہیں ملک بدر کر دیا جائے۔

۳۔ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ۔ (نور)

Marfat.com

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والی مرد دونوں کو سو سو کوڑے مارو

۵۔ پاکباز عورتوں پر تہمت لگانے والے :۔ والذین یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابدا

جو لوگ پاکباز عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور چار گواہ پیش نہیں کرتے تو انہیں اسی کوڑے مارو اور انہیں کبھی معتبر نہ سمجھو کہ ان کا اعتبار ہمیشہ کے لئے اٹھ گیا۔

۶۔ قتل کا بدلہ قتل :۔ کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ (البقرۃ)

۷۔ عضو کے بدلے میں عضو کا قانون نافذ ہے ۔ ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص ط

Marfat.com

قرآن کا نظامِ اقتصاد

(۱) ۔ اکتناز :- (CONCENTRATION OF MONEY) قطعی طور پر ناقابل معافی ہے ۔ [۵۱] والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی علیھا فی نار جہنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون (براءۃ)، جو لوگ سونا چاندی تجوریوں میں بند رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو ۔ جب اس نقد مال کو جہنم کی آگ میں تپا کر ان کی پیشانیوں ان کے پہلوؤں اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ تھا وہ سرمایہ جو تم نے جمع کر رکھا تھا اب اس کا لطف اٹھاؤ اور مزہ چکھو ۔

(۲) ۔ سود اور سودی کاروبار کی قطعی ممانعت ۔ [۵۲] یمحق اللہ الربٰوا ویربی الصدقات (بقرہ) اللہ سود کو ملیامیٹ کرنا چاہتا ہے اور صدقات میں برکت عطا فرماتا ہے ۔ [۵۳] فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ

Marfat.com

ورسولہ (البقرہ) اگر تم سودی کاروبار سے باز نہیں آؤ گے تو اللہ اور رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔

۳۔ دولت کو چند ہاتھوں میں مرتکز نہیں رہنا چاہیئے۔ (حشر)
دولت کو صرف دولت مندوں میں گردش نہیں کرتے رہنا چاہیئے۔

۴۔ سرمایہ دار طبقہ کے سرمایہ میں غریب و نادار برابر کے شریک ہیں۔
واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق فما الذین فضلوا برادی رزقہم علی ماملکت ایمانہم فہم فیہ سواء افبنعمۃ اللہ یجحدون (نحل)
اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق کے معاملہ میں فضیلت عطا فرمائی ہے۔ پھر جن لوگوں کو مالی برتری حاصل ہے وہ اپنے زیر دستوں پر وہ مال صرف کیوں نہیں کرتے حالانکہ ان کا اس میں برابر کا حصہ ہے۔ کیا یہ لوگ اس طرح اللہ کی ناشکری کرنا چاہتے ہیں۔ وفی اموالہم حق للسائل والمحروم (الذاریات) ان کے مال میں بھکاریوں اور ناداروں کا حق ہے

۵۔ مکاثرہ (FREE INTER PRIZE) کو اسلام ناپسند کرتا ہے
الہٰکم التکاثر حتی زرتم المقابر (التکاثر) تمہیں مال و دولت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کے جذبے نے اللہ کی طرف سے غافل کر دیا ہے اور تمہاری یہ غفلت مرتے دم تک قائم رہے گی۔

Marfat.com

قرآن کا نظامِ اخلاق

۱۔ اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا (اسرائیل) وعدے کو پورا کرو کہ اس کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

۲۔ ان جاءکم فاسق بنبإ فتبینوا۔ ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین (حجرات) اگر کوئی غیر ذمہ دار شخص کوئی خبر لے کر تمہارے پاس آئے تو خوب اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو کہیں تم جلد بازی میں کوئی ایسا قدم اٹھالو جس سے کسی کو نقصان پہنچ جائے اور تم کو شرمندگی اٹھانی پڑے۔ یعنی ہر سنی سنائی بات پر بغیر تحقیق کے یقین نہ کیا کرو۔

۳۔ کسی کا تمسخر نہ اڑاؤ۔ یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم (حجرات) ایمان والو کسی سے تمسخر و استہزا نہ کرو ممکن ہے وہ تم سے بہتر ہو۔

۴۔ ایک دوسرے پر کیچڑ مت اچھالو۔ ولا تلمزوا انفسکم (حجرات)

۵۔ کسی کی چڑ نہ بناؤ۔ کسی کا نام نہ بگاڑو۔ ولا تنابزوا بالالقاب (حجرات)

Marfat.com

۶۔ کسی کے بارے میں بدگمانی نہ کرو کہ یہ گناہ ہے ۔ اجتنبوا کثیرا من الظن
ان بعض الظن اثم (حجرات)

۷۔ دوسروں کے حالات کی کھود کرید نہ کرو ۔ ولا تجسسوا کسی کی ٹوہ نہ لگاؤ

۸۔ کسی کی غیبت نہ کرو کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے مرے ہوئے بھائی کا
گوشت کھانے لگو ۔ ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان
یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ (حجرات)

۹۔ سب انسان برابر ہیں بزرگی اسی کو حاصل ہے جو پرہیزگار ہوگا
ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (حجرات)

۱۰۔ چغل خوری، عیب جوئی اور حرص و بخل ناپسندیدہ باتیں ہیں ۔
ویل لکل ھمزۃ لمزۃ الذی جمع مالا و عددہ (ہمزہ)

۱۱۔ یتیم کی دل آزاری نہ کرو اور بھکاری کو دھتکارو نہیں ۔
اما الیتیم فلا تقھر و اما السائل فلا تنھر (الضحیٰ)

۱۲۔ صاف ستھرے رہو ۔ وثیابک فطھر (مدثر)

۱۳۔ ہمیشہ سچ بولو ۔ جھوٹ سے بچو ۔ قولوا قولا سدیدا (احزاب)
واجتنبوا قول الزور (حج)

۱۴۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرو ۔ ان سے قریبی تعلق رکھو ۔
وآت ذالقربیٰ حقہ (بنی اسرائیل)

Marfat.com

۱۵۔ زمین پر آہستگی سے چلو اور جاہلوں کو منہ نہ لگاؤ۔ یمشون علی الارض هونا و اذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما (فرقان)۔

۱۶۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ وبالوالدین احسانا (اسرائیل)

۱۷۔ مرد عورتوں کے سامنے اور عورتیں مردوں کے سامنے نگاہیں نیچی رکھیں قل للمومنین یغضوا من ابصارہم (نور) قل للمومنات (نور)

۱۸۔ اکڑ کر مت چلو۔ ولا تمش فی الارض مرحا (بنی اسرائیل)

۱۹۔ نہ حد سے زیادہ سنگ دل بنو نہ حد سے زیادہ نرم دل۔ نہ کنجوس بنو نہ فضول خرچ۔ ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا (اسرائیل)

۲۰۔ فضول خرچی ہرگز نہ کرو۔ کھانے پینے میں بھی اعتدال قائم رکھو۔ ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین (اسرائیل) کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین (الانعام)

۲۱۔ ضرورت کی عام اشیاء سے فائدہ اٹھانے پر کوئی روک ٹوک نہ لگاؤ۔ ویمنعون الماعون (ماعون)

۲۲۔ کاروباری لین دین میں لکھت پڑھت کر لیا کرو۔ اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ (بقرہ)

۲۳۔ جھوٹی گواہی مت دو۔ اپنوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو

Marfat.com

سچ بولو۔ لا یشہدون الزور (فرقان) کونوا قوامین بالقسط

...... ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین (نساء)

۲۴۔ لغویات سے پرہیز کرو۔ واذا مروا باللغو مروا کراما

۲۵۔ لوگوں سے بات چیت اچھے انداز میں کرو قولوا للناس حسنا

۲۶۔ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ وایای فارھبون (بقرہ)

۲۷۔ دنیا کمانے کی کوشش کرو اور رب سے اچھے سلوک سے پیش آؤ۔ ص ۴۲

۲۸۔ زیادہ چلا کر بات نہ کرو اور چال چلن میں میانہ روی اختیار کرو۔

واقصد فی مشیک واغضض من صوتک (لقمان)

۱۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی

سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی علیھا فی نار جہنم

فتکوی بہا جباھہم وظہورھم ھذا ما کنزتم تکنزون

۲۔ یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات

۳۔ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ

Marfat.com

قرآن کا نظام افکار و عقائد و اعمال

۱۔ اللہ کو ایک مانو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ واعلم انہ لا الٰہ الا اللہ (محمد) لا تشرک باللہ (لقمان)

۲۔ یقین رکھو کہ ایک دن تمہیں اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے خدا کے حضور کھڑا ہونا ہے ومن خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی

۳۔ فرشتے اللہ کے فرمانبردار بندے ہیں۔ عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون

۴۔ تمام انبیا پر ایمان لانا ضروری ہے لا نفرق بین احد من رسلہ

۵۔ مرنے کے بعد جی اٹھنا ایک امر واقعہ ہے۔ قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ (یٰسین)

۶۔ نماز پڑھنا دین کے بنیادی فرائض میں سے ہے۔
اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین (روم)

۷۔ اللہ کے راستے میں خیرات و صدقات ادا کرتے رہو۔

Marfat.com

وانفقوا فی سبیل اللہ (بقرہ)

۸۔ رمضان کے روزے رکھنا ضروری ہے۔

فمن شهد منكم الشهر فليصمه (بقرہ)

۹۔ حج فرض ہے ہر اس شخص پر جو کہ جانے کی طاقت رکھتا ہو۔

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا

۱۰۔ جہاد ضروری ہے۔ ہر دم جہاد کے لئے تیار رہو۔

وجاهدوا فی اللہ حق جهاده (حج)

۱۱۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ انما المومنون اخوة

۱۲۔ آپس میں جھگڑنے سے ہوا اکھڑتی ہے ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم

۱۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام ملحوظ رکھو۔

لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (حجرات)

۱۴۔ ہر پیغمبر انسان ہوتا ہے۔ محمد کریم صلعم بھی انسان ہیں۔

وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیهم (الاعراف)

۱۵۔ جو شخص بھی برائی کرے خواہ وہ کتنا بڑا انسان کیوں نہ ہو سزا کا

حق دار ہے۔ من یعمل سوء یجز به

۱۶۔ پیغمبر اللہ کا برگزیدہ اور معصوم ہوتا ہے۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالته.

۱۷۔ حضورؐ کے صحابہ قابل تکریم ہیں۔ رضی اللہ عنهم ورضوا عنه (براءہ)

Marfat.com

۱۸۔ کوئی کسی کے جرم کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ ہر شخص اپنے عمل کا ذمہ دار ہے۔ لا تزر وازرۃ وزر اخری (بنی اسرائیل)

۱۹۔ انسان کو اس کی کوششوں کا ثمرہ مل کر رہتا ہے۔

لیس للانسان الا ما سعیٰ (والنجم)

۲۰۔ انسان تقدیر الٰہی کا پابند ہے۔

وما تشاءون الا ان یشاء اللہ (دہر)

Marfat.com

حفاظ قرآن

قرآن مقدس کے حفاظ و قراء حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کم و بیش ۲۸ تھے۔ ان میں سے ۲۱ مہاجر تھے جن میں سے چار مستورات و صحابیات تھیں۔ ان مہاجرین و مہاجرات کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ۔ حضرت عمر فاروق رضؓ۔ حضرت عثمان غنی رضؓ حضرت علی رضؓ۔ حضرت طلحہ رضؓ۔ حضرت سعد رضؓ۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضؓ۔ حضرت حذیفہ رضؓ۔ حضرت سالم مولی ابی حذیفہ رضؓ۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ حضرت عبداللہ ابن عمر رضؓ۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضؓ۔ حضرت عمرو بن العاص رضؓ اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضؓ حضرت امیر معاویہ رضؓ۔ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضؓ۔ حضرت عبداللہ بن سائب۔

مستورات میں: ۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ۔ حضرت ام المومنین حفصہ بنت عمر رضؓ۔ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضؓ۔ حضرت ام ورقہ رضؓ

Marfat.com

انصار صحابہ میں :۔ حضرت زید بن ثابتؓ۔ حضرت معاذ بن جبلؓ۔ حضرت ابی بن کعبؓ۔ حضرت ابو الدرداءؓ۔ حضرت مجمع بن حارثہؓ حضرت انس بن مالکؓ۔ حضرت ابو زید انصاریؓ [1]

ایک روایت میں ہے کہ مدینۃ المنورہ کے قبیلہ خزرج میں قرآن پاک کے چار حافظ تھے اور قبیلہ خزرج کے لوگ اس بنا پر قبیلہ اوس کے لوگوں پر فخر کیا کرتے تھے [2]

احادیث نبوی میں حفظ قرآن کے بے شمار خصائل آئے ہیں اور قرآن پاک کے حافظوں کے مراتب عالیہ کا بھی بکثرت ذکر حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "من حفظ القرآن وعمل بہا لبس والداہ تاجا یوم القیمۃ ضوءہ احسن من ضوء الشمس" (جس شخص نے قرآن پاک کو حفظ کیا اور اس پر عمل پیرا ہوا اس کے والدین کو قیامت کے روز تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے زیادہ منور ہو گی۔

۱۔ ازالۃ الخفاء فی تمیز الصحابہ۔ ۲۔ اعجاز القرآن الاستاد مصطفیٰ صادق رافعی

Marfat.com

تاریخ نزول قرآن

قرآن پاک کا نزول ماہِ رمضان المبارک میں ہوا۔ جیسا کہ قرآن پاک نے اس کی تصریح کی۔

"رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ وہ قرآن جو نسل انسانی کی ہدایت کا منشور ہے جس میں سچ اور جھوٹ کی ہر بات اور انسانی رہنمائی کے ہر طریقہ کو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے" (بقرہ)

انا انزلناہ لیلتہ القدر (قدر)

"بے شک ہم نے قرآن کو لیلتہ القدر میں نازل فرمایا" دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ انا انزلناہ فی لیلتہ مبارکتہ انا کنا منذرین (ہم نے اس کتاب کو ایک مبارک رات میں نازل کیا۔ ہم لوگوں کو اپنے عذاب سے ڈرانا چاہتے تھے)

یہ مبارک رات اور یہ شب قدر رمضان کی کون سی تاریخ کو تھی اس کے بارے میں حقیقت کے ساتھ کوئی بات نہیں کہی

Marfat.com

جا سکتی۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ستائیسویں شب تھی۔ بعض روایتوں میں اس سے مختلف تاریخیں بیان ہوئی ہیں لیکن ستائیسویں شب والی روایت کو تقریباً تمام آئمہ، محدثین نے صحیح قرار دیا ہے اور اس روایت کو دیگر تمام روایتوں پہ ترجیح دی جاتی ہے۔[1]

امام احمد بن حنبلؒ کی ایک روایت تفسیر ابن کثیر میں منقول ہے جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں۔ انزلت ابراهیم فی اول لیلته من رمضان وانزلت التوراة لست من رمضان وان الزبور تنزل ثنتی عشرة خلت من رمضان والانجیل لثمانی عشرة وانزل القرآن لاربع وعشرین خلت من رمضان۔ "حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صیحفے رمضان کی پہلی شب نازل کئے گئے۔ تورات کا نزول چھ رمضان کو ہوا۔ زبور ۱۲ رمضان کو نازل ہوئی اور انجیل ۱۸ رمضان کو اتری اور قرآن پاک رمضان کی پچیسویں شب کو نازل ہوا۔"

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول وحی کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب تقدیر میں رمضان کے مہینے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

---

[1] الاتقان - جلال الدین سیوطی۔

Marfat.com

اور تمام کتب سماویہ اسی مہینے میں نازل ہوئیں اور قرآن پاک کا نزول رمضان کے آخری عشرہ کی پچیسویں شب کو ہوا۔

قرآن پاک کا بیس برس کے عرصہ میں نازل ہوتا اپنی جگہ ایک واقعہ ہے اور یہ نزول بتدریج تھا۔ ان دونوں روایتوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی جانب قرآن پاک کا نزول رمضان کے مہینہ میں ہوا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مہینہ میں اولین وحی سے سرفراز فرمایا گیا مگر اس کے بعد حسب موقع و محل بتدریج اس کی آیات نازل ہوتی رہیں قرآن پاک کی موجودہ ترتیب بالکل اسی ترتیب کے مطابق ہے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود میں تھی۔

امام بخاریؒ کی ایک روایت میں ہے کہ۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی بیٹی فاطمہ رضؓ کو یہ راز
بتا دیا تھا کہ جبرئیلؑ ہر سال قرآن
کا دور کرتے آتے ہیں مگر اس سال
(یعنی وفات کے سال) جبرئیلؑ نے حسب ذیل
نے دو مرتبہ دور کیا ہے جیسا تھا۔ جیسا کہ

سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری
زندگی کا اختتام آپہنچا ہے۔

علماء نے اس حدیث سے یہ استنباط کیا ہے کہ اس سے جہاں ایک طرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ کی حیات طیبہ میں نہ صرف قرآن پاک تکمیل پذیر ہوا بلکہ آیات و سور کی ترتیب بھی حضورؐ کے عہد مبارک میں ہی ہو چکی تھی اور مصحف عثمان کی ترتیب اسی کے مطابق عمل میں آئی۔

بعض دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضورؐ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو بتایا کرتے تھے کہ فلاں آیت فلاں سورت سے تعلق رکھتی ہے اور فلاں سورت کا فلاں نام ہے۔ یہ بات بہر طور مسلمہ ہے کہ قرآن مقدس کے نزول کی ترتیب اس کی موجودہ ترتیب سے مختلف ہے۔ چنانچہ سب سے پہلی وحی جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آئی وہ تیسویں پارہ کی سورہ علق کی ابتدائی آیات ہیں

اقرأ باسم ربک	پڑھ اپنے رب کا نام لے کر
الذی خلق ۰ خلق	جس نے کائنات کی تخلیق فرمائی

ل الاذ — بغرائب رسمہ وحکمہ مولفہ محمد طاہر بن عبدالقادر الکردی الخطاط مطبوعہ ۱۳۶۵ھ

Marfat.com

الانسان من علق ۝	جس نے انسان کو گوشت کے
اقرا و ربک الاکرم	لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور
الذی علم بالقلم ۝	اس احساس کے ساتھ کہ تیرا
علم الانسان مالم	پروردگار بڑا کریم ہے جس نے
یعلم۔	قلم کے ذریعے علم عطا فرمایا اور
	انسان کو وہ کچھ سکھا دیا جس کا
	اسے علم تک نہ تھا۔

اور آخری وحی سورہ مائدہ کی یہ آیت ہے۔ یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر ۱۰ھ کے اواخر میں نازل ہوئی۔

الیوم اکملت لکم دینکم	آج کے دن میں نے تمہارا دین
و اتممت علیکم نعمتی و	تمہارے لئے مکمل فرما دیا اور تم پر
رضیت لکم الاسلام	اپنی نعمتوں کی تکمیل کر دی اور تمہارے
دینا	لیے اسلام کو بطور ایک دین کے
	منتخب فرما لیا۔

قرآن پاک کے نزول کے بارے میں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ابتدا میں قرآن پاک عرب کے حسب ذیل سات قبائل کے لہجوں میں پڑھا جاتا تھا۔ جیسا کہ

Marfat.com

حدیث میں آتا ہے۔[1]

انزل القرآن علی سبعۃ احرف — قرآن پاک سات لہجوں میں نازل کیا گیا۔

سات قبائل:۔ قریش۔ ھذیل۔ ثقیف۔ ہوازن کنانہ۔ تمیم اور قحطان[2] کے[3]

یوں تو قرآن مقدس کے بہت سے نام خود قرآن پاک کے اندر مذکور ہیں۔ ان میں مشہور نام فرقان (حق و باطل میں فرق کرنیوالا) تبیان (ہر بات کو وضاحت سے پیش کرنے والا)، تذکرہ (یاد دہانی کا ذریعہ) بلاغ (ایک پیغام) الذکر (خدا کو یاد دلانے والی کتاب) موعظہ (پند و نصیحت) نور (روشنی بخشنے والا)، الکتاب (ایک مربوط و منضبط کتاب) الھدی (پیام ہدایت و راہنمائی)

خدا کی اس آخری کتاب کا نام جو اس کا علَم ہے جس نام سے وہ مشرق و مغرب میں متعارف ہے اس کے بارے میں مختلف آراء ہیں

---

[1] الاتقان (جلال الدین سیوطی [2] موخر الذکر قبیلہ کے لوگ یمن میں آباد تھے۔ [3] حضرت عثمانؓ کے عہد میں تمام لہجوں کو ختم کر کے صرف قریش کا لہجہ برقرار رکھا گیا تاکہ اختلاف پیدا نہ ہو۔

Marfat.com

ایک رائے تو یہ ہے کہ وہ اس کتاب کا اسم علم[1] ہے اور وہ کسی مادہ سے مشتق نہیں ہے اس لئے لغوی معنی اس کے خدا کی آخری کتاب کے ہوں گے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور ایک رائے یہ ہے کہ یہ لفظ قرأت سے مشتق ہے اور مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی بہت زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن مقدس بھی ہے۔

مولانا عبیداللہ سندھی نے قرآن کو قران سے مشتق قرار دیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن پاک تمام دنیا کی اقوام کے درمیان یگانگت اور محبت قائم کرنے کے لئے نازل ہوا اور اس کے نزول کا مقصد یہ تھا کہ وہ اقوام عالم کو ایک رشتہ وحدت میں منسلک کر دے۔

[1] PROPER NOUN

Marfat.com

قرآن پاک کی کتابت

قرآن پاک کی کتابت کا کام اگرچہ عہد نبوی میں ہی آغاز پذیر ہو گیا تھا اور صحابہ کی کثیر جماعت اس کام سے والہانہ شغف رکھتی تھی مگر صحابہ کا دور بالخصوص خاندان بنی امیہ و بنی عباس کے عہدہائے سلطنت میں عربی کے بڑے اچھے کاتب پیدا ہوئے جو صرف کتابت قرآن ہی کا مشغلہ اختیار کئے ہوئے تھے لیکن قرآن پاک کی عظمت کا ایک ادنیٰ ثبوت اور مسلمانوں کی اس سے گہری وابستگی کی ایک معمولی سی مثال یہ ہے کہ اس کی کتابت کا شغل بادشاہوں نے اختیار کیا۔

ناصرالدین محمود جو التمش کا بیٹا تھا اپنے ہاتھوں سے قرآن پاک کی کتابت کیا کرتا تھا۔ بابر نے جب پانی پت کے میدان میں ابراہیم لودھی کو شکست دے کر ہندوستان کی عظیم الشان سلطنت پر قبضہ جمایا تو اس نے ازراہ تشکر اپنے ہاتھ سے قرآن پاک کا نسخہ لکھا اور اسے مکہ مکرمہ بھجوایا۔ اورنگ زیب عالمگیر غازی جو خانوادۂ مغلیہ کا پرجلال شہنشاہ تھا قرآن پاک کی کتابت کو اعزاز سمجھتا تھا بلکہ اس نے

Marfat.com

تو اس کام کو بطور پیشہ اختیار کر رکھا تھا۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ وہ خزانہ عامرہ سے اپنی ذات پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرتا تھا اور اس کی آمدنی کی واحد صورت کتابت قرآن تھی اس کے ہاتھ کے لکھے ہوئے قلمی نسخے آج بھی دستیاب ہیں۔

Marfat.com

قرآن پاک کے بارے میں ضروری اعداد و شمار

قرآن پاک کی کل سورتیں ایک سو چودہ (١١٤) ہیں۔ اس کے کل اجزاء (پارے) تیس (٣٠) ہیں۔

قرآن کی کل آیات چھ ہزار دو سو چھتیس (٦٢٣٦) ہیں۔

قرآن کے کل کلمات ستتر ہزار نو سو چونتیس (٧٧٩٣٤) ہیں۔

اس کے حروف کی تعداد تین لاکھ تیئس ہزار چھ سو ستر (٣٢٣٦٧٠) ہے۔

قرآن پاک کے حروف پر نقطوں کی تعداد دس لاکھ پچیس ہزار تیس (١٠٢٥٠٣٠) ہے

حروف کے اعتبار سے قرآن پاک کا نصف اول سورہ کہف کے لفظ "نکرا" کے نون پر ختم ہوتا ہے اور نصف ثانی "نکرا" کے کاف سے شروع ہوتا ہے۔[1]

کلمات کے اعتبار سے قرآن پاک کا نصف اول سورہ حج کے لفظ "والجلود" پر ختم ہوتا ہے اور "ولهم مقامع" سے نصف آخر کا آغاز ہوتا ہے۔

---

[1] بعض مصاحف کی رو سے حروف قرآنیہ کا نصف اول سورہ کہف کے لفظ "ولیتلطف" کی ف پر ختم ہوتا ہے اور "ولا یشعرن" کی و سے نصف آخر شروع ہوتا ہے

Marfat.com

قرآن پاک کے اوراق میں حروف تہجی کی تعداد

الف ۴۸۸۷۲	ب ۱۱۴۲۸	ت ۱۰۱۹۹	ث ۱۲۷۶
ج ۳۲۷۳	ح ۳۷۹۳	خ ۲۴۱۶	د ۵۶۰۲
ذ ۶۴۷۷	ر ۱۱۷۹۳	ز ۱۵۹۰	س ۵۸۹۱
ش ۲۲۵۳	ص ۲۰۱۳	ض ۱۶۰۷	ط ۱۲۷۷
ظ ۸۴۲	ع ۹۲۲۰	غ ۲۲۰۸	ف ۸۴۹۹
ق ۶۸۱۳	ک ۹۵۰۰	ل ۳۰۴۳۲	م ۲۶۵۶۰
ن ۴۵۱۹۰	و ۲۵۵۳۶	ہ ۱۹۰۷۰	ی ۲۵۹۱۹

Marfat.com

اس سے اندازہ لگائیے کہ مسلمان قوم کو قرآن پاک سے کیسا والہانہ لگاؤ تھا اور مسلمان عالموں نے قرآن پاک کی حفاظت کے لئے کیسی کیسی کاوشیں کیں اور کس قدر دیدہ ریزی سے نہ صرف اس کے علوم کو منضبط کیا بلکہ اس کے الفاظ و حروف تک کو بھی گن کر دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ اگر دنیا کی تمام اسلام دشمن قوتیں مل کر بھی قرآن پاک میں رد و بدل کرنا چاہیں تو ان کے بس سے باہر کی بات ہے۔

Marfat.com

قرآنِ پاک غیروں کی نظر میں

ڈاکٹر موریس جن کے بارے میں پہلے لکھا جا چکا ہے کہ وہ فرانس کے نامور مستشرق علوم عربیہ کے ماہر اور زبردست ادیب تھے اور جنہوں نے حکومت فرانس کے ایماء پر قرآن پاک کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا ہے قرآن پاک کے متعلق رقم طراز ہیں۔

"روم کے عیسائیوں کو اگر کوئی چیز گمراہی سے نکال سکتی تھی تو وہ اس آواز کے سوا کوئی چیز نہیں تھی جو سرزمین عرب میں غار حرا سے بلند ہوئی۔ یہی آواز تھی جس نے ایک سیدھا سادا اور پاک و صاف مذہب دنیا کو سکھایا۔" ؎

ایک دوسری جگہ ڈاکٹر موریس نے قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت کے بارے میں لکھا ہے "قرآن مقدس کیا ہے؛ فصاحت و بلاغت کا

؎ تنقید الکلام از سید امیر علی باب ۱۷۔

Marfat.com

کا ایسا مرقع ہے جسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ خوش اسلوبی ادا اور خوش اندازی بیاں کے اعتبار سے یہ کتاب تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ قدرت خداوندی کی ازلی عنایت نے انسان کی ہدایت کے لئے جو کتابیں مرتب کیں ان میں سب سے بہتر یہی کتاب ہے

اس آسمانی کتاب کے نغمے انسان کی خیر و فلاح سے متعلق ہیں اور یونانی فلاسفر کے نغموں سے کہیں زیادہ موثر ہیں۔ اس میں خالق ارض و سما کی حمد و ثنا ایسے دلکش اور دلنشیں پیرایہ میں کی گئی کہ خدا کے آستانہ جلال پر روحیں سجدہ ریز ہو جاتی ہیں اس کتاب کا ایک ایک حرف خدا کی عظمت و قدوسیت سے لبریز ہے۔ تمام آسمانی کتابوں میں سے جو حضرت داؤد کے زمانہ سے جان تا لموس کے عہد تک نازل ہوئیں کوئی ایک کتاب بھی اس کی ادنٰے سورت کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ اس کی فصاحت و بلاغت کے سامنے بڑے بڑے شاعروں اور انشا پردازوں کے سر احترام و عقیدت سے جھکتے رہے ہیں اور اس کے نہ ختم ہونے والے اسرار و عجائبات پر بڑے بڑے مفکرین و فلاسفر سر دھنتے رہے ہیں بلاشبہ یہ الفاظ و معانی کا ایک بحر مواج و زخار ہیں لے

سلے لا بار ول نزالنسس رومال لما ایک فرانسیسی مجلد میں ان کا یہ مجموعہ شائع ہوا

ڈاکٹر موریس نے قرآن پاک کے ایک اور فرانسیسی مترجم موسیو سالمان ریناش کی تنقید کے جواب میں جو اس نے اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں قرآن پاک پر کی تھی کیا خوب لکھا ہے۔

موسیو ریناش اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ قرآن کی دو حیثیتیں ایسی نمایاں ہیں کہ قرآن پاک کا کوئی بدترین ناقد بھی ان کو جھٹلانے یا ان سے آنکھیں بند کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا اور ان دونوں حیثیتوں کی بنا پر وہ تمام انسانی کتابوں پر فوقیت رکھتی ہے اس کی پہلی امتیازی حیثیت تو یہ ہے کہ اس کی صحت نسبت پر کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا جبکہ توریت و انجیل میں اس شبہ کی گنجائش بدرجہ اتم موجود ہے۔ کوئی شخص بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کتاب محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نہیں ہے یا ان کی طرف اس کتاب کا انتساب محل نظر ہے۔ اس کی دوسری حیثیت یہ ہے کہ قرآن پاک کے ذریعے نہ صرف عربی زبان محفوظ ہے بلکہ اسلام کے تمام بنیادی اصولوں کا سرچشمہ بھی یہی کتاب ہے اور تمام اسلامی شریعت کا ماخذ و منبع آج بھی جبکہ صدیاں بیت چکی ہیں قرآن پاک کے سوا دوسری کوئی کتاب نہیں ہے۔ کاش موسیو ریناش صورت حال کے اس پہلو پر توجہ اور غور کرتے تو انہیں اندازہ ہوتا کہ خیالات کو روشن کرنے اور تاریکی

Marfat.com

کو مٹاتے ہیں اس کتاب کا کتنا بڑا ہاتھ ہے" لے

جارج سیل جس نے انگریزی میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے وہ قرآن مقدس کے بارے میں لکھتا ہے۔

"قرآن پاک کی عبارت نہایت فصیح خوبصورت اور رواں ہے یہ ایک جامع و مختصر صحیفہ ہے۔ اس میں فصیح و بلیغ خوبصورت اور پر معنی جملے ہیں۔ خصوصاً وہ آیات نہایت زوردار ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و شوکت، اس کے جاہ و جلال اور اس کی صفات کمال کا تذکرہ ہے۔ قاری کو اس صحیفہ میں ایسی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں اگرچہ میرا ترجمہ متن کا اصل مفہوم ادا نہیں کر سکتا، گو میں نے بڑی تندہی سے نہایت منصفانہ طریق پر ترجمہ کیا ہے"

ریورنڈ جی۔ ایم راڈویل جس نے قرآن پاک کا ترجمہ ترتیب نزول سور کے مطابق کیا ہے اور جو بڑا متعصب پادری تھا اپنے مقدمہ قرآن میں لکھتا ہے۔

"قرآن نے جس طور پر خدائے قدوس کی حمد و ثنا کی ہے اور اس کی وحدانیت اور اس کی دیگر صفات کا جس انداز میں ذکر کیا ہے اس

لے پیغام امین صفحہ ۴۱ ۔

Marfat.com

کے لئے وہ بلاشبہ مستحق تحسین ہے۔ قرآن پاک اعلیٰ درجہ کی صداقتوں کا امین ہے۔ اس کے الفاظ مختصر ہیں مگر ان کے معانی بے حد ہیں اور اس کا اسلوب الہامی حکمتوں سے مملو ہے۔ بالخصوص مسئلہ توحید ایسی نفاست اور کمال تیقن کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ کسی اور آسمانی کتاب میں اس کی نظیر نہیں ملے گی۔ پھر اس میں روحانیت کی پیچیدگی بھی نہیں ہے۔ ہر شخص اس کے مسائل کا ادراک کر سکتا ہے اور اس میں قوت نفوذ و تاثیر بدرجہ اتم موجود ہے۔"

ایک اور مشہور انگریز مستشرق کارلائل نے جو کیمبرج یونیورسٹی میں عربی کا پروفیسر تھا اپنی شہرہ آفاق کتاب "دنیا کا سب سے مقبول مذہب" میں لکھا ہے۔

"قرآن ایک آسان اور عام فہم کتاب ہے جس کی نسبت مسلمانوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ یہ کتاب ایک ایسے دور میں منصۂ ظہور میں آئی جب چاروں اور گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ انسانیت، شرافت اور تہذیب و تمدن کا نام و نشان مٹ چکا تھا۔ ہر طرف بدامنی اور شر و فساد کا دور دورہ تھا۔ نفسانیت اور اغراض پرستی اور شہوانی جذبات کا ہر طرف سیلاب بلا خیز امڈا ہوا تھا۔ قرآن مقدس کی تعلیمات نے امن و سکون اور محبت و الفت کے جذبات کو فروغ دیا۔

Marfat.com

بے حیائی کی ظلمت کافور ہوگئی۔ ظلم وستم کا بازار سرد پڑ گیا۔ ہزاروں گم کردگان راہ ہدایت پا گئے۔ وحشی قبائل مہذب و تمدن اور با اخلاق ہو گئے۔ اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ جاہلوں کو عالم، ظالموں کو رحمدل اور عیش پرستوں کو پرہیزگار بنا دیا۔ بلاشبہ اس کو پڑھنے سے دل و دماغ پر یہ اثر ابھرتا ہے کہ وہ صادق کا کلام ہے اور اس کے مندرجات صداقت سے معمور ہیں۔"

انگلستان کے نامور مورخ ڈاکٹر گبن نے اپنی مشہور کتاب "سلطنت روما کا زوال" کی پانچویں جلد میں لکھا ہے[2]

"قرآن مقدس کی نسبت یہ بات ساری دنیا نے تسلیم کر لی ہے کہ بحر اٹلانٹک سے لے کر دریائے گنگا تک ہر شخص اس امر کا معترف ہے کہ یہ ایک دستور اساسی ہے۔ صرف اصول مذہب ہی کے لئے نہیں بلکہ دیوانی اور فوجداری نظام کے لئے بھی بلکہ یہ ان تمام قوانین پر بھی حاوی ہے جن پر نظام عمران و تمدن کا دار و مدار ہے اور جن سے نوع انسان کی زندگی عبارت ہے۔"

تاریخ آداب اللغۃ العربیہ از جرجی زیدان مطبوعہ مصر۔

2- THE FALL OF ROMAN EMPIRE

Marfat.com

ایک اور جگہ گبن نے قرآن پاک کی عظمت کا اعتراف ان لفظوں میں کیا ہے۔

"ہر انصاف پسند شخص اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے کہ قرآن ایک بے نظیر قانون ہدایت ہے۔ اس کی تعلیمات انسانی فطرت کے مطابق ہیں اور وہ اپنے اثر و نفوذ کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز حیثیت کا حامل ہے۔ اس نے وحشی عربوں کی سیرت میں وہ انقلاب پیدا کیا کہ تعجب ہوتا ہے۔ اس نے ہمدردی اور محبت کے جذبات سے ان کے دلوں کو معمور کر دیا۔ قتل و خون ریزی کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ بلا شبہ یہ اس کا عظیم الشان کارنامہ ہے" [1]

روس کا مشہور فلسفی کاؤنٹ لیو ٹالسٹائی اپنی معرکہ آرا کتاب THE LIGHT OF RELIGIOR (مذہب کی روشنی) میں لکھتا ہے کہ

"قرآن مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہے جس کے بارے میں ان کا اعتقاد یہ ہے کہ اس کو خدا نے نازل کیا ہے۔ یہ کتاب عالم انسانی کی ہدایت کے لئے بہترین رہنما ہے۔ اس میں تہذیب و شائستگی کا سبق ہے۔ تمدن و معاشرت اور ضابطہ اخلاق کی جامع ہے۔ اگر صرف یہی

---

[1] HISTRY OF THE WORLD P. ۳۳۸

ایک کتاب دنیا کے سامنے ہوتی اور کوئی مصلح اور پیغمبر نہ آیا ہوتا تو حقیقت یہ ہے کہ یہی ایک کتاب انسانی ہدایت و فلاح کے لئے کافی تھی۔ کیا یہ کم انقلاب انگیز اور تعجب خیز بات ہے کہ ایک ایسے دور میں جبکہ شر و فساد کی آگ ہر طرف بھڑک رہی تھی۔ خون خواری اور ڈاکہ زنی عام تھی۔ فحاشی اور بے حیائی کا چلن پورے معاشرہ میں پھیلا ہوا تھا۔ ایسے پر آشوب دور میں اس کتاب نے ان تمام گمراہیوں کا خاتمہ کر دیا۔"

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (طبع نہم کی سولہویں کتاب) میں تھیوڈور نولڈیکی نے قرآن پاک پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

قرآن مجید اسلام کی بنیاد ہے اور یہ کروڑوں انسانوں کی مقدس کتاب ہے جن میں سے بعض تہذیب قدیم کی یادگار قومیں بھی ہیں۔ عبادت گاہوں میں، درس گاہوں میں اور دوسرے طریقوں پر قرآن پاک کی تلاوت وسیع پیمانہ پر کی جاتی ہے۔ بلاشبہ قرآن الہامی کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے (صفحہ ۵۹۷)

یہی شخص اپنی مشہور تالیف "جیشتش دیس قرانس GESCHICHTE DES QURANUS" میں لکھتا ہے۔

قرآن کی سب سے زیادہ خوبصورت سورتیں وہ ہیں جن میں روز حشر

کی زلزلہ انگیزی کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہم زمین کو ابھرتے اور پھولتے ہوئے، پہاڑوں کو گرد و غبار میں تبدیل ہوتے اور ستاروں کو انتہا درجہ کی بے ترتیبی کے ساتھ منتشر اور پراگندہ ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

تھیوڈور نولڈیکی نے جب یہ عبارت لکھی تو غالباً اس کے پیش نظر قرآن پاک کے تیسویں پارے کی دو سورتیں سورۂ "الشمس" اور سورہ "انفطار" تھیں جن میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر بڑے بلیغ پیرایہ بیان میں اس خوبی ادا سے کیا گیا ہے کہ محسوس ہوتا ہے ؎

جیسے گذر رہے ہیں کسی داستاں سے ہم

مشہور فلسفی شاعر گوئٹے نے قرآن پاک کی تعلیمات کے بارے میں اپنے ایک دوست ایکرمن سے اپنے تاثرات کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے۔

"تم دیکھتے ہو کہ قرآن پاک کی تعلیم کو کبھی ناکامی کا منہ دیکھنا نہیں پڑا۔ اپنے تمام نظاماتِ تعلیم کے ساتھ اگر ہم چاہیں بھی تو قرآن کی تعلیم سے آگے نہیں بڑھ سکتے اور نہ کسی انسان میں یہ طاقت ہے

ا۔ مطبوعہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۸۷۔

Marfat.com

کہ وہ قرآن سے بہتر نظام پیش کرسکے۔"

ادیب تنازہ اور انگلستان کے مشہور ڈرامہ نگار جارج برنارڈ شا نے ممباسہ (زنجبار میں ایک مقام ہے) میں مشہور مبلغ اسلام مولینا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی سے گفتگو کرتے ہوئے قرآن پاک کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں قرآن پاک کے موثر اور حیرت انگیز طرز بیان کا بے حد معترف ہوں اس آیہ میں کیسی دلکشی اور دلآویز فصاحت اور خوبصورتی پائی جاتی ہے جس میں میدان حشر کا ہولناک نقشہ کھینچا گیا ہے اور دختر کشی کی رسم کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کے لئے معصوم بچی سے کیسے نرالے انداز میں یہ سوال کیا گیا ہے کہ "تجھ کو آخر کس جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا"۔[1]

میرے خیال میں لوگوں کے دلوں کو متاثر کرنے اور ان کے ذہنوں پر ایک پائیدار نقش قائم کرنے کا یہ کیسا رنگین و دلکش اسلوب ہے"۔[2]

نمبر۱۔ یہ سورۃ تکویر کی آٹھویں اور نویں آیت (پارہ ۳۰) کی جانب اشارہ ہے "اور جب زندہ درگور کی جانے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ اسے کس جرم میں موت کے گھاٹ اتارا گیا۔

۲۔ اخبار دشعار الہ آباد ۸ جنوری ۱۹۳۷ء صفحہ ۱ کالم ۲۔

Marfat.com

فرانس کے عظیم سپہ سالار نپولین بوناپارٹ نے کہا تھا۔
"میری یہ خواہش ہے کہ دنیا پر قرآن پاک کے اصول و قوانین کے مطابق حکومت کی جائے اس لئے کہ صرف انہی میں نوع انسان کی حقیقی فلاح اور بہبود مضمر ہے۔"

ہندوستان کے عظیم رہنما مسٹر گاندھی نے اخبار ینگ انڈیا (YOUNG INDIA) میں لکھا ہے۔
"مجھے قرآن پاک کو الہامی کتاب مان لینے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں"

شہرہ آفاق افسانہ نگار ایچ۔جی ویلز لکھتا ہے۔
"یورپ کے لوگوں نے بہت کم قرآن پاک کا مطالعہ کیا ہے۔ انہوں نے جہالت کی وجہ سے ایسی بہت سی باتیں اس کی جانب منسوب کر دی ہیں جو در اصل اس میں نہیں ہے۔ وہ فتوحات جنہوں نے باشندگان عرب کو اس قابل بنا دیا کہ وہ علم جمادات، علم ہندسہ، علم نجوم، علم تعمیر، فنون لطیفہ اور فلسفہ کو اعلے مدارج پر پہنچا دیں صرف اس وجہ سے حاصل ہوئیں کہ قرآن پاک کی تعلیم اتحاد و تعاون پیدا کرنے والی اور انقلاب انگیز تعلیم تھی۔"

لین پول مشہور مورخ، مفکر، محقق اور نامور مستشرق تھا۔ اس نے منتخبات قرآن کا ایک مجموعہ مرتب کیا۔ اس میں وہ لکھتا ہے۔
"جس وقت اسلام قرآن کی نورانی مشعل لے کر دنیا کے ظلمت کدوں کو

منور کر رہا تھا۔ یورپ جہاں تعصب، اصنام پرستی، توہمات اور باہمی اختلافات کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہا تھا یہ قرآن تھا جس نے ایک طرف اسلام کے اخلاق عالیہ سے ان کو روشناس کرایا اور دوسری جانب پاپائے روم کی جابرانہ حکومت و اقتدار کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا۔"

انگلستان کے نامور فلسفی برٹینڈرسل کے بارے میں یہ واقعہ علامہ عنایت اللہ خان مشرقی نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک واقعہ پر ان کے سامنے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کی۔

الم تر ان اللہ	کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ نے
انزل من السماء	آسمان سے پانی برسایا پھر
ماءً فاخرجنا بہ	ہم نے اس کے ذریعے مختلف
ثمرات مختلفا الوانہا	رنگ کے پھل پیدا کئے اور پہاڑ
ومن الجبال	سرخ سفید اور کالے سیاہ رنگوں
جدد بیض وحمر	میں بنا دیئے۔ انسان چوپائیوں
مختلف الوانہا وغرابیب	اور جانوروں میں بھی رنگوں کا
سود ومن الناس و	اختلاف موجود ہے۔
الدواب والانعام مختلفاً	بلا شبہ اللہ سے صرف وہی لوگ

Marfat.com

الوانہ کذلک انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

علامہ مشرقی کہتے ہیں۔

ڈرتے ہیں جو ان کیفیتوں سے واقف ہیں اور قدرت کے اس نظام کا علم رکھتے ہیں

عجیب ہیں نے خط کشیدہ آیت کا مفہوم اس نامور اور شہرہ آفاق فلسفی کو بتایا تو وہ اچھل پڑا اور کہنے لگا کیا واقعی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آج سے چودہ سو برس پہلے یہ بات کہی تھی اور بار بار وہ اپنی اس بات کو از راہ حیرت و استعجاب دہراتا رہا۔

یہاں جملہ معترضہ کے طور پر ایک بات کا اظہار ضروری ہے کہ قرآن پاک کی مذکورۃ الصدر آیت میں نہ تو کہیں نماز کا ذکر آیا ہے اور نہ ہی روزے کا بلکہ ذکر ہے علم طبقات الارض کا۔ علم نباتات کا۔ علم حیوانات کا اور اس کے بعد علما کا تذکرہ کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان علوم کے جاننے والوں پر بھی علما کا اطلاق قرآت

۲۔ نقوش شخصیات نمبر۔

Marfat.com

کی منشا کے عین مطابق ہے۔

برٹرینڈ رسل کا تعجب اس بنا پر تھا کہ جس زمانہ میں ان علوم کا کہیں نام تک کوئی نہیں جانتا تھا اس وقت حضورؐ نے ان کا تذکرہ فرمایا۔

Marfat.com

مضامینِ قرآن کا اجمالی جائزہ

برصغیر کے نامور عالم و محدث حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ نے اپنی معرکہ آرا کتاب "الفوز الکبیر" میں قرآن پاک کے جملہ مضامین کو پانچ اصناف میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ علم عقائد :۔ اسلامی عقائد و افکار کی تعلیم پر مشتمل آیات الٰہیہ

۲۔ علم الاحکام :۔ جس میں حلال و حرام، جائز و ناجائز، نیک و بد کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

۳۔ تذکیر بآلاء اللہ :۔ اللہ کی نعمتوں کا تفصیلی تذکرہ انسانوں پر خدا کی عنایات کس درجہ ہیں۔

۴۔ تذکیر بایام اللہ :۔ اللہ نے اپنے نافرمان بندوں اور معصیت کیش قوموں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس کا ذکر اذکار اور اپنے تابع فرمان بندوں اور امتوں سے کیا معاملہ فرمایا اس کی وضاحت۔

Marfat.com

۵۔ تذکیر بالموت وما بعدہ :۔ موت اور اس کے بعد کی زندگی سے متعلق تمام مسائل پر بحث شاہ ولی اللہؒ کو اللہ تعالےٰ نے اعجاز بیان کی جو خوبیاں عطا فرمائی تھیں ان کا ثبوت ہے یہ تفسیری خاکہ جو بلاشبہ تمام قرآنی مضامین کا جامع ہے۔

قرآن پاک کی کوئی سی آیت اٹھا کر دیکھیں آپ کو ہر آیت ان میں سے کسی نہ کسی موضوع سے متعلق نظر آئے گی اور جیسا عنوان پہلے سے ذہن میں موجود ہوگا تو اس آیت کے مطالب ومعانی بخوبی ذہن نشین ہوتے چلے جائیں گے اسے کہتے ہیں ؎

ایں طرفہ تماشہ بیں دریا بہ حباب اندر

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی اہمیت اس کی فضیلت ، اس کی عظمت اور اس کی جامعیت کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا وہ ترمذی کی ایک صحیح روایت میں موجود ہے حضورؐ نے فرمایا۔

کتاب اللہ فیہ	"اللہ کی کتاب (قرآن مقدس)
نبأ ما قبلکم وخبر	میں پہلے لوگوں کی خبریں بھی ہیں
ما بعدکم وحکم	اور بعد کے لوگوں کے بارے
ما بینکم ھو الفصل	میں بھی بہت کچھ بتا دیا گیا ہے اور

Marfat.com

ليس بالهزل من تركه من جبار قصمه الله تعالى ومن ابتغى الهدى فى غيره اضله الله تعالى وهو حبل الله المتين وهو الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم وهو الذى لا تزيغ به الاهواء ولا تلتبس به الالسنة ولا تشبع منه العلماء ولا يخلق على كثرة الرد ولا تنقضى عجائبه۔

اس کی حیثیت مسلمانوں کے باہمی معاملات میں ایک حکم (ارج) کی سی ہے وہ ایک فیصلہ کن کتاب ہے جس میں کوئی بات سنجیدگی اور متانت کے خلاف نہیں ہے۔ جو جابر حکمران اسے نظر انداز کرے گا اللہ اس کو کچل دے گا اور جو شخص اس کے علاوہ کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کر دیگا وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے وہ حکمتوں سے معمور خزانہ ہے۔ وہ راہ راست اور صحیح خزانہ ہے۔ وہ ایسی کتاب ہے کہ نہ خواہشات انسانی سے اس میں کوئی تحریف ممکن ہے نہ زبانیں اس کے بارے میں کوئی غلط فہمی پیدا کر سکتی ہیں نہ اہل علم اس کے علوم سے سیراب ہوتے ہیں کبھی کوئی کمی محسوس کر سکتے ہیں۔ نہ بار بار پڑھنے سے اس میں کہنگی کے آثار نمودار ہو سکتے ہیں نہ اس سے کبھی اکتاہٹ محسوس ہو سکتی ہے۔ نہ اس کے عجائبات کا سلسلہ ختم ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

ایسی جامع و مانع اور مقدس کتاب جس کے بارے میں خود صاحب کتاب جو صاحب نبوت و وحی ہے کی اس قدر عمدہ رائے کوئی ایسا بڑا بول نہیں کہ زمانہ جس کی صداقت کی آزمائش کی جرأت کر سکے اس لئے کہ ساری دنیا جانتی ہے کہ اس کی جن خوبیوں کا ذکر اس حدیث پاک میں کیا گیا ہے اور اس کے بارے میں جو دعاوی اس فرمان نبوت میں مذکور ہیں زمانہ کی ہزارہا گردشیں ان پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہیں۔

جیسا کہ مغربی محققین نے لکھا ہے اور تاریخ کے اوراق ان داستانوں سے جگمگا رہے ہیں کہ ایک نیم وحشی قوم اس کتاب ہدایت پر عمل پیرا ہو کر دنیا کی سب سے بڑی فاتح قوم بن گئی اور جب یہی قوم عروج کے نقطہ انتہا کو پہنچ کر اس کتاب سے منحرف ہوئی تو اس کی عظمت اور رفعت کا عظیم الشان محل مسمار ہو کر رہ گیا۔

حالیہ عرب اسرائیل جنگ کے بارے میں "نوائے وقت" میں ایک مقالہ نگار حمایت ملک نے اسرائیل کی فتوحات کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ اسرائیلی قوم نے گذشتہ بیس برس میں اپنے ملک کو مغربی ممالک کے ہم پلہ بنانے اور دنیا کی ایک عظیم قوت ثابت کرنے کے سلسلہ میں جو لائحہ عمل اپنایا اور جس طریقہ کار پر پابند

رہی اس کا سارا مواد اس نے قرآن پاک سے لیا۔ حتیٰ کہ اسرائیلی سلطنت کی معدنیاتی اور زرعی ترقی میں بھی قرآن پاک کی مہیا فرمودہ معلومات کا بڑا عمل دخل ہے۔

یہاں اس امر کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ "ارض القرآن" یعنی وہ ممالک جن کا ذکر کسی نہ کسی رنگ میں قرآن میں آیا ہے ان کی جغرافیائی، معدنی، زرعی اور اقتصادی امور کے غائر نظر مطالعہ کے لئے اسرائیل کی نوزائیدہ سلطنت میں باقاعدہ تحقیقاتی ادارے قائم ہیں جو شب و روز اس امر کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں کہ وہ ان معلومات سے کماحقہ استفادہ حاصل کر سکیں۔

قرآن پاک نے داؤد علیہ السلام کے ذکر میں تانبہ کے برتنوں اور لوہے کے ہتھیاروں کا ذکر کیا تھا اور اسرائیلی ریاست نے ان خطوط پہ جب ریسرچ کی تو ان پر یہ انکشاف ہوا کہ اسرائیلی مقبوضہ علاقہ میں لوہے اور تانبے کی کانیں موجود ہیں۔ چنانچہ ان کی کھدائی شروع کی گئی اور آج وہ قوم ان دونوں دھاتوں کے سلسلہ میں خود کفیل ہو چکی ہے۔

یہی حال زرعی میدان میں ان کی ترقی کا ہے۔ قرآن پاک میں سورہ "ص" میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ عہد داؤد میں ارض مقدس کے لوگ بھیڑیں پالتے تھے چنانچہ جب اس موضوع پر مزید تحقیق ہوئی تو پتہ چلا کہ

Marfat.com

تل ابیب کے اطراف میں جو علاقہ اب ریگستان ہے کسی زمانہ میں سرسبز و شاداب تھا اور اس میں ہر طرف لہلہاتے ہوئے کھیت سبزہ زار اور مرغزار جنت نگاہ بنے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس ویرانہ کو از سر نو آباد کر کے وہاں ایک جنت شاداب کا سماں پیدا کر دیا گیا۔ لیکن اسلامی ممالک میں اس قرآن سے کیا کام لیا جا رہا ہے کبھی آپ نے اس پر بھی غور کیا؟ یہ دم درود، جھاڑ پھونک اور تعویذات کے کام آنے والی کتاب بن کر رہ گئی ہے۔

Marfat.com

قرآنِ مقدس

خود اس کے اپنے الفاظ میں

قرآن کی صداقت شک وشبہ سے بالاتر ہے

ذلک الکتٰب لاریب فیہ (البقرۃ) اس کتاب عظیم میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں

قرآن روشن آیات کا مجموعہ ہے

تلک اٰیٰت الکتٰب المبین (یوسف) یہ ایک واضح اور روشن کتاب کی آیات ہیں

قرآن حکمت سے معمور ہے

یٰسٓ و القراٰن الحکیم (یٰس) اس حکمت سے معمور کتاب کی جانب غور کرو

حق و باطل میں فرق کرنیوالی کتاب ہے

تبٰرک الذی نزل الفرقان علٰی عبدہٖ (الفرقان)

بابرکت ہے وہ ذات جس نے حق وباطل میں امتیاز پیدا کرنیوالی کتاب اپنے بندے پر نازل کی

Marfat.com

قرآن تمام کائنات کے لئے رہنما ہے

لیکون للعلمین نذیرا (الفرقان) تمام جہانوں کے لئے ڈرانے والا

برکات و فیوض کا سرچشمہ

کتٰب انزلنٰه مبارك (انعام) یہ کتاب جسے ہم نے نازل کیا تمام برکتوں کی حامل ہے

فیصلہ کن قوت

انه لقول فصل (طارق) بے شک یہ قرآن قول فیصل ہے۔

قرآن ہنسی مذاق کا موضوع نہیں

وما ھو بالھزل (طارق) یہ کوئی غیر سنجیدہ یا مذاق کی کتاب نہیں

یکسر ہدایت و رحمت

ھدی ورحمة للمحسنین (لقمان) نیک طینت لوگوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ

بصیرت کا منبع

بصائر للناس قرآن پاک تمام انسانوں کیلئے بصیرت کا مرقع ہے

Marfat.com

دل و دماغ کی ہر بیماری کیلئے اکسیر

وننزل من القران ماھو شفاء ورحمۃ (بنی اسرائیل) — ہم نے قرآن میں وہ کچھ اتارا جو نسخہ شفا ہے اور پیام رحمت ہے۔

اس سے تاریکی چھٹ جاتی ہے

کتٰب انزلنہ الیک لتخرج الناس من الظلمت الی النور — ہم نے آپکی طرف وہ کتاب جو بنی نوع انسان کو تاریکی سے نکال کر روشنی کیطرف لاتی ہے

قرآن امن و سلامتی کا سرچشمہ ہے

یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام — جو لوگ رضائے خدا کے طلبگار ہیں ان کو اللہ قرآن کے ذریعے سلامتی کی راہ سجھاتا ہے۔

حق و صداقت کی آواز

ھذا کتبنا ینطق علیکم بالحق۔ ہماری یہ کتاب تمہارے سامنے ہمیشہ سچائی کی آواز بلند کرتی ہے

علوم و فنون کا سرچشمہ

تفصیلا لکل شیئ (یوسف) ہر شئے کی وضاحت اس میں مذکور ہے

Marfat.com

تمام صحف سماویہ کی تصدیق کرتا ہے

مصدقا لما بین یدیہ من التورٰۃ والانجیل (مائدہ) تورات و انجیل کی تعلیمات پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔

قرآن پاک کو توجہ سے سنو

و اذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا (اعراف) جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو۔

قرآن کی تلاوت ضروری ہے

اتل ما اوحی الیک من الکتب (عنکبوت) قرآن پاک کو جو وحی الٰہی ہے پڑھتے رہا کرو۔

قرآن صحیح راستہ کی رہنمائی کرتا ہے

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم یہ قرآن صحیح راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے

دانشوروں کے لئے اس میں سبق ہے

ان فی ذلک لآیت لاولی النھی اس میں ارباب دانش و بصیرت کیلئے آیات ہیں

Marfat.com

باطل کی کوئی تحریک قرآن کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی

كتٰب عزيز لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد (حٰم سجدة)

یہ ایک زبردست کتاب جس کو باطل نہ سامنے سے حملہ آور ہو سکتا ہے نہ عقب سے اس لئے کہ یہ ایک دانشور اور سراپا تعریف ذات کی اتاری ہوئی کتاب ہے۔

قرآن سے انحراف بدبختی ہے

من اعرض عن ذكری فان له معيشة ضنكاً (طٰه)

جو اس قرآن سے منہ موڑے گا اس کی زندگی سخت پریشان ہوگی۔

قرآن تفرقہ و اختلافات سے بچاتا ہے

واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا (آل عمران)

اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ سے بچ جاؤ۔

Marfat.com

حضور سرور کائنات کی

آخری وصیّت

حجۃ الوداع کے موقع پر نشر ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ صحابہ کے اجتماع عظیم سے خطاب کرتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

ترکت فیکم امرین فان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی	میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھا تو ہرگز تم گمراہ نہیں ہو گے ۔
کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وسنتی	ایک تو اللہ کی کتاب ہے وہ ایک رسی ہے جو آسمان کی طرف سے زمین کی جانب ڈال دی گئی ہے اور دوسرا میرا طرز عمل میری سنت اور میرا طریقہ کار ہے

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے کسی نے دریافت کیا ہمیں حضورؐ
کے اخلاق کی بابت کچھ بتایئے - فرمایا !

كان خلقه القران

حضورؐ کا اخلاق ان کی سنت ان کا طرزِ عمل وہی تھا جو قرآن میں ہے

Marfat.com

کتاب کے ملنے کے پتے

مکتبہ رشیدیہ ۲۳-اے شاہ عالم لاہور
مکتبہ رشیدیہ، غلہ منڈی ساہیوال

Marfat.com

ان اللہ یرفع بھذا الکتاب
اقواماً و یضع آخرین

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بہت سی قوموں کو سربلند
کرے گا اور بہت سی قوموں کو سرنگوں (الحدیث)

آثار القرآن

ایک انقلاب انگیز کتاب، ایک عہد آفریں پیغام حق!

تالیف

بشیر احمد خاور ایڈووکیٹ

مکتبہ بشیریہ ۳۲ اے شاہ عالم، لاہور

Marfat.com